بفیضانِ نظر سراج الاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، فقیہِ افخم حضرتِ سیّدُنا امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین و ملّت، شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن

رنگین شمارہ

رَجَبُ المُرَجَّب ۱۴۳۹ھ / اپریل 2018ء

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:
کوئی بھی کام کرنا ہو تو اسے سنجیدہ (Serious) لینا ہوگا، انسان سنجیدگی سے کام کرے تو منزل پا لیتا ہے۔

غریبوں کی مدد کیجئے

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

اللہ پاک نے اپنی کامل قدرت اور حکمت سے اس کائنات کو پیدا فرما کر انسانوں کو اس میں بَسایا۔ پھر انسانوں میں سے کسی کو مالدار تو کسی کو غریب ونادار، کسی کو طاقتور تو کسی کو کمزور بنایا ہے۔ یہ اللہ پاک کی تقسیم ہے اس پر ہر ایک کو راضی رہنا چاہیے۔ مگر بد قسمتی سے مالداروں کی ایک تعداد ہے جو اپنے مال کو اللہ پاک کی رضا کے لئے غریبوں اور مسکینوں میں خرچ کرنے کے بجائے اسے اپنے فن اور طاقت کا کمال سمجھ کر روکے بیٹھی ہے اور دوسری طرف غریب ونادار لوگوں کی بھی ایک تعداد ہے جو اپنی غربت وناداری پر صبر کرنے کے بجائے شکوہ وشکایت کرتی نظر آتی ہے۔ اسی غربت کے سبب ملک و بیرونِ ملک میں خود کشی کے واقعات بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ والدین اپنی گود میں پلنے والی اولاد کو اپنے ہی ہاتھوں قتل کرکے خود بھی خود کشی کررہے ہیں۔

یاد رکھئے! خود کشی گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ خود کُشی کرنے والے شاید یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری جان چُھوٹ جائے گی حالانکہ اس سے جان چھوٹتی نہیں بلکہ نہایت بُری طرح پھنس جاتی ہے جیسا کہ مکی مَدنی سلطان، رحمتِ عالمیان، رسولِ ذیشان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو شخص جس چیز کے ساتھ خود کُشی کرے گا وہ جہنَّم کی آگ میں اُسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔ (بخاری، 4/289، حدیث:6652) **خود کشی کا ایک سبب** خود کشی کے کئی اَسباب ہیں، جن میں سے ایک سبب تنگدستی اور فقروفاقہ ہے۔ امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مَدَنی مذاکرے میں خود کشی کی روک تھام کے لئے ایک مَدَنی پھول عطا فرمایا ہے: "مخیر حضرات جنہیں اللہ پاک نے مال دیا ہے وہ اپنی آمدنی سے ان غریب لوگوں کی مدد کریں۔" میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً ہر خاندان میں اس طرح کے کئی افراد ہوتے ہیں جنہیں اللہ پاک نے مال واَسباب عطا کئے ہوتے ہیں، اگر وہ اس مَدَنی پھول پر عمل کرتے ہوئے اپنے خاندان کے غریب لوگوں کی ماہانہ مدد کریں یا ان کے لئے روزگار کے مواقع فراہم کریں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خود کشی کے ذَریعے حرام موت مرنے کے واقعات کی کچھ روک تھام ہو جائے گی۔ **صدقے کی فضیلت** فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: بے شک صدقہ کرنے والوں کو صدقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے، اور بلاشبہ مسلمان قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سائے میں ہوگا۔ (شُعَبُ الایمان، 3/212، حدیث:3347) **دُگنا ثواب** رشتہ داروں کی مالی مدد کرنے میں نفلی صدقے کے ساتھ ساتھ صِلۂ رحمی کا ثواب بھی ملتا ہے، فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: عام مسکین پر صدقہ کرنا ایک صدقہ ہے اور وہی صدقہ اپنے قرابت دار (قریبی رشتہ دار) پر دو صدقے ہیں ایک صدقہ دوسرا صِلہ رحمی۔ (ترمذی، 2/142، حدیث:658) **اسی طرح** ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں ایسے گھرانے بھی ہیں جو اپنے زائد اَخراجات کو کم (Reduce) کرکے ماہانہ آٹھ دس ہزار یا جتنا بھی ممکن ہوسکے کسی غریب گھرانے کو دے کر ان کی مدد کرسکتے ہیں۔ اپنے زائد اَخراجات پر کنٹرول کرکے یہ رقم بچانا ان لوگوں کے لیے کوئی بڑی بات نہیں ہے لیکن غریبوں کا بہت بھلا ہو جائے گا۔ ہوسکتا ہے کہ کئی لوگ جو خود کشی کا سوچ رہے ہوں تو اللہ پاک کی رَحمت سے آپ انہیں بچانے میں کامیاب ہوجائیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس نے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کی وہ ایسا ہے جیسے اُس نے ساری عُمر اللہ تعالٰی کی عِبادت کی۔ (کنز العمال، 6/189، رقم:16453)

میری تمام عاشقانِ رسول اور دَرد مند مسلمانوں سے **فریاد** ہے کہ آپ اپنی ماہانہ آمدنی میں سے کسی غریب کے گھر کا کچھ نہ کچھ خرچ اپنے ذِمے لیں، ہوسکتا ہے کہ آپ کے اس تعاون کی وجہ سے غربت کی لپیٹ میں آکر مرجھانے والی کلیاں دوبارہ کِھل اُٹھیں۔

رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۳۹ھ جلد:2
اپریل 2018ء شمارہ:4

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ:35 رنگین:60
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ:800 رنگین:1100
مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں:
سادہ:421 رنگین:720
☆ ہر ماہ شمارہ مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر رقم جمع کرواکر سال بھر کے لئے 12 کوپن حاصل کریں اور ہر ماہ اسی شاخ سے اس مہینے کا کوپن جمع کرواکر اپنا شمارہ وصول فرمائیں۔
ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)
12 شمارے رنگین:725 12 شمارے سادہ:425
نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے
Call: +922111252692 Ext:9229-9231
OnlySms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس
ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ
پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران باب المدینہ کراچی
فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660
Web: www.dawateislami.net
Email: mahnama@dawateislami.net
Whatsapp: +923012619734

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

اس شمارے کی شرعی تفتیش دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) کے حافظ حسان رضا عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے فرمائی ہے۔

https://www.dawateislami.net/magazine
☆ ماہنامہ فیضان مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:
جسے یہ پسند ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش ہوتے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہو اُسے چاہئے کہ مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے۔
(فردوس الاخبار بماثور الخطاب، 2/284، حدیث:6083)

حمد / مناجات

ہر خطا تُو درگزر کر بیکس و مجبور کی

ہر خطا تُو درگُزر کر بیکس و مجبور کی
یا الٰہی! مغفِرت کر بیکس و مجبور کی

واسِطہ نُورِ محمد کا تجھے پیارے خدا
گورِ تِیرہ کر مُنوّر بیکس و مجبور کی

آپ کے مِیٹھے مدینے میں پئے غوث و رضا
حاضِری ہو یا نبی! ہر بیکس و مجبور کی

آمِنہ کے لال! صدقہ فاطمہ کے لال کا
دُور شامِ رنج و غم کر بیکس و مجبور کی

بَہرِ خاکِ کربلا ہوں دُور آفات و بلا
اے حبیبِ ربِّ داوَر! بیکس و مجبور کی

آپ کے قدموں میں گِر کر موت کی یا مصطفےٰ
آرزو کب آئے گی بَر، بیکس و مجبور کی

نامۂ عطّار میں حُسنِ عمل کوئی نہیں
لاج رکھنا روزِ مَحشر بیکس و مجبور کی

وسائلِ بخشش مرمم، ص96
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

نعت / استغاثہ

پردہ رُخِ انور سے جو اٹھا شبِ معراج

پردہ رُخِ انور سے جو اٹھا شبِ معراج
جنّت کا ہوا رنگ دوبالا شبِ معراج

اے رحمتِ عالَم تری رحمت کے تصدّق
ہر ایک نے پایا ترا صدقہ شبِ معراج

مہمان بلانے کے لئے اپنے نبی کو
اللہ نے جبریل کو بھیجا شبِ معراج

جبریل تھکے ہوگئے سرکار روانہ
منہ تکتا ہوا رہ گیا سِدرہ شبِ معراج

مدّت سے جو ارمان تھا وہ آج نکالا
حُوروں نے کیا خوب نظارہ شبِ معراج

ممکن ہی نہیں عقلِ دوعالَم کی رسائی
ایسا دیا اللہ نے رُتبہ شبِ معراج

اُس میں سے جمیلِ رضوی کو بھی عطا ہو
رَحمت کا بٹا خاص جو حصّہ شبِ معراج

قبالۂ بخشش، ص66
از مداحُ الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی

کلام

سُونا جنگل رات اندھیری

سُونا جنگل رات اندھیری چھائی بدْلی کالی ہے
سونے والو! جاگتے رہیو چوروں کی رَکھوالی ہے

آنکھ سے کاجل صاف چُرا لیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھری تاکی ہے اور تُو نے نیند نکالی ہے

سُونا پاس ہے سُونا بَن ہے سُونا زہر ہے اُٹھ پیارے
تُو کہتا ہے نیند ہے میٹھی تیری مت ہی نرالی ہے

تم تو چاند عرب کے ہو پیارے تم تو عجم کے سورج ہو
دیکھو مجھ بے کس پر شب نے کیسی آفت ڈالی ہے

شہد دِکھائے زہر پلائے، قاتِل، ڈائن، شوہر کُش
اس مُردار پہ کیا للچایا دُنیا دیکھی بھالی ہے

وہ تو نہایت سَستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا
ہم مُفْلِس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

مولیٰ تیرے عَفْو و کرم ہوں میرے گواہ صفائی کے
ورنہ رضاؔ سے چور پہ تیری ڈِگری تو اِقبالی ہے

حدائقِ بخشش، ص185
از امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن

شرم و حیا کا پیکر بننے کا طریقہ

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ(۳۰)﴾

ترجمہ: مسلمان مَردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزہ ہے، بیشک اللہ اُن کے کاموں سے خبردار ہے۔(پ18،النور:30) **تفسیر** یہ سورۂ نور کی آیتِ مبارکہ ہے اور سورۂ نور بطورِ خاص اِسلامی معاشرے میں پردہ، حجاب اور شرم وحیا کی ضرورت و اہمیت اور اس کی خلاف ورزی کی مختلف صورتوں اور ان کے سنگین نتائج اور سزاؤں کے بیان پر مشتمل ہے۔ موجودہ زمانے میں بے پردگی، بے حیائی، ترکِ حجاب، نمائشِ لباس وبدن اور ناجائز زیب و زینت سے بھرپور ماحول میں اِس سورتِ مبارکہ کو سمجھ کر پڑھنے کی ضرورت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اِسی لئے حدیثِ پاک میں حکم دیا گیا کہ "اپنی عورتوں کو سورۃ نور سکھاؤ" (مستدرک،حدیث:3546) اِس بات سے کوئی مسلمان اِنکار نہیں کرسکتا کہ شرم وحیا، اِسلامی معاشرے کی بنیادی اَقدار اور قرآن و سنت کے حکیمانہ اَحکام میں سے ہیں، اور اِس سے بھی کوئی اِنکار نہیں کرسکتا ہے کہ بدکاری اپنی تمام تر صورتوں کے ساتھ حرام ہے، خواہ رضامندی سے ہو یا جبری، پیسے کے بدلے میں ہو یا مفت، اِس کی تمام صورتیں حرام ہیں۔ اِسلام میں بدکاری کی حرمت ضروریاتِ دین میں سے ہے کہ اِسے حلال سمجھنے والا مسلمان نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیز اُسی کے بتائے ہوئے کسی جائز طریقے کے بغیر، صرف باہمی رضامندی سے حلال نہیں ہوسکتی۔ بے حیائی اور بدکاری انسان کے اخلاقی وجود کو، رَذالت (کمینے پَن) میں ڈھال دیتی ہے اور اُسے اَحسنِ تقویم (بہترین تخلیق) سے اَسفلِ سافلین (سب سے نچلے درجے) میں جاگراتی ہے۔ بے حیا آدمی کی سوچ گندی، ذہنیت غلیظ اور اعمال و افعال گھٹیاپَن کے عادی ہوجاتے ہیں، اسی لئے جب کبھی کسی عالمی یا مُلکی سطح کے آدمی کی بے حیائی اور بدکرداری لوگوں کے سامنے آتی ہے، تو وہ آدمی لوگوں کی نگاہ میں ذلیل ورُسوا ہوجاتا ہے، اگرچہ یہ واقعہ ایسے مُلک میں ہو، جہاں بے حیائی عام اور قانونی طور پر جائز ہو، ایسے مواقع پر لوگوں کو انسانی حقوق، کشادہ ذہنی، روشن خیالی، جنسی آزادی کی باتیں بھول جاتی ہیں، حالانکہ اِس وقت اِن سے بطورِ اعتراض پوچھا جاسکتا ہے کہ تمہارے قانون، معاشرے اور عقیدے میں تو یہ سب جائز تھا، تو اَب اِعتراض کیوں کررہے ہو؟ اِس سے معلوم ہوا کہ حیادار آدمی کالوگوں کی نظر میں معزز ہونا، اور بے حیا کاگھٹیا ہونا، فطرتِ انسانی میں داخل ہے۔ دینِ اسلام کی خوبصورتی یہ ہے کہ جس چیز کو حرام قرار دیتا ہے، اُس سے بچنے کے طریقے بھی سکھاتا ہے۔ اِسلام نے بدکاری اور بے حیائی کو حرام قرار دیا تو اِس سے بچانے والے اسباب کے متعلق بھی ہدایات عطا فرمائیں، جن میں پردے کی تاکید، اجنبی مرد و عورت کا کسی بند جگہ تنہا نہ ہونا، اجنبی مرد و عورت کا بلاضرورت آپس میں کلام و ملاقات نہ کرنا، عورتوں کا غیروں کے سامنے بھڑکیلے اور بے پردگی کے لباس نہ پہننا، بلاضرورت گھر سے باہر نہ نکلنا وغیرہا کثیر اَحکام عطا فرمائے گئے ہیں۔ اِس طرح کے اَحکام کو اصولِ فقہ کی زبان میں "سدِّ ذرائع" (برائی کے اسباب ہی کو روک دینا) کہا جاتا ہے۔ اُسی میں سے شرم و حیا کے متعلق ایک بنیادی حکم، "نگاہوں کو جھکا کر رکھنا" ہے، جو اُوپر بیان کردہ آیت میں دیا گیا ہے۔ اِس آیت میں مسلمان مَردوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور جس چیز کو دیکھنا جائز نہیں، اُس پر نظر نہ ڈالیں۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیثِ طیبہ میں بھی یہ حکم موجود ہے اور مسلمان مَردوں کو اپنی نظریں نیچی رکھنے کی تاکید فرمائی، چنانچہ ایک مرتبہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "تم لوگ راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، راستوں میں بیٹھے بغیر ہمارا گزارا نہیں، ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: "اگر راستوں میں

* دارالافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

بیٹھے بغیر تمہارا گزارا نہیں، تو راستے کا حق ادا کرو۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے عرض کی: ”راستے کا حق کیا ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”نظر نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو دور کرنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا۔“ (بخاری، 2/351، حدیث:2285) دوسروں کے پوشیدہ اعضاء پر نظر ڈالنے سے بچنے کے متعلق رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ایک مرد دوسرے مرد کے ستر کی جگہ نہ دیکھے اور نہ عورت دوسری عورت کے ستر کی جگہ دیکھے۔“ (مسلم، 1/238، حدیث:512) غلطی سے کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو دوبارہ دیکھنے کے متعلق فرمایا: کہ ”ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بلا قصد کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹالے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری نظر جائز نہیں۔“ (ابوداؤد، 2/54، حدیث:1837) نگاہوں کو آزاد چھوڑنے کی تباہ کاری پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”نگاہ شیطان کے تیروں میں سے زہر میں بجھا ہوا ایک تیر ہے۔“ (معجم الکبیر، حدیث: 10362) یعنی جیسے زہر میں بجھے تیر کا شکار بچ نہیں پاتا، یونہی نگاہ کا آوارہ استعمال کرنے والا، گناہ میں پڑنے سے نہیں بچ سکتا۔ اس تنبیہ کے ساتھ دوسری طرف نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بدنگاہی کا موقع اور قدرت کے باوجود نگاہ جھکا لینے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”جو مسلمان کسی عورت کے حسن و جمال کی طرف (بلاارادہ) پہلی بار نظر کرے، پھر اپنی آنکھ جھکا لے تو اللہ تعالٰی اسے ایسی عبادت کرنے کی توفیق دے گا جس کا وہ مزہ پائے گا۔“ (مسند امام احمد، 5/264، حدیث:22332) حکیمُ الْاُمت، امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ”نگاہوں کی حفاظت“ پر ”سدِّ ذرائع“ کی روشنی میں بڑا حکیمانہ کلام فرمایا ہے، چنانچہ ”منہاج العابدین“ میں لکھا ہے (جسے بریکٹوں میں اپنے الفاظ کی تشریح کے ساتھ پیش کرتا ہوں): ”نظر نیچی رکھنا، دل کو پاکیزہ بناتا ہے اور نیکیوں میں اضافے کا ذریعہ ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر تم نظر نیچی نہ رکھو، بلکہ اسے آزادی سے ہر چیز پر ڈالو، تو بسا اوقات تم بے فائدہ اور فضول بھی اِدھر اُدھر دیکھنا شروع کر دو گے اور رفتہ رفتہ تمہاری نظر حرام پر بھی پڑنا شروع ہو جائے گی، اب اگر جان بوجھ کر حرام پر (مثلاً نامحرم عورت یا خوبصورت اَمرد پر بُری خواہش سے) نظر ڈالو گے، تو یہ بہت بڑا گناہ ہے اور عین ممکن ہے کہ تمہارا دل حرام چیز پر فریفتہ ہو جائے اور تم تباہی (گناہ) کا شکار ہو جاؤ، اور اگر اس طرف دیکھنا حرام نہ ہو، بلکہ جائز ہو، (جیسے لوگوں کے مہنگے لباس، موبائل، کار، مکانات کو دیکھنا) تو ہو سکتا ہے کہ تمہارا دل (اُن میں) مشغول ہو جائے اور اِس کی وجہ سے تمہارے دل میں طرح طرح کے وسوسے آنا شروع ہو جائیں (کہ یا تو لوگوں پر وسوسے آئیں کہ حرام کمائی سے سب بنایا ہوگا اور یا پھر خود اُن کے حصول کی طلب میں خیالی پلاؤ پکاتے اور تڑپتے رہو گے) اور ان وسوسوں کا شکار ہو کر نیکیوں سے رہ جاؤ، لیکن اگر تم نے (حرام اور مباح) کسی طرف دیکھا ہی نہیں، تو ہر فتنے اور وسوسے سے محفوظ رہو گے اور اپنے اندر راحت و نشاط محسوس کرو گے۔ (منہاج العابدین، ص62) آیت میں دوسرا حکم یہ ہے کہ ”اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں“ یعنی بدکاری اور حرام سے بچیں، جس کا ایک طریقہ تو وہی ”نگاہوں کو جھکانا“ ہے اور مزید یہ ہے کہ اپنی شرم گاہ اور اُن سے متصل وہ تمام اعضاء جن کا چُھپانا ضروری ہے، انہیں چھپائیں اور پردے کا اہتمام رکھیں۔ ”نگاہیں نیچی رکھنا“ اور ”شرم گاہ کی حفاظت کرنا“ گناہوں سے بچنے کا وہ عمدہ و مفید ذریعہ ہے کہ خود ربُّ العالمین اِس کی افادیت کے متعلق فرماتا ہے: ﴿ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ﴾ یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزہ ہے۔ یعنی نگاہیں نیچی رکھنا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنا ”گناہ کی گندگی“ کے مقابلے میں بہت پاکیزہ طریقہ ہے۔ اِن سب باتوں کے علاوہ آیت کے اِختتام پر گناہوں سے بچنے کے سب سے بنیادی اور مؤثّر طریقے کی طرف بھی اِشارہ فرمادیا کہ ”بیشک اللہ تعالٰی اُن کے کاموں سے خبردار ہے۔“ یعنی گناہوں سے بچنے میں یہ تصور بہت مفید ہے کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دیکھ رہا ہے۔“ حقیقت یہی ہے کہ اگر یہ تصور کما حقہ (جیسا ہونا چاہئے ویسا) ہمارے دل و دماغ میں مُستحضَر (واضح طور پر موجود) رہے کہ اللہ تعالٰی ہمارے جملہ اَعمال، نگاہوں کی خیانت اور دلوں کے پوشیدہ خیالات سے باخبر ہے تو تنہا یہی ایک تصور، سب گناہوں سے بچانے کیلئے کافی ہے۔ اسی حکمِ شرعی کی وجہ سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نگاہوں کی حفاظت پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ نگاہوں کی حفاظت کو دعوتِ اسلامی کی اِصطلاح میں آنکھوں کا قفلِ مدینہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالٰی ہم سب کو اِس مدنی انعام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حدیث شریف اور اس کی شرح

حافظ محمد حسّان رضا عطاری مدنی*

پسندیدہ عمل

رسولِ کریم، رءُوف رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ مَا دَامَ وَاِنْ قَلَّ یعنی اللہ تعالٰی کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو پابندی کے ساتھ ہو اگرچہ مقدار میں قلیل ہو۔(بخاری،4/67،حدیث:5861)

نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عملی سیرت اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک فرامین اُمّت کے لئے سراپا رحمت ہیں، جن پر عمل کرنا حصولِ ثواب کا ذریعہ ہے۔اس حدیث میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انتہائی جامع (Comprehensive) بات ارشاد فرمائی ہے جس پر عمل سے بندہ نہ تو غافل ہوتا ہے اور نہ وہ اس مشقت میں پڑتا ہے جس کا نِبھانا اس پر مشکل ہوتا ہے۔یعنی بندۂ مؤمن جب عمل ہمیشہ کرتا رہے گا تو غفلت سے محفوظ رہے گا اور اگر عمل اتنا ہوگا جس کو وہ نبھا سکے گا تو اس کے نفس پر گِراں (بھاری) بھی نہیں ہوگا۔

اس حدیثِ پاک کے ضمن میں 5 باتیں پیشِ نظر رہیں

(1) یہاں قلیل عمل سے مراد نفلی اعمال ہیں، یعنی بندہ اگر کوئی نفلی عمل کرنا چاہتا ہے تو وہ عمل اِختیار کرے جسے ہمیشہ نبھا سکے، اگرچہ یہ نفلی عمل تھوڑا ہو۔ جہاں تک فرائض وواجبات کی بات ہے تو اس میں بندے کو اختیار (Choice) نہیں، وہ جو مُقرّر ہیں مکمل ہمیشہ ادا کرنے ہیں۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں: خیال رہے کہ فرائض وواجبات تو رب تعالٰی کی طرف سے مُقرّر ہیں ان میں زیادتی یا کمی ہو سکتی ہی نہیں! نوافل میں بندے کو اختیار دیا گیا ہے، چاہیے کہ بندہ اتنے نَفْل اختیار کرے جو نِبھا سکے، نہ ایک دَم زیادہ نہ بالکل کم اسی کا نام قَصْد(میانہ روی) ہے اور یہاں عمل سے مراد نفلی عمل ہیں درمیانی چال دین ودنیا میں مفید ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،2/263)

(2) ایک حدیثِ پاک میں ہے کہ ”ہر وقت خیر مانگتے رہو اور اللہ تعالٰی کی رحمت کی تجلّیات کو تلاش کرو۔“ (الفرج بعد الشدۃ لابن ابی الدنیا،2/100،حدیث:27ملتقطا) لہٰذا ہمیشہ کیا جانے والا عمل اس حدیثِ پاک پر عمل کرنے کا ذریعہ بھی بنتا ہے جیسا کہ حافظ ابنِ حَجَر ہَیتَمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ہمیشہ عمل میں ہم اُن تجلّیات اور بَرَکات کو ہمیشہ تلاش کرتے رہیں گے اور اُس کی امّید بھی رہے گی، جبکہ وہ عمل جو کچھ وقت کرکے چھوڑ دیا گیا اگرچہ بہت زیادہ ہو اُس میں یہ تلاش چُھوٹ جائے گی۔(فتح الالٰہ شرح المشکاۃ،5/82،ملخصاً)

(3) نفلی عمل جب اتنا ہوتا ہے جسے بندہ نبھا سکے تو نفس اس کا عادی ہوجاتا ہے، اور جب بندہ ہمیشہ یہ عمل کرتا رہتا ہے تو وہ ہمیشہ اللہ تعالٰی کی رَحْمت کی طرف مُتوجّہ رہتا ہے، جیسا کہ مُحَدِّث فقیہ اِبْنُ الْمَلِك رُومی حَنَفی رحمہ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں: وہ عمل جو ہمیشہ کیا جائے اس لئے زیادہ پسندیدہ ہے کہ نَفْس اس کو کرنے کا عادی ہوجاتا ہے اور ہمیشگی کی وجہ سے بندہ ہمیشہ اللہ تعالٰی کی طرف متوجہ رہتا ہے۔(شرح مصابیح السنۃ،2/171)

(4) وہ نفلی عمل جو اگرچہ کم ہو لیکن ہمیشہ ہو وہ اللہ تعالٰی کو پسند ہے جبکہ وہ عمل جس کو بندہ نِبھا نہ سکے اس کو چھوڑنے سے بَرَکت جاتی رہتی ہے۔ علامہ مُظْہِرُ الدّین مُظْہِری رحمہ اللہ

* دار الافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

تعالیٰ فرماتے ہیں: اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ جو نماز روزے کا کوئی نفلی کام شروع کرے تو اس پر ہمیشگی اختیار کرے۔ مزید اسی معنی کی ایک اور حدیث کے تحت فرماتے ہیں: اپنے اوپر ایسے اعمال لازم نہ کرو جن پر ہمیشگی اختیار نہیں کرسکتے، کیونکہ اس وقت یہ اعمال کرنے سے عاجز آکر عمل کرنا چھوڑ دو گے جس سے ان کی برکت تم سے جاتی رہے گی، لہٰذا نفلی اعمال میں سے وہی عمل اختیار کرو جس پر ہمیشگی اختیار کرسکو کیونکہ اللہ تعالیٰ عمل پر ہمیشگی کو پسند فرماتا ہے۔

(ملخص از المفاتیح شرح المصابیح، 2/ 278)

(5) نفلی عمل جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو یہ مُؤثّر ہوتا ہے یعنی اثر رکھتا ہے جبکہ وہ عمل جو کبھی کبھی ہو اس کا اثر کم ہوا کرتا ہے۔ شیخ مُحقّق شیخ عبد الحق محدّث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: عملِ قلیل جو ہمیشہ جاری رہے زیادہ مُؤثّر اور زیادہ کارگر ہوتا ہے، اُس عمل کی نسبت جو زیادہ ہو مگر کبھی کبھی ہو، جس طرح ایک ایک قطرہ جو لگاتار اور ہمیشہ گرتا رہے سوراخ کردیتا ہے بخلاف بہت سے پانی کے جو کبھی کبھی بہتا ہو وہ اتنا اثر نہیں کرتا۔ (اشعۃ اللمعات، 1/ 564) البتّہ یہ ملحوظ رہے کہ ہمارے اَسْلاف جو بکثرت عبادت کیا کرتے تھے وہ اس پر ہمیشگی اختیار کرنے کی قدرت رکھتے تھے اس لئے اس پر قائم بھی رہا کرتے تھے۔ اس کی جامع تفصیل علامہ عبد الحیّ لکھنوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اپنی عربی کتاب ”اِقَامَةُ الْحُجَّةِ عَلٰى اَنَّ الْاِكْثَارَ فِي الْعِبَادَةِ لَيْسَ بِبِدْعَةٍ“ میں بیان فرمائی ہے۔

مدنی رسائل کے مطالعہ کی دُھوم دھام

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فروری 2018ء میں درج ذیل مدنی رسائل پڑھنے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: (1) یاربَّ المصطفٰے! جو رسالہ ”ایک چُپ سو سُکھ“ (34 صفحات) مکمّل پڑھ لے، اُس کو گناہوں بھری گفتگو اور فُضول بولنے کی عادت سے نَجات عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 66488 اسلامی بھائیوں جبکہ تقریباً 66807 اسلامی بہنوں نے یہ رسالہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ (2) یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی رسالہ ”ویلنٹائن ڈے“ (33 صفحات) پڑھ یا سُن لے اُس کی گناہوں بھری رُسُومات و خُرافات سے حفاظت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 75674 اسلامی بھائیوں اور 72215 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (3) یاالٰہی! جو کوئی رسالہ ”استنجا کا طریقہ“ (18 صفحات) پورا پڑھ لے اُس کا باطن ہمیشہ پاک رکھ۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 71808 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 69983 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (4) یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی رسالہ ”جنّتی محل کا سودا“ (50 صفحات) مکمّل پڑھ لے اسے اپنی رحمت سے رحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پڑوس میں ”جنّتی محل“ عنایت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 72910 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 76200 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔

عذابِ قبر

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

عقیدہ اہلِ سنّت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عذابِ قبر اور تنعیمِ قبر روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے۔[1] حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل علیہ رحمۃ اللہ الاکبر فرماتے ہیں: عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ لَایُنْكِرُهٗ اِلَّا ضَالٌّ مُضِلٌّ یعنی عذابِ قبر حق ہے اس کا انکار گمراہ اور گمراہ گر کے سوا کوئی نہیں کرے گا۔[2] کافر اور منافق (یعنی زبان سے دعویٔ اسلام اور دل میں اسلام سے انکار کرنے والے) کو ہمیشہ عذابِ قبر ہوگا۔ گناہ گار مسلمان کو گناہوں کے برابر قبر میں عذاب ہوگا لیکن دعا، صَدَقہ وغیرہ کے سبب (اللہ تعالیٰ چاہے گا تو) اُن سے عذاب اُٹھا لیا جائے گا۔[3]

ضروری وضاحت یاد رہے! عذابِ قبر سے مراد بَرزَخ میں ہونے والا عذاب ہے، اسے عذابِ قبر اس لئے کہا جاتا ہے کہ عام طور پر میّت کو قبر میں ہی دَفْن کیا جاتا ہے ورنہ جسے اللہ تعالیٰ نے عذاب دینے کا ارادہ فرمایا ہے اسے عذاب ضرور ہوگا، چاہے وہ قبر میں دفن ہو یا نہ ہو، خواہ اسے درِندوں نے کھالیا ہو، یا اسے جلا کر اس کی خاک ہوا میں اُڑا دی گئی ہو۔[4]

عذابِ قبر کا ثبوت قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَیْنِ ثُمَّ یُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِیْمٍۚ(۱۰۱)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: جلد ہم انہیں دو بار عذاب کریں گے پھر بڑے عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے۔[5] اس آیت کے تحت امام علی بن محمد خازِن رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: دو مرتبہ عذاب دینے سے مراد یہ ہے کہ ایک بار تو دنیا میں رُسوائی و قتل کا اور دوسری مرتبہ قبر کا عذاب۔[6] حضرت سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے شہزادے حضرت سیّدنا حماد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے والد ماجد سے عذابِ قبر کے متعلق پوچھا تو حضرت سیّدنا امامِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: عذابِ قَبْر بَرحق ہے۔ عرض کیا: اس کی دلیل؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالٰی کا یہ فرمان: ﴿وَ اِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک ظالموں کے لئے اس سے پہلے ایک عذاب ہے[7] یَعنِی دُوْنَ جَهَنَّمَ یعنی جہنم کے عذاب سے پہلے ایک عذاب ہے اور اس سے مراد عذابِ قبر ہے۔[8] حضور نبیِّ اکرم شفیعِ معظم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ یعنی عذابِ قبر حق ہے۔[9]

عذابِ قبر کے بعض اسباب حضرت سَیِّدُنا قتادہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: عذابِ قبر کے تین حصے ہیں: ایک تہائی عذاب پیشاب (سے نہ بچنے) کے سبب، ایک تہائی غیبت کے سبب اور ایک تہائی چُغَل خوری کے سبب ہوتا ہے۔[10]

عذابِ قبر سے محفوظ رہنے والے خوش نصیب شہید عذابِ قَبْر سے محفوظ رہتا ہے۔[11] رمضان المبارک میں فوت ہونے والا۔[12] اسی طرح روزِ جمعہ یا شبِ جمعہ انتقال کرنے والا۔[13] روزانہ رات میں تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ (پوری سورت) پڑھنے والا۔[14] تلاوتِ قراٰن کرنے والا۔[15] اسی طرح ہر وہ مسلمان جس سے قبر کے سوالات نہیں ہوں گے اسے عذابِ قبر بھی نہیں ہوگا۔[16] حضرت سیّدُنا امام عمر نَسَفی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے فرمایا: فرمانبردار مسلمان کو عذابِ قبر نہیں ہوگا لیکن اسے قبر دبائے گی اور وہ اس کی تکلیف اور خوف کو محسوس بھی کرے گا۔[17]

اس بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”قبر میں آنے والا دوست“ اور ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ (جُمادَی الاُخریٰ ۱۴۳۹ھ)“ پڑھئے۔

---

(1) المعتمد المستند، ص182، بہارِ شریعت، 1/111 ملخصًا (2) طبقات الحنابلہ، 1/166 (3) تحفۃ المرید علی جوہرۃ التوحید، ص403 (4) شرح الصاوی علی جوہرۃ التوحید، ص371 (5) پ11، التوبۃ: 101 (6) خازن، 2/276، ملخصًا (7) پ27، الطور: 47 (8) تمہید ابی شکور سالمی، ص125 (9) بخاری، 1/463، حدیث: 1372 (10) اثبات عذاب القبر، ص136، حدیث: 238 (11) ابن ماجہ، 3/360، حدیث: 2799 (12) بہارِ شریعت، 1/109، مفہوماً (13) حلیۃ الاولیاء، 3/181، رقم: 3629 (14) ترمذی، 4/407، حدیث: 2899، مفہوماً (15) معجم اوسط، 6/470، حدیث: 9438، مفہوماً (16) تحفۃ المرید علی جوہرۃ التوحید، ص403 (17) بحر الکلام، ص219

* رکن مجلس المدینۃ العلمیہ

جو رشتہ توڑے اُس کے ساتھ کیا کریں؟

سوال: اگر کوئی رشتہ دار قطعِ تعلّق کرے تو ایسی صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: رشتہ دار ہمارے ساتھ قطعِ تعلّق کرے تو بھی ہمیں اس کے ساتھ صلۂ رحمی کرنی چاہئے جیسا کہ ”بہارِ شریعت“ میں ہے: صلۂ رحمی اسی کا نام نہیں کہ وہ (اچھا) سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بدلا کرنا ہے کہ اس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً صلۂ رِحْم (رشتہ داروں سے اچھا برتاؤ) یہ ہے کہ وہ (رشتہ داری) کاٹے اور تم جوڑو۔ (بہارِ شریعت، 3/559) یعنی کوئی تم سے رشتہ داری ختم کرے تب بھی تم اس کے ساتھ رشتہ داری جوڑو۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر کتنی نمازیں فرض تھیں؟

سوال: کیا حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر چھ 6 نمازیں فرض تھیں؟

جواب: جی ہاں! سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر چھ 6 نمازیں فرض تھیں، پانچ 5 تو یہی جو ہم پر بھی فرض ہیں فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء، چھٹی تہجد بھی حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر فرض تھی۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/41 ماخوذاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

اذان کا ایک اہم مسئلہ

سوال: اگر نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے اَذان دی مگر اذان ختم ہونے سے پہلے نماز کا وقت شروع ہوگیا تو کیا اذان ہو جائے گی؟

جواب: اگر کسی نے نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے اَذان دی اگرچہ اذان ختم ہونے سے پہلے نماز کا وقت شروع ہو جائے، تو اذان دوبارہ دی جائے گی جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے: (نماز کا) وقت (شروع) ہونے کے بعد اَذان کہی جائے، قبل اَز وقت کہی گئی یا وقت ہونے سے پہلے شروع ہوئی اور اثنائے اَذان (یعنی اذان کے درمیان) میں وقت آگیا، تو اِعادہ کی جائے (یعنی دوبارہ دی جائے)۔ (بہارِ شریعت، 1/465)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

نماز اور روزے کی فرضیت

سوال: نماز اور رَمَضانُ المبارک کے روزے کب فرض ہوئے؟

جواب: نماز (اعلانِ) نُبوّت کے بارھویں سال 27 رجب

کو معراج کی رات میں فرض ہوئی (خزائن العرفان، پ15، بنی اسرآءیل، تحت الآیۃ:1، ص 525 ماخوذاً) جبکہ رَمَضانُ المبارک کے روزے 10 شعبان 2 ہجری میں فرض ہوئے تھے۔

(خزائن العرفان، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ: 183، ص 60 ماخوذاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

گائے کا دودھ

سوال: گائے کا دودھ پینا زیادہ فائدہ مند ہے یا بھینس کا؟

جواب: گائے کا دودھ پینا زیادہ مفید ہے اور اس کے استعمال کرنے کی حدیثِ پاک میں ترغیب بھی ہے۔ جیسا کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: گائے کا دودھ استعمال کرو کیونکہ یہ ہر درخت سے غذا حاصل کرتی ہے اور اس میں ہر بیماری سے شفا ہے۔ (مستدرک للحاکم، 5/575، حدیث:8274)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

خَتنہ شُدہ بچّہ

سوال: اگر کسی کے یہاں خَتنہ شُدہ بچّہ پیدا ہوا ہو تو کیا اس بچے کا ختنہ ہوگا؟

جواب: نہیں، جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے: بچہ پیدا ہی ایسا ہوا کہ ختنہ میں جو کھال کاٹی جاتی ہے وہ اس میں نہیں ہے تو ختنہ کی حاجت نہیں۔ (بہارِ شریعت، 3/589)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

پیلی (Yellow) چپّل پہننے کی حکمت

سوال: پیلی چپّل پہننے میں کیا حکمت ہے؟

جواب: پیلی چپّل پہننا اچھا ہے کیونکہ پیلی چپّل پہننے سے فکریں کم ہوتی ہیں اور کالے رنگ (Black Color) کی چپّل پہننے سے فکریں بڑھتی ہیں۔ (تفسیر قرطبی، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ:69، 1/363 ماخوذاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

قراٰنِ پاک کی ہر لائن پر بِسْمِ اللہ پڑھنے کا مسئلہ

سوال: اگر کسی شخص کو قراٰنِ پاک پڑھنا نہ آتا ہو مگر وہ قراٰنِ کریم کی ہر لائن پر بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھتا رہے تو کیا اُسے ختمِ قراٰنِ پاک کا ثواب ملے گا؟ نیز اس کا ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: قراٰنِ پاک کی ہر لائن پر بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنا جائز ہے اور ایسا کرنے والے کو قراٰنِ کریم چُھونے، دیکھنے اور بِسْمِ اللہ پڑھنے کا ثواب ملے گا مگر اسے قراٰنِ پاک کے ختم کا ثواب نہیں ملے گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

انبیائے کرام کا وضو سونے سے نہیں ٹوٹتا

سوال: کیا انبیائے کرام علیھمُ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کا وضو سونے سے ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: انبیائے کرام علیھمُ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کا وضو سونے سے نہیں ٹوٹتا۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/148 ماخوذاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

مسافر امام کی اقتدا کا ایک مسئلہ

سوال: اگر مسافر امام پوری چار رکعت نماز پڑھا دے تو مقیم مقتدیوں کی نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: مسافر امام نے اقامت کی نیت نہیں کی اور پوری چار رکعت نماز پڑھا دی تو گنہگار ہوگا اور اس کے پیچھے مقیم مقتدیوں کی نماز باطل ہو جائے گی اگر دو رکعت اُولیٰ (یعنی پہلی دو رکعت) کے بعد اس کی اقتدا باقی رکھیں گے۔ (دیکھئے۔ فتاویٰ رضویہ، 8/271)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

شادی اور خوشی میں انوکھے جذبات

(بنتِ عطّار کی رخصتی کے بعد کا ایک مکتوب)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے محسنِ عطّار، میرے میٹھے میٹھے مدنی بیٹے۔۔۔ کی خدمت میں سلام:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال

معروف یہی ہے کہ اولاد کی "شادی" میں "خوشی" کا اظہار کیا جاتا ہے، سو میں نے بھی بجھے بجھے دل سے کیا، ورنہ سچ پوچھو تو میرے گھر میں "اندھیرا" ہو گیا! اِس "صدمے" کو وُہی سمجھ سکتا ہے جس کی ایک ہی بیٹی ہو اور وہ اُس کو "رُخصت" کر دے۔ بہر حال میری خوشیوں کا مرکز صرف و صرف مدینہ ہے۔

آہ! کیا خوشی ہو دل کو چندے زیست سے
غمزدہ ہے جاں آخر موت ہے

وِلادت کی کھسیانی خوشی..... اپنی شادی کی جذباتی خوشی ..... اولاد کی شادی کی بجھی بجھی خوشی..... آہ! موت..... جس کسی نے دنیا میں خوشیوں کا گنج پایا بالآخر اُسے موت کا رنج مل کر رہا "خوشی" اس کی ہے، "شادی" اُس کی ہے، خوشی کرنے کا (حقیقی معنوں میں) حق دار وہی ہے جو ایمان سلامت لیکر دنیا سے رُخصت ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ وہی خوش و خرم ہے جو نزع کے وقت جلوۂ محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں گم رہا، قبر بقیع میں ہو، سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں میں لیٹنے میں کامیاب رہا۔ محشر میں شاہِ کوثر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دستِ انور سے کوثر کا چھلکتا جام پینے کی سعادت حاصل کرے اور... اور... بلاحساب و کتاب جنّتُ الفِردَوس میں پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پڑوس میں جگہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔

ہر وقت جہاں سے کہ انہیں دیکھ سکوں میں
جنّت میں مجھے ایسی جگہ پیارے خدا دے
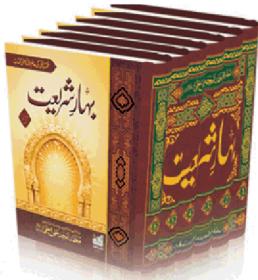
میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا چین، میری جانِ مضطر کا قرار بنتِ عطّار کی "عارضی خوشی" کے سلسلے میں آپ کی قربانیوں، مہربانیوں، کرم نوازیوں نے دل باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ بنا دیا۔ میں اس احسان کا بدلہ کبھی بھی چکا نہیں سکتا گزشتہ سطور میں "خوشی و شادی" کی جو وضاحت میں نے بیان کی ہے، دعا گو ہوں کہ وہ معاملات یعنی نزع میں جلوۂ محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، ایمان و عافیت کے ساتھ قبر بقیع میں، محشر میں جام کوثر اور جنّت میں سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا جوار (یعنی پڑوس) یہ سب کچھ آپ کو نصیب ہو اور آپ کے صدقے مجھ بدکار کو بھی۔

وَالسَّلَامُ مَعَ الْاِکْرَام

۲۶ ذی الحجہ ۱۴۱۸ھ

Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat
دارُالافتاء اہلِسنّت

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریراً، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک وبیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

مالِ وِراثت میں اگر حرام و حلال مکس ہو تو کیا کریں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ ایک شخص کا انتقال ہوا، اس کے مالِ وِراثت میں حلال و حرام مِکس ہے، یعنی سُود اور رشوت وغیرہ کا روپیہ بھی اس میں شامل ہے، کچھ رقم کا تو علم ہے کہ وہ فلاں شخص سے رشوت کے طور پر لی گئی تھی (اور وہ شخص ابھی تک زندہ ہے)، لیکن بقیّہ مال کے بارے میں کچھ عِلْم نہیں کہ کتنا یا کون سا مال حرام ذریعے سے حاصل کیا گیا تھا، اب اس کے بیٹے مالِ وِراثت تقسیم کرنا چاہتے ہیں، براہِ کرم شَرعی راہنمائی فرمائیں کہ بیٹوں کے لئے اِس مالِ وِراثت کے متعلق کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دریافت کی گئی صورت میں جس مال کے بارے میں عِلْم ہے کہ مُورِث (یعنی میّت) نے فلاں شخص سے بطورِ رشوت لیا تھا اور وہ ابھی تک زندہ ہے تو وُرَثاء پر فرض ہے کہ وہ مال اسے واپس کریں، کیونکہ مالِ رشوت کا حکم یہی ہے کہ جس سے لیا ہو اُسے واپس ہی کیا جائے، اور جس مال کا حرام ہونا جداگانہ مُعَیَّن طور پر معلوم ہے کہ یہ والا مال حرام ہی ہے لیکن کس شخص سے لیا وہ معلوم نہیں تو اس مال کو فقراء کو صدقہ کردیں اور جس کے بارے میں علم نہیں کہ کتنا یا کونسا مال حرام کمائی سے ہے بلکہ اِجمالاً صرف اتنا معلوم ہے کہ مالِ وِراثت میں حرام مال بھی شامل ہے تو وُرَثاء کے لئے وہ مال لینا جائز ہے، البتّٰہ اُس سے بچنا اور صدقہ کردینا افضل ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو الصالح محمد قاسم القادری

زندگی میں ہی اولاد میں جائیداد تقسیم کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں اپنی جائیداد اپنی اولاد میں تقسیم کرنا چاہے تو کیا حکم ہے؟ بیٹوں اور بیٹیوں کو کتنا کتنا حصّہ ملے گا؟ اگر کوئی بعض اولاد کو حصّہ دے بعض کو نہ دے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ نیز اولاد والد سے اس کی زندگی میں اپنے حصے کا زبردستی مطالبہ کرسکتی ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ہر شخص کو اپنے تمام مملوکہ اموال کے بارے میں اپنی زندگی میں اختیار ہوتا ہے، چاہے کُل مال خرچ کرڈالے یا کسی کو دے دے، اس کی زندگی میں اس کے مال میں اس کی زوجہ، اولاد یا کسی اور کا بطورِ وراثت کوئی حق نہیں، لہٰذا اس کا زبردستی مطالبہ بھی اپنے باپ سے نہیں کرسکتے، البتہ اگر کوئی اپنا مال اپنی زندگی میں اولاد میں تقسیم کرے تو بہتر ہے کہ بیٹوں اور

بیٹیوں میں سب کو برابر برابر دے کیونکہ بیٹے کو بیٹی کی بنسبت دُگنا وِراثت میں ہوتا ہے اور وراثت مرنے کے بعد ہوتی ہے، البتہ اگر بیٹے کو بیٹی کی بنسبت دُگنا دیا تو یہ بھی ناجائز نہیں ہے، اور اگر اولاد میں سے کوئی فضیلت رکھتا ہو مثلاً طالبِ علمِ دین ہو، عالِم ہو یا والِدین کی خدمت زیادہ کرتا ہو تو اس کو زیادہ دینے میں حرج نہیں اور اولاد یا دیگر حقیقی وُرثاء میں سے بعض کو وِراثت سے محروم کرنے کی نیت ہو تو دوسروں کو دے دینا جائز نہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ	ابو الصالح محمد قاسم القادری

مسجد کی پرانی دریوں کی خرید و فروخت کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ ہماری مسجد میں کچھ دن قبل ایک شخصیت نے نئی دریاں لاکر دیں تو پُرانی دریاں اُٹھاکر مسجد کے اسٹور میں رکھ دی گئیں، وہ دریاں مسجد کی حاجت سے زائد ہیں اور آئندہ بھی کسی جگہ استعمال کے قابل نہیں کیونکہ وہ کافی جگہوں سے پھٹ چکی ہیں، اور پڑے رہنے سے مزید خراب ہونے کا اندیشہ ہے، ایک شخص وہ دریاں خریدنا چاہتا ہے، براہِ کرم شرعی راہنمائی فرمائیں کہ ان دریوں کو بیچنا اور اُس شخص کا انہیں خریدنا شرعاً کیسا؟ یادرہے! یہ دریاں مسجِد کے پیسوں سے خریدی گئی تھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دریافت کی گئی صورت میں مذکورہ دریوں کو مسجد کے لئے مارکیٹ ریٹ کے مطابق فروخت کرنا، اور کسی دوسرے کا انہیں خریدنا شرعاً جائز ہے، لیکن خریدنے والے کو چاہئے کہ وہ انہیں بے ادبی کی جگہ استعمال کرنے سے بچے۔ تفصیل اس کی یوں ہے کہ مسجد کے پیسوں سے خریدا گیا وہ سامان جو فی الحال مسجد کی حاجت سے زائد ہو اور آئندہ بھی مسجد کے استعمال میں نہ آسکے یا استعمال میں تو آسکے لیکن وقتِ ضرورت تک پڑے رہنے سے اس کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو اسے مارکیٹ ریٹ کے مطابق فروخت کرنا جائز ہے، جب فروخت کرنا جائز ہے تو دوسروں کا اسے خریدنا بھی جائز ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــہ

ابو الصالح محمد قاسم القادری

W.C کا رخ قبلہ کی جانب ہو تو کیا کریں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ ہم نے ایک نیا مکان خریدا ہے، جس کے دو واش رُوم ایسے ہیں جن میں W.C کا رُخ قبلہ کی جانب ہے، براہِ کرم یہ ارشاد فرمائیں کہ ان کے متعلّق ہمارے لئے حکمِ شَرعی کیا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

آپ کے لئے حکمِ شَرعی یہ ہے کہ آپ ان واش رومز سے W.C کا رخ فوراً درست کروائیں، اگر اسی طرح قضائے حاجت یعنی پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت قبلہ رُخ پیٹھ یا منہ کرتے رہے تو گنہگار ہوں گے، کیونکہ قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا ناجائز اور گناہ ہے اور جتنی دیر تک ان کا رُخ درست نہیں ہوجاتا اتنی دیر تک انہیں استعمال کرنے والوں پر لازم ہے کہ وہ قبلہ سے رخ بدل کر بیٹھیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــہ

ابو الصالح محمد قاسم القادری

مَدَنی منّوں اور مَدَنی مُنّیوں کے لئے

پتھر سے نکلنے والی اونٹنی

محمد بلال رضا عطاری مدنی*

اللہ پاک نے قومِ ثَمود کی ہدایت کے لئے اپنے نبی حضرتِ سیّدنا صالح علیہ الصلوۃ والسلام کو بھیجا۔ قومِ ثَمود کو اللہ کریم نے اتنی طاقت عطا فرمائی تھی کہ وہ پہاڑوں (Mountains) کو تراش کر گھر بنالیا کرتے تھے۔ حضرتِ سیّدُنا صالح علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو کفر و شرک سے بچنے کا فرمایا اور ایمان لانے کی دعوت دی تو اُنہوں نے آپ سے ایک معجزہ طلب کیا، وہ یہ تھا کہ آپ ہمارے سامنے پہاڑ کی اِس چٹّان سے ایک ایسی **اونٹنی** (Camel) نکالئے جس میں فلاں فلاں صفات ہوں، چنانچہ آپ علیہ السلام نے دُعا مانگی اور چٹان سے ویسی ہی اونٹنی نکل آئی جیسی وہ چاہتے تھے، اونٹنی نے باہر آکر ایک بچّہ بھی پیدا کیا۔ یہ معجزہ دیکھ کر کچھ لوگ ایمان لے آئے مگر باقی نہ لائے۔ اِس بستی میں ایک ہی تالاب تھا، آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے قوم سے فرمایا کہ ایک دن تالاب سے اونٹنی پانی پیے گی اور دوسرے دن قوم پیا کرے گی، اِس کے علاوہ تم لوگ اونٹنی کو نہ مارنا اور نہ ہی قتل کرنا، ورنہ عذاب آجائے گا۔ چند دن تو یہ معاملہ چلتا رہا مگر اِس کے بعد قَیدار نام کے ایک آدمی نے بستی والوں کے کہنے پر بُدھ کے دن اونٹنی کو قتل کر دیا۔ آپ علیہ السلام نے قوم سے فرمایا: تم سب تین دن بعد ہلاک ہو جاؤ گے، پہلے دن تمہارے چہرے پیلے، دوسرے دن لال اور تیسرے دن کالے ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اتوار کے دن دوپہر کے قریب ایک خوفناک آواز آئی جس سے بستی والوں کے دل پھٹ گئے۔ اس کے بعد شدید زلزلہ (Earth Quake) آیا اور پوری آبادی تباہ ہو گئی اور سب ہلاک ہو گئے۔ حضرت سیّدنا صالح علیہ الصلوۃ والسلام ایمان لانے والے چند افراد کے ساتھ پہلے ہی بستی سے روانہ ہو کر جنگل کی طرف جاچکے تھے، اس لئے یہ حضرات محفوظ رہے۔ (ماخوذ از صراط الجنان، 3/360-361۔ عجائب القرآن، ص103-104) اِس بستی کے آثار آج بھی "مَدائن صالح (عرب شریف)" میں موجود ہیں۔

اونٹنی کی خصوصیات ❀ یہ اونٹنی جنّت میں جائے گی۔ (غمز العیون البصائر، 3/239) ❀ اس اونٹنی کو قراٰن مجید میں اللہ کریم نے اپنی اونٹنی فرمایا ہے۔ (پ8، الاعراف: 73) ❀ یہ اونٹنی ایک دن میں تالاب کا سارا پانی پی جاتی تھی۔ (عجائب القرآن، ص104 ملخصاً) ❀ جس دن اس اونٹنی کے پینے کی باری ہوتی اس دن یہ اتنا دودھ (Milk) دیتی تھی کہ پورے قبیلے کو کافی ہو جاتا تھا۔ (صراط الجنان، 3/361) ❀ اس کا سینہ 60 گز کا تھا۔ (صراط الجنان، 7/141) ❀ قیامت کے دن حضرتِ سیّدنا صالح علیہ السلام اسی اونٹنی پر سوار ہو کر میدانِ محشر میں تشریف لائیں گے۔ (تاریخ دمشق، 10/459)

حکایت سے حاصل ہونے والے مدنی پھول

پیارے مَدَنی مُنّو اور مُنّیو! ◆ چٹان سے نکلنے والی یہ اونٹنی حضرتِ سیّدنا صالح علیہ السلام کا معجزہ تھی۔ ◆ اللہ کے محبوبوں سے نسبت رکھنے والی چیزیں بھی اللہ کی محبوب ہوتی ہیں اور ان کی توہین سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔ ◆ اللہ والوں سے نسبت رکھنے والی چیزوں مثلاً ان کے گھر، لباس اور استعمال کی چیزوں کا احترام کرنا چاہئے۔ ◆ اللہ والوں کے احکامات پر عمل کرنے میں بھلائی ہی بھلائی ہوتی ہے۔

* ذِمّہ دار شعبہ فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت، المدینۃ العلمیہ، کراچی

بچّو! ان سے بچو

مجلس دارالمدینہ (شعبۂ نصاب)

ٹیچر کی پیٹھ پیچھے نقل اُتارنا اچّھے کاموں میں اچّھے لوگوں کی نقل(Copy) کرنا بہت اچھی بات ہے، جیسے ہم امّی ابّو کو نماز پڑھتے دیکھیں تو ہمیں بھی اپنے پیارے اللہ کریم کو راضی کرنے کیلئے نماز سیکھ کر ابھی سے پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہئے تاکہ بڑے ہو کر ہم بھی پکّے نمازی بن جائیں۔ لیکن ہر چیز کی نقل اُتارنا اچّھی بات نہیں ہے۔ کچھ گندے بچّے ٹیچر کے جانے کے بعد کلاس رُوم میں ٹیچر کی نقلیں اُتارتے ہیں، ٹیچر کی سِیٹ پر بیٹھ جاتے ہیں، ٹیچر کی طرح شکلیں بناتے ہیں، اُن کی جیسی باتیں کرتے ہیں اور ٹیچر کا مذاق اڑاتے ہیں۔ یہ بہت بُری حرکتیں ہیں اور ٹیچر کی بے ادبی ہے۔ **یاد رکھیں!** جو بچّے اپنے ٹیچرز کا ادب نہیں کرتے وہ بڑے ہو کر اچّھے آدمی نہیں بنتے، اس لئے ہمیں اپنے ٹیچر کی نقلیں نہیں اُتارنی چاہئیں، اُن کا ادب کرنا چاہئے اور ان کی بات ماننی چاہئے۔ **دوسروں سے چیزیں مانگنا** دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانا اور مانگ مانگ کر چیزیں کھانا بہت خراب عادت ہے، سمجھدار بچّے اپنے پیسوں سے ہی چیزیں کھاتے ہیں، دوسروں سے کبھی کوئی چیز نہیں مانگتے۔ پنسل، ربڑ، شارپنر، اسکیل وغیرہ بھی اپنا لے کر آیا کریں، دوسروں سے مانگ مانگ کر استعمال نہ کریں۔ ہوم ورک کرنے کے بعد اپنی چیزیں اِدھر اُدھر نہ پھینکیں، بلکہ اچّھی طرح سنبھال کر رکھیں تاکہ گم ہو جانے کی وجہ سے دوسروں سے مانگنی نہ پڑے۔ مانگنے والا بچّہ کسی کو اچھا نہیں لگتا، ایسے بچّے سے کوئی دوستی بھی نہیں کرتا۔ **دُعا** یااللہ! ہمیں با ادب اور اچّھا بچّہ بنا! مانگ مانگ کر چیزیں کھانے اور استعمال کرنے سے بچا۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جانوروں کی سبق آموز کہانیاں

غریب کا گدھا

شاہ زیب عطاری مدنی*
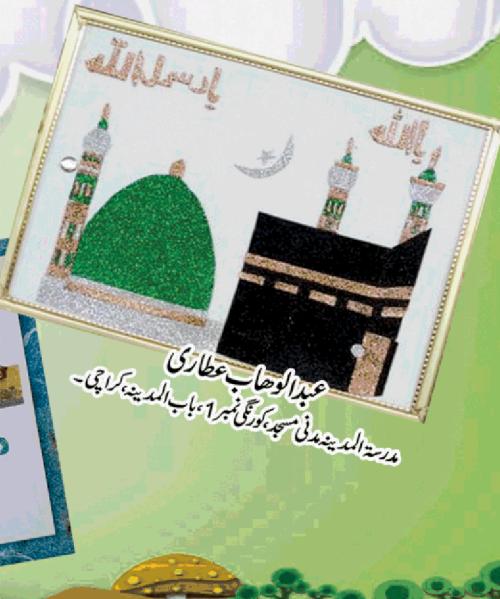
ایک غریب آدمی کا گدھا(Donkey) گھاس کم ملنے اور کام زیادہ کرنے کی وجہ سے بہت کمزور ہو گیا تھا۔ ایک دن وہ گدھا حکومتی گھوڑوں(Horses) کے باندھنے کی جگہ جا پہنچا۔ جب اُس نے دیکھا کہ کئی لوگ اِن گھوڑوں کی خدمت میں لگے ہیں، اِنہیں وقت پر گھاس دیتے، اِن کی مالش کرتے، لِید اور پیشاب صاف کرتے ہیں اور یہ گھوڑے خُوب موٹے تازے ہیں، تو کہنے لگا: اے اللہ! میں تو بھوک کی وجہ سے کمزور ہو گیا ہوں جبکہ یہ گھوڑے طرح طرح کی حکومتی خدمات کی وجہ سے موٹے تازے ہیں اور یہ کہتا ہوا چلا گیا۔

کچھ دِنوں بعد یہ حکومتی گھوڑے فوجیوں کی سواری کے لئے جنگ میں بھیجے گئے۔ جب گھوڑے جنگ سے واپس آئے اور اس گدھے کا وہاں سے گزر ہوا تو اس نے دیکھا کہ گھوڑوں کے جسموں پر تیروں اور تلواروں کے زخم ہیں، خون بہہ رہا ہے، جس کی وجہ سے وہ بہت تکلیف میں ہیں، یہ دیکھ کر گدھا کہنے لگا: اے اللہ! مجھے کم گھاس پر گزارا کرنا اور بھوک برداشت کرنا منظور ہے لیکن ان زخموں کے ساتھ یہ عیش و آرام نہیں چاہئے۔

(مثنوی کی حکایات، ص 319 تا 321 ملخصاً)

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! اس کہانی سے یہ سبق ملا کہ ہم بھی دوسرے بچّوں کے پاس اچھے کپڑے یا مہنگے کھلونے وغیرہ دیکھ کر اپنے والدین سے اُن جیسی چیزیں دلانے کی ضد نہ کریں، اللہ پاک ہمیں جس حال میں بھی رکھے خوش رہیں اور اللہ پاک کا شکر ادا کرتے رہیں کیونکہ اگر ہم شکر ادا کریں گے تو اللہ پاک ہمیں اور نعمتیں بھی عطا فرمائے گا۔ اللہ پاک ہمیں شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

پیارے مدنی مُنّو اور مدنی مُنّیو! آپ بھی اس طرح کی پیاری پیاری ڈیزائننگ بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے نیچے دیئے گئے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجئے یا اچھی سی تصاویر بنا کر واٹس اپ یا ای میل کیجئے۔ منتخب تصاویر شائع کی جائیں گی۔ Email: mahnama@dawateislami.net

ڈاک کا پتا: "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی کراچی Whattsapp: +923012619734

بسنت میلا

سید محمد شہزاد عطاری مدنی*

آج ہمارے مُعاشرے میں مسلمانوں کی اخلاقی و عملی حالت خراب ہوتی جارہی ہے، ہم اسلامی تعلیمات چھوڑ کر مغربی تہذیب و تمدّن اور اَغیار کی عادات واَطوار پر چلنے کو اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتے ہیں ان میں وہ ایّام منانا بھی شامل ہیں جن میں شریعت وسُنّت کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہوتی ہے مثلاً **"بسنت میلا"** جو کہ غیر مسلموں کے ایجاد کردہ تہواروں میں سے ایک ہے۔ **تاریخی پس منظر** پاکستان بننے سے کافی عرصہ پہلے ضیاء کوٹ (سیالکوٹ) کے ایک غیر مسلم نے حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ کی شہزادی بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی شان میں گستاخی کی، بالآخر اُس گستاخ کو پھانسی دے دی گئی۔ اُس بدبخت کے "یومِ ہلاکت" کی یاد تازہ رکھنے کیلئے غیر مسلموں نے **"بسنت میلا"** نامی تہوار کی بُنیاد رکھی۔ (بسنت میلا، ص2، مفہوماً)

فضولیات اور گناہوں کا مجموعہ اس موقع پر مختلف ہوٹلوں، کوٹھیوں، بنگلوں کی چھتوں اور پارکوں میں بے پردہ عورتوں اور مَردوں کا مخلوط (Mixed) ماحول بنایا جاتا ہے، بہت سی جگہوں پر، شراب نوشی، ناچ گانے، جوئے اور ہوائی فائرنگ جیسے فضول و گناہ کے کام کئے جاتے ہیں، رنگ برنگی پتنگوں کی خرید و فروخت پر لاکھوں کروڑوں روپے ضائع کئے جاتے ہیں نیز اس موقع پر چھت سے گرنے، پتنگ کی ڈور سے گلا کٹنے اور ہوائی فائرنگ سے کئی بے قُصور افراد کے فوت ہونے کی اطلاعات عام ہیں۔ اللہ تعالٰی ہمیں فضولیات اور گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مزید معلومات کے لئے شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"بسنت میلا"** پڑھئے۔

*شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی، المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

21 مدنی پھولوں کا گلدستہ

بُزُرگانِ دین رحمھم اللہ المبین، اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزت اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی پھول

باتوں سے خوشبو آئے

سلامتی کا راز

(1) ارشادِ امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا علیُّ المرتضی کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجھہُ الکریم: خرچ کرو، تشہیر نہ کرو اور خود کو اس لئے بلند نہ کرو کہ تمہیں پہچانا جائے اور تمہارا نام ہو بلکہ چُھپے رہو اور خاموشی اختیار کرو سلامت رہو گے۔ (احیاء العلوم، 3/339)

موت کی یاد

(2) ارشادِ حضرتِ سیّدُنا ابو دَرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ: موت کو کثرت سے یاد کرنا خوشی اور حسد کو کم کر دیتا ہے۔

(احیاء العلوم، 3/233)

شیطان کو بھگانے کا نسخہ

(3) ارشادِ حضرتِ سیّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ: جس نے اپنی خواہش کو اپنے قدموں کے نیچے رکھا شیطان اس کے سائے سے بھی بھاگتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 4/63، رقم: 4759)

بڑائی ظاہر کرنے کا وبال

(4) ارشادِ حضرتِ سیّدنا ابراہیم بن عُتْبہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ: قیامت کے دن اُس عالِم کو ندامت (شرمندگی) زیادہ ہو گی جو اپنے علم کی وجہ سے لوگوں پر بڑائی کا اظہار کرتا ہے۔

(تنبیہ المغترین، ص28)

لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی برکت

(5) ارشادِ حضرتِ سیّدُنا محمد بن سُوقہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ: جو شخص اپنے بھائی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے فائدہ پہنچاتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، 5/7، رقم: 6119)

نرم دل لوگ

(6) ارشادِ حضرتِ سیّدُنا عَون بن عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ: توبہ کرنے والوں کے ساتھ بیٹھو، بے شک! وہ لوگوں میں زیادہ نرم دل ہوتے ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء، 4/278، رقم: 5565)

مخلص کی پہچان

(7) ارشادِ حضرتِ سیّدنا معروف کَرخی علیہ رحمۃ اللہ القوی: مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیوں کو بھی ایسے ہی چھپائے جیسے کہ اپنی برائیوں کو چھپاتا ہے۔ (اخلاق الصالحین، ص23)

دِکھاوا کرنے والوں کی علامت

(8) ارشادِ حضرتِ سیّدنا فُضیل بن عِیاض رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ: اپنے علم کے ساتھ دِکھاوا کرنے والوں کی ایک علامت یہ ہے کہ ان کا علم پہاڑ جیسا اور عمل چیونٹی کے برابر ہوتا ہے۔

(تنبیہ المغترین، ص30)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کی اصل

(1) شریعت حضورِ اَقدس سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اَقوال ہیں اور طریقت حضور کے اَفعال اور حقیقت حضور کے احوال اور مَعْرِفت حضور کے علومِ بے مثال صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ واصحابہ الی مالایزال (یعنی نبیِّ کریم پر، ان کی آل پر اور ان کے اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ درود ہو) (فتاویٰ رضویہ، 21/460)

ہر مسلمان کا حق

(2) برادرانِ اسلام (اسلامی بھائیوں) کو احکامِ اسلام سے اطلاع دینی خیر خواہی ہے اور مسلمانوں کی خیر خواہی ہر مسلمان کا حق ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 16/243)

کم علم تجربہ کار

(3) بارہا تجربہ کار کم علموں کی رائے کسی انتظامی اَمر میں ناتجربہ کار ذی علم کی رائے سے صائِب تَر (یعنی زیادہ دُرست) ہوسکتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 16/128)

فُحش گوئی سے پرہیز

(4) فُحش کلمہ (یعنی بے حیائی کی بات) سے ہمیشہ اِجْتِناب (بچنا) چاہئے۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/294)

نسبت کی برکتیں

(5) محبوبانِ خدا (اللہ والے) آیۂ رحمت (یعنی رحمت کی نشانی) ہیں، وہ اپنا نام لینے والے کو اپنا کرلیتے ہیں اور اس پر نظرِ رحمت رکھتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/508)

روٹی کے چار ٹکڑے کرنا

(6) روٹی کے چار ٹکڑے کرنا کوئی ضروری بات نہیں، بائیں (اُلٹے) ہاتھ میں لے کر دَہنے (سیدھے) ہاتھ سے نِوالہ توڑنا دفعِ تکبّر (یعنی تکبّر دور کرنے) کے لئے ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 21/669)

عقلمند اور سعادت مند طالبِ علم

(7) عقلمند اور سعادت مند اگر استاذ سے بڑھ بھی جائیں تو اسے استاذ کا فیض اور اس کی برکت سمجھتے ہیں اور پہلے سے بھی زیادہ استاذ کے پاؤں کی مٹّی پر سر ملتے (یعنی ادب واحترام کرتے) ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/424)

عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن!

راہِ خدا میں فوراً خرچ کردیں

(1) اللہ پاک کی راہ میں مال خرچ کرنا، نفس پر بہت گراں (یعنی بھاری) ہوتا ہے، اس لئے جیسے ہی راہِ خدا میں خرچ کرنے کی نیّت کریں، فوراً دے دیں کیونکہ قَلْب (یعنی دل) مُتَقَلِّب ہوتا (یعنی بدلتا) رہتا ہے۔ (مَدَنی مذاکرہ، 29ربیع الاول 1437ھ)

عالمِ دین ممتاز ہوتا ہے

(2) عالمِ دین بظاہر سادہ ہو، مگر علم کی وجہ سے عام لوگوں سے ممتاز اور بہترین شخصیت ہوتا ہے۔
(مَدَنی مذاکرہ، 12ربیع الآخر 1437ھ)

اپنا وقار بلند کیجئے

(3) خُودداری اور صَبْر و قناعت سے وقار بلند ہوتا ہے۔
(مَدَنی مذاکرہ، 3ربیع الآخر 1437ھ)

نمک مناسب مقدار میں استعمال کریں

(4) کھانے میں نمک مناسب مقدار میں استعمال کرنا چاہئے کیونکہ اس کا زیادہ استعمال گُردوں کو ناکارہ کرسکتا ہے۔
(مَدَنی مذاکرہ، 21ذوالحجۃ الحرام 1437ھ)
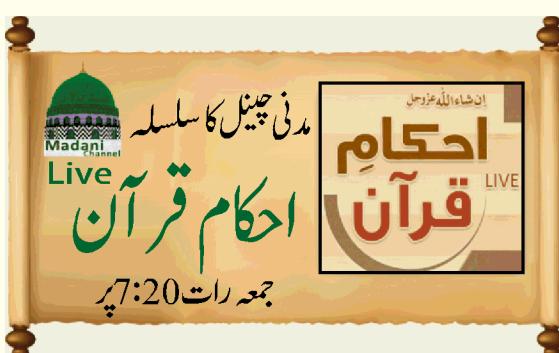
دعوتِ اسلامی کا فیضان

(5) دعوتِ اسلامی شرم و حیا اور حُسنِ اَخلاق کا دَرْس دیتی ہے۔ (مَدَنی مذاکرہ، 24جمادی الاخریٰ 1437ھ)

حسنِ سلوک

(6) ہمارے ساتھ کوئی حُسنِ سُلوک کرے یا نہ کرے، ہمیں ہر ایک کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنا چاہئے۔
(مَدَنی مذاکرہ، 12رمضان المبارک 1437ھ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالیٰ علیٰ محمَّد

درس دینے کا طریقہ

تین بار اس طرح اعلان فرمایئے "قریب قریب" تشریف لائیے۔ پردے میں پردہ کئے دوزانو بیٹھ کر اس طرح ابتدا کیجئے: (مائک استعمال نہ کریں، بغیر مائک کے بھی آواز دھیمی رکھیں، کسی نمازی وغیرہ کو تشویش نہ ہو) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اس کے بعد اِس طرح دُرُود و سلام پڑھایئے:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

اگر مسجِد میں ہیں تو اِس طرح اعتکاف کی نیّت کروایئے: نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پھر اس طرح کہئے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نگاہیں نیچی کئے توجُّہ کے ساتھ رِضائے الٰہی کیلئے علمِ دین حاصل کرنے کی نیّت سے "فیضانِ سُنّت" کا دَرس سنئے۔ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنگلی سے کھیلتے ہوئے، لباس بدن یا بالوں وغیرہ کو سَہلاتے ہوئے سُننے سے ہو سکتا ہے اس کی بَرَکتیں جاتی رہیں۔ (بیان کے آغاز میں بھی قریب قریب آجایئے کہہ کر اِسی انداز میں رغبت دِلایئے اور اچّھی اچّھی نیّتیں بھی کروایئے) یہ کہنے کے بعد فیضانِ سنّت سے دیکھ کر دُرُود شریف کی ایک فضیلت بیان کیجئے۔

پھر کہئے: صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جو کچھ لکھا ہوا ہے وُہی پڑھ کر سنایئے، آیات و عَرَبی عبارات کا صِرف ترجَمہ پڑھئے، لکھے ہوئے مضمون کا اپنی رائے سے ہرگز خُلاصہ مت کیجئے۔ دَرس کے آخر میں اِس طرح ترغیب دلایئے: (ہر مُبلِّغ کو چاہئے کہ زَبانی یاد کرلے اور درس و بیان کے آخر میں بلا کمی بیشی اسی طرح ترغیب دلایا کرے) خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عشا کے بعد بے شک وہیں آرام فرما لیجئے اور اللہ پاک توفیق دے تو تہجُّد بھی ادا کیجئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کے مَدَنی قافلے میں سنّتوں بھرا سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَریعے "نیک بننے کا نسخہ" بنام مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

آخر میں خشوع و خُضُوع (یعنی جسم و دل کی عاجزی) اور قبولیّت کے یقین کے ساتھ دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے آداب بجالاتے ہوئے بلا کمی بیشی **اس طرح دعا مانگئے:** اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ! بطفیلِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہماری، ہمارے ماں باپ کی اور ساری اُمّت کی مغفرت فرما۔ یا اللہ پاک! درس کی غلطیاں اور تمام گناہ مُعاف فرما، ہمیں عاشقِ رسول، پرہیزگار اور ماں باپ کا فرماں بردار بنا، یا اللہ پاک! ہمیں مَدَنی انعامات پر عمل کرنے، مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کی توفیق عطا فرما۔ یا اللہ پاک! مسلمانوں کو بیماریوں، قرض داریوں، بے رُوزگاریوں، بے اولادیوں، جھوٹے مقدّموں اور طرح طرح کی پریشانیوں سے نَجات عطا فرما۔ یا اللہ پاک! اسلام کا بول بالا کر۔ یا اللہ پاک! ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ یا اللہ پاک! ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا جلوۂ محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں شہادت، جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ یا اللہ پاک! مدینے کی خوشبودار ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کا واسِطہ ہماری جائز مُرادوں پر رَحمت کی نظر فرما۔

کہتے رہتے ہیں دعا کے واسطے بندے ترے
کر دے پوری آرزو ہر بے کَس و مجبور کی

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شعر کے بعد یہ آیتِ مبارک پڑھئے ﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ ﴾ (پ22، الاحزاب: 56) سب دُرُود شریف پڑھ لیں پھر پڑھئے: ﴿ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ ﴾ (پ23، الصّٰفّٰت: 180تا182) (آخر میں کلمہ پڑھ کر سنّت پر عمل کی نیّت سے منہ پر دونوں ہاتھ پھیر لیجئے)

معاشرے کے ناسور

Fourteen Harms of Music

میوزک کے 14 نقصانات

محمد آصف عطاری مدنی*

جو ناسُور ہمارے مُعاشَرے (Society) کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں، ان میں سے ایک ناسُور ساز و آواز پر مُشتمل مُوسِیقی (Music) بھی ہے جو اکثر مسلمانوں کی روٹین میں اس طرح شامل ہوگئی ہے کہ کیا مرد! کیا عورت! کیا بچّہ! کیا بوڑھا! گھر ہو یا ہوٹل، شادی ہو یا دعوت، کار، ٹرک، بس کا سفر ہو یا ہوائی جہاز کا، اسکول ہو یا کالج، فیکٹری ہو یا باربَر (حَجّام) کی دُکان، پان کا کیبن ہو یا کوئی گودام! مُوسِیقی کی دُھنیں (Tunes) جگہ جگہ سُنی جاتی ہیں۔ موبائل، آئی پیڈ، کمپیوٹر اور لیپ ٹاپ مُوسِیقی کے اِسٹوریج (گودام) بنے ہوئے ہیں۔ اگر کسی کو سمجھایا جائے تو بعض اَوقات عقل سے پیدل جواب ملتا ہے: ”مُوسِیقی تو رُوح کی غذا ہے۔“ میرے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ شے رُوح کی غذا کیسے ہوسکتی ہے جس کا آغاز شیطان نے کیا ہو!

سب سے پہلے گانا شیطان نے گایا

مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: شیطان نے سب سے پہلے نَوحَہ کیا اور گانا گایا۔ (فردوس الاخبار، 1/34، حدیث:42ملتقطاً)

دنیا کی پہلی محفلِ موسیقی کس نے سجائی؟

پہلی محفلِ مُوسِیقی (Musical Concert) بھی شیطان نے سجائی تھی جس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ اللہ پاک نے حضرتِ سیِّدُنا داؤد علٰی نَبِیِّنَاوعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کو ایسی خوش اِلحانی عطا کی تھی کہ آوازِ مبارَک سُن کر چلتا ہوا پانی ٹھہر جاتا، چَرندے اور جانور پناہ گاہوں سے باہر نکل آتے، اُڑتے پرندے گر پڑتے اور بسا اَوقات ایک ایک ماہ تک مَدہوش پڑے رہتے اور دانہ نہ چُگتے، شِیر خوار بچّے نہ روتے نہ دودھ طلب کرتے، کئی اَفراد فوت ہوجاتے حتّٰی کہ ایک بار آپ علٰی نَبِیِّنَاوعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کی پُرسوز آواز کے سبب بہُت سارے اَفراد دَم توڑ گئے۔ شیطان یہ سب کچھ دیکھ کر جَل بُھن کر کَباب ہوا جارہا تھا بالآخر اُس نے بانسری اور طَنْبُورہ بنایا اور رحمتوں بھرے اجتماعِ داؤدی کے مقابلے میں شیطانی محفلِ مُوسیقی کا سلسلہ شروع کیا، یوں اب سُننے والوں کے دو گروپ بن گئے، سعادت مند حضرات حضرتِ سیِّدُنا داؤد علٰی نَبِیِّنَاوعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام ہی کو سنتے جبکہ بدبخت اَفراد گانے باجوں اور راگ رنگ کی محافل میں شرکت کرکے اپنی آخرت خراب کرنے لگے۔ (ماخوذ از کشف المحجوب، ص457)

مُوسیقی کا شرعی حکم

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی فرماتے ہیں: (لچّے توڑے کے ساتھ) ناچنا، مذاق اُڑانا، تالی بجانا (Clapping)، سِتار (Guitar) کے تار بجانا، بَربَط (Harp)، سارَنگی (Sarangi)، رَباب (Viola)، بانسری (Flute)، قانون (ایک قسم کا باجا)، جھانجھن، بِگل (Bugle) بجانا، مکروہِ تحریمی (یعنی قریب بہ حرام ہے) کیونکہ یہ سب کُفّار کے شِعار (طور طریقے) ہیں، نیز بانسری (Flute) اور دیگر سازوں کا سُننا بھی حرام ہے اگر اچانک سُن لیا تو معذور ہے اور اس پر واجب ہے کہ نہ سُننے کی پوری کوشش کرے۔ (ردالمحتار، 9/651)

مقامِ افسوس

آج جدید ترین آلاتِ مُوسیقی (Musical Instruments)، نت نئے گلوکاروں (Singers) اور طرح طرح کی دُھنوں (Tunes) کی وجہ سے گانے باجے کا جادو سر چڑھ کر بول رہا ہے۔ کہیں اس کو تفریح (Entertainment) کا نام دیا جاتا ہے اور کہیں ثَقافت (Culture)

* مُدیر (Chief Editor) ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

کے نام پر تحفُّظ دیا جاتا ہے۔ اس شیطانی کام کو اپنانے والے گُزرے وقتوں میں عِزّت کی نگاہ سے نہیں دیکھے جاتے تھے، ان کو بھانڈ، گَوَیّا، اور ڈوم کہہ کر پُکارا جاتا تھا لیکن زمانے نے رنگ بدلا اور ان کو فنکار، ایکٹر، سِنگر، میوزِک ڈائریکٹر کے نام سے عِزّت دی جانے لگی۔

موسیقی کے 14 نقصانات

میوزِک دنیا وآخرت دونوں کے لئے نقصان دہ ہے:

(1) موسیقی سننے کے آلات DVD پلیئر اور اسپیکر وغیرہ پر کثیر رقم خرچ ہوتی ہے (2) جسمانی صحّت داؤ پر لگ جاتی ہے، ڈھول ڈھمکوں، جھانجنوں اور باجوں کی آوازیں مسلسل سننے کی بِنا پر کانوں کو نقصان پہنچتا ہے، رہی سہی کسر ہینڈ فری یا ہیڈ فون پوری کر دیتا ہے (3) سازوآواز پر مشتمل گانے صرف سُنے ہی نہیں جاتے بلکہ ویڈیو کی صورت میں دیکھے بھی جاتے ہیں، یوں موبائل، لیپ ٹاپ یا ٹی وی، ایل سی ڈی وغیرہ سے نکلنے والی شعاعیں آنکھوں کی کمزوری، جلن اور خارش کا سبب بنتی ہیں (4) گھنٹوں گانے سننے کی وجہ سے سر درد ہونے لگتا ہے اور دماغ دُکھنے لگتا ہے (5) گانے باجوں میں گزرنے والا وقت الگ سے ضائع ہوتا ہے حالانکہ یہی وقت مُفید (Useful) کاموں میں بھی خرچ کیا جاسکتا تھا (6) اس سے تعلیمی نقصان بھی ہوتا ہے کیونکہ جس کا دل گانے سننے میں لگ جائے وہ خاک پڑھائی کرے گا (7) مُوسیقی جن اَشعار پر مُشتمل ہوتی ہے وہ بھی اپنا اثر جماتے ہیں اور انسان منفی سوچ (Negative Mentality) کا شکار ہوسکتا ہے، اُداس رہنے لگتا ہے، نشے میں مُبتلا ہوسکتا ہے، بعض گانے خود کُشی (Suicide) پر اُبھارتے ہیں جن کو سُن کر خود کشی کرنے والوں کے بھی کئی واقعات ہیں (8) عشقِ مَجازی کی تباہ کاریوں میں مُوسیقی اور گانوں کا بہت بڑا کردار ہے، ہجر ووِصال، مَحبوب کے حُسن وجمال پر مُشتمل عِشقیہ گانوں کے بول موسیقی کے ساتھ سُن سُن کر نام نہاد عاشق کسی کام کے نہیں رہتے اور اپنی زندگی تباہ کر بیٹھتے ہیں (9) جس گھر میں ایک فرد بھی میوزِک سننے کا شوقین ہوگا وہ اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی ڈبو سکتا ہے، گھر میں عورتیں اور بچّے بھی تو ہوتے ہوں گے، وہ مُوسیقی کے شیطانی اَثرات سے کیونکر بچ پائیں گے! (10) جب کوئی شخص خود مُوسیقی کا رَسیا (شوقین) ہوگا وہ اپنے بچے کو کیونکر روکے گا! یوں یہ شیطانی شوق اگلی نسل (Next Generation) کو بھی منتقل ہو جائے گا (11) مُوسیقی اَخلاق کو بھی نقصان دیتی ہے چنانچہ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: گانا اور لَہو دل میں اس طرح ”نِفاق“ اُگاتے ہیں، جس طرح پانی سبزہ اُگاتا ہے۔ قسم ہے اس ”ذاتِ مُقدَّسہ“ کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بے شک قراٰن اور ذِکرُ اللہ ضرور دل میں اس طرح ایمان اُگاتے ہیں، جس طرح پانی سبز گھاس اُگاتا ہے۔ (فردوس الاخبار، 2/101، حدیث: 4204) (12) موسیقی بےحیائی میں مبتلا کردیتی ہے، جیسا کہ حضرتِ سیّدُنا امام جلالُ الدّین عبدالرحمٰن سیُوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی نَقْل فرماتے ہیں: گانے (باجے) سے اپنے آپ کو بچاؤ! کیوں کہ یہ ”حیا“ کو کم کرتے، شَہوت کو اُبھارتے اور غیرت کو برباد کرتے ہیں اور یہ شراب کے قائم مقام ہیں، اس میں نشے کی سی تاثیر ہے۔ (تفسیر در منثور، پ21، لقمان:6، 6/506) (13) بعض بڑھاپے میں بھی گانے باجے سننے سے باز نہیں آتے اور توبہ کئے بغیر دنیا سے چلے جاتے ہیں جس کا قبر وحشر میں نقصان ہوسکتا ہے۔ (14) گانوں باجوں کے اُخروی نقصانات میں سے ایک نقصان ملاحظہ کیجئے، فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو گانے والی کے پاس بیٹھے، کان لگا کر دھیان سے سنے تو اللہ عزَّوَجَلَّ بروزِ قِیامت اُس کے کانوں میں سِیسَہ (ایک دھات) اُنڈیلے گا۔ (تاریخ مدینہ دمشق، 51/263) غور کیجئے! ہمارے کانوں میں اگر یہ پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے تو کتنی تکلیف ہوگی۔

ذرا سوچئے! ❀ بعضوں کا سفر میوزِک سنے بغیر نہیں گزرتا ایسوں کو سوچنا چاہئے کہ اسی حالت میں موت آگئی تو کیا

گزرے گی! ❀ کھانے کے وقت میوزک سننے کے شوقین کو اِحساس تک نہیں ہوتا کہ وہ جس ربّ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں کھا رہا ہے اُسی کی نافرمانی کررہا ہے ❀ شادی ہال میں میوزِک کی دُھنیں بجانے پر اصرار کرنے والا دولہا غور تو کرے کہ اس کی زندگی کا نیا سفر شُروع اور نسل بڑھنے کا سامان ہورہا ہے، ایسے میں اُسے نیکیاں کرکے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضور خیر و سلامتی کی دُعائیں مانگنی چاہئے لیکن یہ اس کی نافرمانی پر کمر باندھ رہا ہے ❀ بعضوں کو سوتے وقت میوزِک سننے میں بڑا مزہ آتا ہے، حدیثِ پاک میں ہے: اَلنَّوْمُ اَخُوالْمَوت یعنی نیند موت کی بہن ہے، (مشکاۃ المصابیح، 2/336، حدیث:5654) ایسوں کو ڈرنا چاہئے کہ اگر نیند ہی نیند میں یہ موت کی وادی میں اُتر گئے تو اَنجام کیا ہوگا!

قبرستان سے آنے والی خوفناک آواز بعض لوگ خوشیاں منانے کے نام پر میوزِک فنکشن کرتے ہیں، وہ اس حکایت سے سبق سیکھیں: حضرت سیّدُنا کثیر بن ہاشم سُلمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں: بستی کے ایک شخص نے اپنی بیٹی کی شادی کے مَوقع پر اپنے گھر میں رَقص و سُرُود کی محفل برپا کی، اس گھر کے ساتھ ہی قبرستان تھا، رات کو جب یہ محفل اپنے جوبَن پر تھی تو اچانک لوگوں نے قبرستان سے ایک خوفناک آواز سنی جس سے ان کے دل دَہل گئے اور وہ ایسے خاموش ہوگئے گویا انہیں سانپ سونگھ گیا ہو، پھر قبرستان سے کسی نے یہ اشعار پڑھے:

یَااَھْلَ لَذَّۃٍ لَھْوٍ لَاتَدُوْمُ لَھُمْ ۔۔۔ اِنَّ الْمَنَایَا تُبِیْدُ اللَّھْوَ وَاللَّعِبَا

کَمْ قَدْ رَاَیْنَاہُ مَسْرُوْرًا بِلَذَّتِہٖ ۔۔۔ اَمْسٰی فَرِیْدًا مِّنَ الْاَھْلِیْنَ مُغْتَرِبَا

ترجمہ: اے لہو و لعِب کی ناپائیدار لذّتوں میں مُنہمِک لوگو! بے شک موت لہو ولعب کو ختم کردیتی ہے، کتنے ہی ایسے تھے جنہیں ہم نے اس لذّت میں مست دیکھا مگر وہ اپنے ہمراہیوں سے جدا ہو کر دنیا چھوڑ گئے۔

خدا کی قسم! ابھی چند ہی دن گزرے تھے کہ دولہے کا اِنتقال ہوگیا۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، 6/57، حدیث:12)

سب سے بڑا نقصان بعض گانے ایسے کفریہ اشعار پر مبنی ہوتے ہیں کہ جنہیں دلچسپی سے سننے والا، پڑھنے والا اور گانے والا ایمان جیسی اَنمول دولت سے محروم ہوجاتا ہے جس کی تفصیل امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"گانوں کے 35 کفریہ اشعار"** میں دیکھی جاسکتی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُننا ہی ہے تو حمد، نعت اور مَنقبت وغیرہ کے اشعار جائز طریقے پر اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ سنئے، یہ آوازیں کانوں میں رَس بھی گھولیں گی اور آخرت میں ذَریعہ نَجات بھی بنیں گی، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

اللہ تعالٰی ہمیں میوزِک سننے اور گانوں کی ویڈیو دیکھنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میں گانے باجوں اور فلموں ڈِراموں کے گُنہ چھوڑوں
پڑھوں نعتیں کروں اکثر تلاوت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص331)

اپریل فُول (April fool)

یکم (1st) اپریل کو نادان لوگ دوسروں کو پریشان کردینے والی جھوٹی خبر سُنا کر اور مختلف انداز سے دھوکا دے کر خوش ہوتے اور اسے اپریل فُول کا نام دیتے ہیں۔ اس قسم کا مذاق بسا اوقات جان لیوا ثابت ہوتا ہے نیز اس سے مسلمانوں کو تشویش و پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا اور ان کی دل آزاری بھی ہوتی ہے۔ یاد رکھئے! کسی مسلمان سے ایسا مذاق کرنا جس سے اس کی دل آزاری ہو، ناجائز و حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب **"تکلیف نہ دیجئے"** اور ماہنامہ فیضانِ مدینہ مارچ 2017 میں **"اپریل فُول"** کے عنوان سے مضمون کا مطالعہ کیجئے۔

Read The Holy Quran with Tafseer

قراٰن پڑھئے! تفسیر کے ساتھ

محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

قراٰن سمجھنا ضروری کیوں؟ جہاں قراٰن کو دیکھنا، پڑھنا اور چھونا عبادت ہے وہیں اس میں غور فکر کرنا، اسے سمجھنا اور اس کے احکامات پر عمل کرنا بھی باعثِ اَجر و ثواب ہے۔ قراٰن میں غور و فکر کرنا اعلیٰ دَرَجے کی عبادت ہے۔ امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں کہ ایک آیت سمجھ کر اور غور و فکر کرکے پڑھنا بغیر غور و فکر کئے پورا قراٰن پڑھنے سے بہتر ہے۔(احیاء العلوم، 5/170) یاد رکھئے! قراٰنِ کریم تمام عالَم کے لئے ہدایت و رہنمائی کا ذریعہ ہے اس لئے اس نے تمام اِنسانوں کو مُخاطب کیا اور اُنہیں ایسے اُصول عطا کئے جو دنیا و آخرت بہتر بنانے میں معاون و مدد گار ثابت ہوتے ہیں۔ قراٰنِ کریم نے براہِ راست اِنسان کے اَفکار، اَعمال اور کِردار پر اَثر کیا، غور و فکر کرنے والوں کی دِلوں میں اپنا نور داخل کرکے جہالت کا اندھیرا ختم کیا، سخت دِلوں کو نرم کیا اور انسان کو معاشرے کا ایک مُنَظَّم، مُتحرِّک (Active) اور دوسروں کے لئے فائدہ مند فرد بننے کے لئے روشن ہدایات عطا کیں۔ **تفسیر کی اہمیت** قراٰنِ پاک کی من مانی تشریح کرنے اور اپنے نقطۂ نظر کو مُسَلَّط کرنے یا اسلام سے مُتَصادِم (ٹکرانے والے) نظریات کا پرچار کرنے کے لئے غلط وضاحت کرنا سخت حرام ہے، چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاک کلام قراٰنِ مجید کو سمجھانے کے لئے جلیلُ القدر عُلمائے کرام نے عظیمُ الشّان تفاسیر تحریر فرمائیں تاکہ فیضانِ قراٰن عام ہو اور غلط تشریحات کرکے تباہی کی طرف دھکیلنے والے اِنسان نُما شیطانوں کا راستہ بھی روکا جاسکے۔ آج بھی علمِ دین کے شائقین تفسیرِ جلالین اور تفسیرِ بَیضاوی شریف جیسی کتابیں ماہر عُلمائے کرام کی صُحبت میں سالہا سال رہ کر سمجھتے ہیں۔ **تفسیر پڑھنے کے 9 مدنی پھول** **1** مُطالعہ کے لئے صرف اور صرف علمائے اہلِ سُنّت کی تفاسیر کا ہی اِنتخاب کیجئے جیسے صدرُ الافاضِل حضرت علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادِی کی تفسیر خزائنُ العرفان، مشہور مُفَسِّر حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنِی کی تفسیر نُور العِرفان اور مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری مدظلہ العالی کی تفسیر صراطُ الجِنان اپنی مثال آپ ہیں۔ **2** تفسیر کے روزانہ مُطالعے (Study) کے لئے ایک وقت مُقرّر کیجئے۔ **3** مُطالَعہ کے لئے صَفحات یا آیات مُختص کیجئے۔ امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مَدنی اِنعامات کے مُطابِق اگر روزانہ تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھی جائیں تو اس میں کافی آسانی رہے گی۔ **4** جو سمجھ آئے اس پر اللہ تعالٰی کا شُکر ادا کیجئے اور اگر کوئی بات سمجھ نہ آئے تو عُلمائے اہلِ سُنّت سے رابطہ کیجئے۔ **5** اہم باتیں نوٹ کرنے کے لئے یاد داشت کے صَفحات بنالیجئے(مکتبۃ المدینہ کی مَطبوعہ کُتُب میں یہ صفحات موجود ہوتے ہیں)۔ **6** پندرہ دن بعد یادداشت والے صفحات کا مُطالَعہ کیجئے تاکہ بار بار مُطالعے سے یہ یادداشتیں ذِہن میں نَقْش ہوجائیں۔ **7** کم از کم تین آیات کی تفسیر پڑھنے کے بعد ان کے مَضامین، قراٰنی قصّے یا ان میں بیان کردہ اَحکامات آنکھیں بند کرکے ذِہن میں دُہرا لیجئے، اگر مُستقل مزاجی (یعنی پابندی) سے یہ طریقہ اختیار کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے علم میں تَرقّی محسوس کریں گے۔ **8** مُطالَعے کے دوران آیت کی وَضاحت میں وہی سمجھئے جو تفسیر میں لکھا ہو، اپنی طرف سے کوئی وَضاحت ذِہن میں بٹھانے سے گُریز کیجئے۔ اسی طرح خود اپنی جانب سے تفسیری پوائنٹ و مسائل مَت نکالئے۔ **9** مُطالعہ سے قبل بارگاہِ الٰہی میں دُرست سمجھنے اور مُطالعے کے بعد حافِظے میں محفوظ رہنے اور اس پر عمل کرنے کی دعا کیجئے۔

* ذمہ دار شعبہ فیضان اولیا و علما، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

داماد کو کیسا ہونا چاہئے؟

راشد علی عطاری مدنی*

فرضی حکایت طارق صاحب کی نئی نئی شادی ہوئی تھی اور آج سُسرال میں ان کی دعوت تھی، کئی اچھّے اچھّے کھانے اور میٹھی ڈشیں (Sweet Dishes) تیار کی گئی تھیں، مگر داماد صاحب کچھ زیادہ ہی نخرے دکھا رہے تھے اور ہر کھانے پر تبصرہ کرنا ضروری سمجھ رہے تھے کہ فلاں کھانا چٹ پٹا نہیں ہے، کسی میں مرچیں کم ہیں تو کسی میں زیادہ، کسی میں نمک کم ہے تو کسی میں بوٹیاں کم، میٹھا تو انہیں ایک آنکھ نہیں بھایا۔ جاتے جاتے بھی یہ کہہ گئے کہ پینے کا پانی زیادہ ٹھنڈا نہیں تھا۔ سسرال والے اتنی آؤ بھگت کرنے کے باوجود بھی ان کی باتیں خاموشی سے سنتے رہے کہ داماد ہیں، کچھ جواب دیں گے تو بیٹی کو ساری زندگی طعنے ہی سننے کو ملیں گے کہ تمہارے گھر والوں نے میری عزّت نہیں کی وغیرہ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد ہر کسی کو پیاری ہوتی ہے، اسی لئے جہاں ماں باپ کی کوشش ہوتی ہے کہ اچّھی بہو گھر لے کر آئیں وہیں یہ خواہش بھی ہوتی ہے کہ ہماری بیٹی کے لئے ایسا گھر ملے جہاں وہ خوش و خرم زندگی گزار سکے، لاڈ پیار سے پالی ہوئی بیٹی کے لئے اچّھے سے اچّھا رشتہ تلاش کرتے ہیں اور عمر بھر سُکھی رہنے کی دعائیں دیتے ہوئے اسے رخصت کرکے سکھ کا سانس لیتے ہیں۔ لیکن جب داماد ان کی لاڈلی بیٹی کو خوشیوں کے بجائے دکھ دیتا، بے جا ظلم کرتا اور سسرالی رشتے داروں کو کسی خاطر میں نہیں لاتا تو ماں باپ کا سکھ کا سانس دکھ کے طوفانوں میں بدل جاتا ہے۔

یاد رکھئے! دینِ اسلام کی تعلیمات اوپر ذکر کی گئی حکایت سے یکسر مختلف ہیں۔ اسلام ہمیں باہمی تعلقات و رشتہ داریوں کو نبھانے اور ان کا پاس و لحاظ رکھنے کی تعلیم دیتا ہے، رشتوں میں سے سسرالی رشتے کی بڑی اہمیت ہے، اللہ تعالٰی کا فرمان ہے: ﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًاؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور وہی ہے جس نے پانی سے بنایا آدمی پھر اُس کے رشتے اور سسرال مقرر کی۔(پ19، الفرقان:54)

سسرالی رشتے کا ادب و احترام خود سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک فرمان سے ملتا ہے چنانچہ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: تم مصر فتح کرو گے، جب تم اسے فتح کرو تو وہاں کے لوگوں سے بھلائی کرنا کیونکہ ان (اہلِ مصر) کا احترام ہے اور قرابت داری ہے یا فرمایا کہ سسرالی رشتہ ہے۔(مسلم، ص1056، حدیث:6494)

اس حدیثِ پاک کی شرح میں حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنَّان فرماتے ہیں: "یعنی اگرچہ مصر (Egypt) والے معاملات میں سخت ہیں ان کے مزاج بھی سخت ہیں طبیعت بھی تیز ہے مگر تم ان کی سختی برداشت کرنا ان سے برتاؤ اچھا کرنا ان کی سختی کا بدلہ نرمی سے کرنا، (کیونکہ) ہم کو مصر والوں سے دو طرح تعلّق ہے ایک یہ کہ (حضرتِ سیّدتنا) ماریہ قِبْطِیہ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) مصر سے آئی تھیں جن کے بَطْن شریف سے (حضرت سیّدنا) ابراھیم ابنِ رسول اللہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) پیدا ہوئے، دوسرا تعلق یہ ہے کہ ہماری دادی صاحبہ حضرتِ ہاجرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا مصر ہی سے تھیں، وہ ہماری دادی کا وطن ہے لہٰذا ان لوگوں سے ہماری قرابت داری بھی ہے۔ (مزید فرماتے ہیں) مسلمان کو چاہئے کہ اپنے نسبی رشتہ کی طرح سسرالی رشتہ کا بھی احترام کرے، ساس سسر کو اپنا ماں باپ سمجھے، ان کے

*ناظم ماہنامہ فیضانِ مدینہ، المدینۃ العلمیہ کراچی

قرابت داروں کو اپنا عزیز جانے بلکہ ان کی بستی کا، وہاں کے باشندوں کا احترام کرے کہ وہ ساس وسسر کے ہم وطن ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/231 ماخوذاً)

چنانچہ جب حضرت سیّدنا عَمْرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سپہ سالاری میں صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے مصر کا محاصرہ کیا تو حملہ کرنے سے پہلے اعلان کیا: "ہمیں رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قِبْطِیوں (اہلِ مصر) کے ساتھ بھلائی کا حکم دیا ہے کیونکہ ان کا احترام ہے اور قرابت داری ہے"۔ یہ سن کر ان کے راہبوں نے کہا: "اس قدر دُور کی قرابت داری کا لحاظ تو انبیا اور انبیا کے پیروکار ہی کرتے ہیں"۔ (تاریخ طبری، 4/107)

اسی طرح سُسرالی رشتے کی عزّت و توقیر کا ایک مُظاہرہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے غزوۂ مُرَیْسِیْع کے موقع پر بھی کیا، چنانچہ جب غزوۂ مریسیع کے موقع پر قبیلہ بنی مُصْطَلِق کے لوگ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے قیدی تھے اور رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس قبیلے کے سردار کی بیٹی حضرت سیدتنا جویریہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے نکاح فرما کر انہیں اُمّہاتُ الْمؤمنین میں شامل فرمایا تو صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے "اَصْھَارُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (یعنی یہ ہمارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سسرالی رشتے دار ہیں)" کہتے ہوئے سب قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ (ابوداؤد، 4/30، حدیث: 3931 ماخوذاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تعلیماتِ اسلامیہ اور اعلٰی اخلاق و تہذیب کی رُو سے ایک داماد کو سسرال کے حق میں کیسا ہونا چاہئے؟ اس حوالے سے **14 مدنی پھول** پیشِ خدمت ہیں:

(1) داماد کو نیک سیرت، بااخلاق، خوش مزاج اور خیر خواہ ہونا چاہئے۔ (2) بعض داماد سسرال جاتے ہیں تو ایسی ٹھاٹھ باٹھ سے جاتے ہیں جیسے یہ بادشاہ سلامت ہیں اور سسرال والے ان کی رعایا، پھر وہاں جا کر ایک کے بعد دوسرا حکم ان کی زبان پر جاری ہوجاتا ہے اور جہاں ذرا بھی حکم عدولی ہوئی مابدولت کے ماتھے پر سِلْوٹیں آگئیں اور ایسے ناراض ہوتے ہیں کہ بات چیت تک خَتْم کر کے بیوی کو میکے جانے سے روک دیتے ہیں، ایسا کرنا شرعی و اخلاقی اعتبار سے انتہائی نامناسب ہے۔ (3) داماد کو چاہئے کہ ساس اور سسر کو اپنے ماں باپ کی طرح سمجھے اور عزّت کرے۔ حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: یاد رکھو کہ دنیا میں انسان کے چار باپ ہوتے ہیں: ایک تو نسبتی باپ، دوسرے اپنا سسر، تیسرے اپنا استاد، چوتھے اپنا پیر۔ اگر تم نے اپنے سسر کو بُرا کہا تو سمجھ لو کہ اپنے باپ کو برا کہا۔ (اسلامی زندگی، ص68) (4) سسرال میں کوئی بیمار ہو بالخصوص ساس یا سسر اور انہیں اپنی بیٹی کی خدمت کی حاجت ہو تو داماد کو چاہئے کہ بیوی کو ان کے پاس جانے دے۔ (5) انہیں کسی کام میں اس (یعنی داماد) کی ضَرورت ہو تو اچھے مشورے دے اور ممکن ہو تو آگے بڑھ کر کام کروائے۔ (6) ان کی خوشی و غمی میں حتّی الْاِمکان شرکت کرے۔ (7) سسرال والے مالی مشکلات کا شکار ہوں اور داماد استطاعت رکھتا ہو تو ان کی مدد کرے۔ (8) ان کے ساتھ (شَرْعی اجازت کے ساتھ) کچھ نہ کچھ تحفوں (Gifts) کا تبادلہ کرتا رہے تاکہ آپس میں محبت قائم رہے۔ (9) سسرال اور والدین کی آپس میں کوئی ناچاقی ہوجائے تو جانبداری سے کام نہ لے بلکہ دونوں طرف مُثبت انداز اختیار کرے اور باہمی صُلْح اور خوشگوار تعلّقات کی کوشش کرے۔ (10) سسرال والے اگر امیر ہوں تو ان کے مال پر نظر نہ رکھے اور اپنے اندر خودداری پیدا کرے۔ (11) سسرال کی حمایت میں اپنے والدین اور بہن بھائیوں کی یا اِن کی حمایت میں سسرال کی مخالفت ہرگز نہ کرے، اپنا پرایا خاندان نہ دیکھے بلکہ یہ دیکھے کہ دونوں طرف مسلمان ہیں۔ (12) ہمیشہ سسرال ہی میں نہ پڑا رہے بلکہ اپنے والدین، بہن بھائیوں اور رشتے داروں پر بھی توجہ رکھے، اسی طرح ہر دوسرے دن بلاوجہ آنا جانا بھی قدر کھو دیتا ہے اس کا بھی خیال رکھے، نہ تو ہر روز سسرال چلا رہے اور نہ ہی برسوں کی دوری رکھے۔ (13) سسرال سے ہمدردی و حسن

سلوک کے ساتھ ساتھ شریعت کی پاسداری بھی ضَروری ہے لہٰذا اسسرال کے نامحرم رشتہ داروں سے ضَرور پردہ کرے۔

(14) ماں باپ اپنی بیٹی کو جہیز میں جو چاہیں دیں، لیکن داماد کا خود کسی چیز کا مطالبہ کرنا انتہائی نامناسب ہے بلکہ اکثر صورتوں میں رشوت ہے، ایسے داماد کبھی بھی سسرال کی نظر میں مُعزّز (عزّت والے) نہیں ہوسکتے، کئی دفعہ تو ایسے مطالبات کی بنیاد پر رشتے مکمل ہونے سے پہلے ہی ختم ہوجاتے ہیں۔

حکایت پنجاب، پاکستان کے ایک دیہات میں شادی سے چند دن پہلے لڑکی والے جہیز کا سامان لڑکے والوں کے گھر بھیجنے کی تیاریاں کررہے تھے کہ لڑکے نے اپنی ہونے والی ساس کو فون کیا اور بہانے بہانے سے فریج کا مطالبہ کیا، وہ سن کر خاموش رہی، دوسرے دن پھر فون کیا اور موٹر سائیکل کا مطالبہ رکھ دیا، اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور مطالبہ کرے، غم سے بھری ماں نے اپنے بیٹے اور شوہر سے اس کا تذکرہ کیا، بیٹے نے ایسے لالچی لوگوں سے فوراً رشتہ توڑنے کا کہا، وہیں شادی کی تیاریوں میں مصروف لڑکی کے ماموں سے بات کی گئی اور ہاتھوں ہاتھ اس کے بیٹے سے لڑکی کا رشتہ طے کردیا گیا، یوں لڑکی تو مقررہ دن پر ہی نکاح کے بعد رخصت ہوگئی جبکہ فریج اور موٹر سائیکل کی فرمائشیں کرنے والا شخص ملنے والی دلہن سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا۔

تیمّم کا طریقہ

محمد آصف خان عطاری مدنی*

امّتِ محمدیہ کی فضیلت فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے کہ ہمیں تین چیزوں کے ذریعے دوسری اُمّتوں پر فضیلت دی گئی: (1) ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کے مثل کی گئیں (2) ہمارے لئے تمام زمین مسجد کردی گئی اور (3) جب ہمیں پانی نہ ملے تو زمین کی خاک ہمارے لئے پاک کرنے والی بنائی گئی۔ (مسلم، ص210، حدیث:1165)

تیمّم میں تین فرض ہیں (1) نیّت (2) پورے چہرے پر ہاتھ پھیرنا (3) دونوں ہاتھوں کا کُہنیوں سمیت مسح کرنا۔

تیمّم کا طریقہ تیمّم کی نیّت کیجئے (نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے بھی کہہ لیں تو بہتر ہے۔ مثلاً یوں کہہ لیں: بے وُضوئی یا بے غسلی یا دونوں سے پاکی حاصل کرنے اور نماز جائز ہونے کے لئے تیمّم کرتا ہوں) پھر بِسْمِ الله پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں کُشادہ کرکے کسی ایسی پاک چیز پر جو زمین کی قسم (مثلاً پتھر، چُونا، اینٹ، دیوار اور مٹّی وغیرہ) سے ہو، مار کر لَوٹا لیجئے (یعنی آگے بڑھایئے اور پیچھے لایئے)۔ اگر زِیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیجئے اور اُس سے سارے مُنہ کا اِس طرح مَسح کیجئے کہ کوئی حِصّہ رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رَہ گئی تو تیمّم نہ ہوگا۔ پھر دوسری بار اسی طرح ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخُنوں سے لے کر کُہنیوں سمیت مَسح کیجئے۔ (بہارِ شریعت، 1/353، 354، 356 ملخصاً)

تیمّم کن صورتوں میں جائز ہے؟ اور تیمّم کے مزید ضروری احکام جاننے کیلئے بہارِ شریعت جلد 1، صفحہ 344 تا 360 اور نمازکے احکام، صفحہ 126 پڑھئے۔

* ناظمِ المدینۃ العلمیہ، بابُ المدینہ، کراچی

مسلمان کی خیرخواہی

عبدالماجد نقشبندی عطاری مدنی*

کسی مسلمان کی پریشانی دور کرنا، مصیبت اور تکلیف میں اس کی مدد کرنا، دُکھیارے کا دکھ بانٹنا، بھٹکے ہوئے مسلمان کو راستہ بتادینا الغرض کسی بھی نیک اور جائز کام میں مسلمان بھائی کی مدد کرنا نہایت اجر و ثواب کا باعث ہے، چنانچہ سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو نَفْع پہنچا سکتا ہو تو اُسے نَفْع پہنچائے۔(مسلم، ص931، حدیث: 5731) مسلمان بھائی کی خیرخواہی کی مختلف صورتیں ہیں، مثلاً:

مسلمان کی پریشانی دُور کیجئے انسان پر بسا اوقات مختلف پریشانیاں آتی ہیں، کبھی بیماری تو کبھی قرضداری، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دورانِ سفر گاڑی یا موٹر سائیکل کا پٹرول ختم ہو جاتا ہے اور دُور تک پٹرول دستیاب نہیں ہوتا ایسی صورت میں اگر ہم کسی مسلمان کی پریشانی دُور کرسکتے ہوں تو اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس کی پریشانی دُور کرکے اجر و ثواب کا حقدار بننا چاہئے، فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو کسی مسلمان کی پریشانی دور کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کی پریشانیوں میں سے اس کی ایک پریشانی دور فرمائے گا۔(مسلم، ص1069، حدیث:6578)

بھوکے کو کھانا کھلائیے حدیثِ پاک میں بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانے والے کیلئے جنّتی نعمتیں عطا کئے جانے کی بشارت ہے، چنانچہ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنّت کے پھل کھلائے گا اور جو کسی پیاسے مسلمان کو سیراب کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے پاکیزہ شراب پلائے گا۔(ابوداؤد، 2/180، حدیث:1682)

قرض کے ذریعے مدد کیجئے ضرورت مند مسلمان بھائی کی قرض کے ذریعے بھی مدد کی جاسکتی ہے چُنانچہ اللہ کریم کے محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تین طرح کے مؤمنوں کو اجازت ہوگی کہ وہ جنت کے جس دروازے سے چاہیں داخل ہوجائیں اوران کا جنتی حُور کے ساتھ نکاح کیا جائے گا۔ ان میں سے ایک حاجت مند کو پوشیدہ قرض دینے والا بھی ہے۔
(مسند ابی یعلٰی، 2/196، حدیث: 1788، ملتقطاً)

تنگدست قرض دار کی رعایت کیجئے اسلام نے حاجت مند مسلمان کو قرض دینے کی نہ صرف ترغیب دی ہے بلکہ مقروض کے ساتھ حُسنِ سُلوک اور تنگدَسْت قرضدار کے ساتھ رعایت کرنے پر اجر و ثواب کی بِشارت بھی عطا فرمائی ہے چنانچہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کے قَرض میں کمی کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے قیامت کے دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (ترمذی، 3/52، حدیث:1310)

مظلوم مسلمان کی مدد کیجئے حدیثِ پاک میں مظلوم کی مدد کا حکم بھی دیا گیا ہے چنانچہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: مجھے میری عزّت وجَلال کی قسم! میں جلدی یا دیر میں ظالم سے بدلہ ضرور لوں گا اور اُس سے بھی بدلہ لوں گا جو باوُجودِ قدرت مظلوم کی مدد نہیں کرتا۔
(معجم اوسط، 1/20، حدیث:36)

شارحِ بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مسلمان کی مدد، مدد کرنے والے کے حال کے اعتِبار سے کبھی فرض ہوتی ہے کبھی واجب کبھی مُستحب۔
(نزھۃ القاری، 3/665)

اُمّتِ محبوب کا یارب بنا دے خیر خواہ
نفس کی خاطر کسی سے دل میں میرے ہو نہ بیر

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص233)

* شعبہ فیضانِ صحابہ واہلِ بیت، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

بیماری کے وُجود کے لئے یہ ضَروری نہیں کہ ہمیں اس کے وجود کا علم بھی ہو۔ بیسیوں بیماریاں ایسی ہیں جن میں مبتلا شخص موت کے کَنارے پہنچا ہوتا ہے، لیکن اسے مرض کی خبر تک نہیں ہوتی، جیسے کینسر، ایڈز اور ہیپاٹائٹس کا شکار بہت سے لوگوں کو مرض کا علم اُس وقت ہوتا ہے جب ڈاکٹر کہتے ہیں کہ آپ کی زندگی تین یا چھ مہینے باقی رہ گئی ہے، یونہی اچھا بھلا آدمی اپنے کام کاج سے واپس آتا ہے، کھانا کھانے کے چند منٹ بعد باتیں کرتے کرتے اچانک سینے پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے: ”مجھے یہاں درد ہورہا ہے“، گھر والے بھاگ کر ہسپتال لیجانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن مریض زندگی کی بازی ہار چکا ہوتا ہے اور گھر والوں کو تب عِلم ہوتا ہے کہ مرحوم کے دل کی شِریانیں بند تھیں، لیکن ایسی اَموات میں افسوس اُس وقت بڑھ جاتا ہے جب مرض پیدا کرنے کے جُملہ اسباب پائے جارہے ہوں: گھی میں تَلی چیزیں صبح و شام کھانے کا معمول ہو، وَزن بڑھتا جارہا ہو، چلنا پھرنا مشکل ہو، وزن اٹھانے کا کوئی کام نہ ہوسکتا ہو، لیکن اس کے باوجود وہ شخص اپنا طرزِ زندگی (Life Style) نہ بدلے اور صحّت پر توجہ نہ دے۔ ایسی صورت میں ہارٹ اٹیک سے کوئی مرجائے تو کہا جاتا ہے: اِس نے اپنے ہاتھوں خود کو ہلاکت میں ڈالا۔

مُعاشَروں کی صورتِ حال بھی ایسی ہی ہوتی ہے کہ اس کا وجود مُہلِک اَمراض کی وجہ سے تباہی کے کَنارے پہنچ چکا ہوتا ہے لیکن افراد کی اکثریت خوابِ خرگوش کے مزے لُوٹ رہی ہوتی ہے، پھر جب اچانک معاشَرتی مرض کی کوئی خطرناک نشانی ظاہر ہوتی ہے تو ہر کوئی پکار اُٹھتا ہے کہ ہائے! یہ ہمارے معاشرے کو کیا ہوا؟ کیا ہم اتنے گر چکے ہیں؟ کیا ہمارے معاشرے میں ایسے درندے پائے جاتے ہیں؟ یہ انسان نہیں، شیطان ہیں، بھیڑیے ہیں، جانور ہیں، وغیرہا، لیکن یہ سب باتیں خود کو بیوقوف بنانے کے سِوا کچھ نہیں، کیونکہ افراد کے مرض میں تو لاعلمی مانی جاسکتی ہے لیکن لاکھوں افراد پر مشتمل معاشرے میں ایک مرض گلی گلی پایا جاتا ہو، اُس کے اسباب و علامات سب نمایاں ہوں اور پھر بھی لوگ بے خبری کا دعویٰ کریں، تو یہ سراسر جھوٹ ہے۔

یہی صورتِ حال ہمارے ہاں اِس وقت پائی جارہی ہے کہ برسوں سے جبری زیادتی، بچوں اور بچیوں کے ساتھ شیطانی حرکتوں کے واقعات رُونُما ہورہے ہیں، لیکن اکثریت کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑتا، بس چند دن احتجاج کیا، میڈیا نے ریٹنگ کی دوڑ لگائی، اور پھر ”یا شیخ اپنی اپنی دیکھ“ پر عمل پیرا ہوگئے۔ مسئلے کا حقیقی اور دیرپا حل تلاش کرنے میں دلچسپی ہے، نہ اس کی فرصت، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایسے واقعات بڑھتے جارہے ہیں۔

اب قصور شہر میں ایک نہایت بھیانک، وحشیانہ اور ظالمانہ واقعہ ہوا جس کے خلاف پوری قوم سراپا احتجاج بن گئی اور

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

”پکڑو، مارو، لٹکاؤ، اُڑادو“ کے نعرے مارنے لگی لیکن سُوال یہ ہے: کیا ایسا واقعہ پہلی مرتبہ ہوا ہے؟ کیا یہ کسی دوسرے ملک سے آئے شخص نے کیا ہے؟ کیا ہمارے ہاں مخصوص واقعہ کا مُرتکِب شخص ہی ایسی ذِہنیّت رکھتا ہے اور بقیہ تمام لوگوں کے ذِہن تقویٰ و طہارت سے لبریز اور شرم و حیا سے مَعمُور ہیں؟ کیا ایسی بے حیائی اور سنگدلی کے حقیقی اسباب کا ہمیں علم نہیں؟ کیا اس کے اسباب کسی دوسری دنیا سے اُتر کر آتے ہیں؟ افسوس کہ سب سُوالوں کا جواب ہمارے خلاف جاتا ہے۔ یہ پہلا واقعہ نہیں، یہ بیرونِ ملک کے کسی شخص نے نہیں کیا، یہ صرف ایک ہی شخص ایسی گندی ذہنیت رکھنے والا نہیں ہے، اِس شیطانیت کے اسباب ہم پر پوشیدہ نہیں ہیں، ہماری اکثریت اُن اسباب کے خاتمے کی کوئی کوشش نہیں کر رہی۔

گندی ویب سائٹس دیکھنے میں پہلے پانچ نمبروں میں رہنے والے ہمارے ملک کے کثیر باشندوں میں شرم و حیا اور تقویٰ و طہارت کس قدر پایا جاسکتا ہے، اس کا اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں۔ دوٹوک الفاظ میں یہ بات واضح ہے کہ بچّوں سے زیادتی اور قتل کے پیچھے سب سے بڑا سبب بے حیائی کی کثرت ہے جس کے یقینی طور پر حقیقی اسباب یہ ہیں کہ ٹی وی اور اخبارات میں کار، موٹر سائیکل، مکان کے اشتہارات سے لے کر ملبوسات، صابن، شیمپو، چائے، ٹافیوں تک کے اشتہارات بے پردہ عورتوں کی اُچھل کود یا شہوانی اداؤں سے مُزَیَّن ہیں، بلکہ ٹی وی چینلز کا کاروبارِ حیات اِسی بے حیائی سے بھرے اشتہارات پر چل رہا ہے۔ ملک میں روشن خیالی اور لبرل اِزم کو پھیلانے کے لئے کنسرٹ (گانے بجانے کی محفل)، فلموں کے تشہیری پروگرام، فیشن شوز مُنعقد اور سینما کی رونقیں بحال کرنے کی پوری کوششیں کی جارہی ہیں۔ اخبارات کے ہفتہ واری میگزین کے سرِوَرق جذبات بھڑکانے والی تصاویر کے بغیر چھپتے ہی نہیں۔ فلمیں اور ڈرامے، ناجائز محبتیں سکھانے اور شرم و حیا کو جلا وطن کرنے کے مشن پر پوری تَنْدَہی کے ساتھ گامزن ہیں۔ خبریں سنانے کے لئے بھی نیوز کاسٹر کا سر دوپٹے سے خالی ہونا دِن بدِن ضروری ہوتا جارہا ہے۔ کھیلوں کا افتتاح و اِختتام، ناچنے اور نچانے والے پروگراموں کے بغیر شروع نہیں ہوسکتا۔ کھیل کے میدانوں کا مُوسیقی سے گونجنا ضَروری ہے۔ کرکٹ کے ہر اہم سین پر بے حیا عورتوں کا عُریاں رقص ضروری ہے۔ انٹرنیٹ کا گندے سے گندا استعمال پوری سہولت سے مُیَسَّر ہے۔ شَہوانی مناظر سے تسکین پانے کے لئے سوشل میڈیا کے اکاؤنٹس اور پیجز سے چپکے رہنا عام ہے۔ اسکول اور کالج کی تعلیم، طلبہ و طالبات کے پارکوں میں اکٹھے گھومنے، درختوں کے نیچے بیٹھنے، کیفے ٹیریا میں مستی مذاق کئے بغیر پوری نہیں ہوتی۔ دوسری طرف اسکول کالج میں شرم و حیا، دین و اخلاق کی تعلیم کا فُقدان اور لبرل اِزم کے چرچے ہیں، قرآن و سیرت کے مضامین برائے نام پڑھائے جاتے ہیں، اخلاقی تربیّت پر توجّہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اِس سارے منظر کو سامنے رکھ کر تَفَکُّر فرمالیں کہ قصور شہر جیسے واقعات ہوں گے یا نہیں؟ اور ایسے گھناؤنے واقعات کا حقیقی سبب بڑھتی ہوئی بے حیائی اور لبرل ازم کو پروان چڑھانے کی کوششیں ہیں یا نہیں؟ واقعات پر غم و غصّہ دِکھانے سے زیادہ اہم اُن کے اسباب کا تدارُک ہے، ورنہ یاد رکھیں کہ ایسے واقعات ہوتے رہیں گے اور بعید نہیں کہ یہ آگ دوسرے شہر سے آپ کے شہر اور وہاں سے آپ کے گھر تک پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے دین، ایمان اور عزّت و آبرو کی حفاظت فرمائے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: ”تم میں ہر کوئی نگہبان ہے اور تم میں سے ہر شخص سے اس کی رعایا کے متعلّق پوچھا جائے گا“۔ (بخاری، 2/112، حدیث: 2409)

اصحابِ اقتدار، ٹی وی چینلز کے مالکان اور گھروں کے سرپرست غور کرلیں کہ قیامت میں کیا جواب دینا ہے! **”اپنی نسلوں اور معاشرے کو بے حیائی سے بچانے کے لئے کچھ کیا تھا یا نہیں؟“ ”ہاں یا نہیں؟“**

اسلام کی روشن تعلیمات

محمد حامد سراج عطاری مدنی*

چھوٹوں پر شفقت

Kindness Towards Kids

مُعاشرتی زندگی (Social Life) میں ”رَوِیّہ“ (Attitude) بہت اَہَمِّیَّت کا حامل ہے۔ عُموماً ماں باپ، بھائی بہن، سیٹھ ملازم، اپنے پرائے، دوست دشمن غرض ہر ایک سے مختلف طرح کا رَوِیّہ رکھا جاتا ہے۔ بہترین رَوِیّہ وہ ہے جو شفقت، مہربانی، عاجزی، نرمی اور ہمدردی جیسی اچھی صِفات سے لَبریز ہو۔ اسلام نے ہر ایک سے بہترین برتاؤ کرنے اور اچھا رَوِیّہ رکھنے کی تعلیم دی ہے۔ جس طرح چھوٹوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے بڑوں کا ادب و اِحترام کریں اسی طرح بڑوں کا چھوٹوں سے شفقت بھرا برتاؤ کرنا بھی اسلامی تعلیمات کا روشن باب ہے۔

حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بچوں پر شفقت

اس حوالے سے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُقدّس زندگی ہمارے لئے مَشعَلِ راہ ہے۔ چھوٹوں سے پیار و محبت اور شَفقت و اُلفت کا جو برتاؤ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ بُرّاق جیسی اعلیٰ ترین سُواری پر سُوار ہونے والے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے خود اپنے نواسے امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اپنے کندھے پر بٹھایا (ترمذی، 5/432، حدیث:3809ماخوذاً) اسی لئے امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کو راکبِ دوشِ مصطفٰے بھی کہا جاتا ہے۔ بعض اوقات دورانِ نماز بچے کے رونے کی آواز آتی تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نماز میں تَخفیف (یعنی نماز کو مختصر) فرما دیتے۔ (بخاری، 1/253، حدیث:707 ملخصاً) آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب اَنْصار کے پاس تشریف لے جاتے تو ان کے بچّوں کو سلام کرتے، سَروں پر دستِ شفقت پھیرتے اور ان کیلئے دعا بھی فرماتے۔ (السنن الکبریٰ للنسائی، 5/92، حدیث: 8349) بچّوں سے شفقت و مہربانی کا ایسا برتاؤ دیکھ کر حضرتِ سیدنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں: نبیِّ پاک عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام لوگوں میں سب سے زیادہ بچوں پر شفقت فرمانے والے تھے۔ (مسند ابی یعلیٰ، 3/425، حدیث:4181)

سب بچّوں سے پیار کریں

ہمیں بھی بچوں سے پیار و محبّت بھرا برتاؤ کرنا چاہئے۔ کچھ لوگ اپنے بچوں سے تو محبّت کا دَم بھرتے ہیں لیکن دوسروں کے بچوں سے بڑا سخت رَوِیّہ رکھتے ہیں۔ اپنے بچوں کے طوفانِ بدتمیزی برپا کرنے پر بھی پُرسکون رہتے ہیں جبکہ دوسروں کے بچوں کی معمولی آواز پر لڑنے جھگڑنے لگتے ہیں۔ یہ انتہائی غلط رَوِیّہ ہے۔ بچوں سے ہمیشہ پیار بھرا برتاؤ کیجئے۔ کبھی ان سے بھول چُوک ہو بھی جائے تو غُصّے میں لال پیلا ہونے کے بجائے نَرمی سے ان کی اصلاح کیجئے۔

بچّوں کی تربیت

مدنی منّے اور مدنی منّیاں اللہ پاک کی بَہُت بڑی نِعمت ہیں، یہ وہ کلیاں ہیں جن کے مُسکرانے سے آنگن (صحن) میں بہار آجاتی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق تَربیَت ہونے سے یہ کَلیاں پُھول بن جاتی ہیں۔ لہٰذا بچّوں کے ساتھ حتَّی الاِمْکان (جہاں تک ممکن ہو) نرمی (Gentleness)، شفقت اور پیار و محبت کا رویّہ اپنایا جائے۔ انہیں مارنا پیٹنا فائدہ مند ہونے کے بجائے عُموماً نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ جو لوگ اپنے بچّوں پر تشدُّد کے عادی ہوتے ہیں عام طور پر وہ بڑھاپے میں تنہائی اور بے بسی کی تصویر بن جاتے ہیں۔ اس لئے بچوں کی تربیَت میں شَفْقت و نرمی اور پیار و محبّت کا پہلو غالب رہنا چاہئے تاکہ وہ بڑے ہو کر مُعاشَرے کا بہترین فرد بن سکیں۔

اللہ تعالٰی ہمیں بڑوں کا احترام اور بچوں پر شفقت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شعبہ فیضانِ صحابہ واہلِ بیت، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

نوجوانوں کے مسائل

ہماری عادتیں

Our Habits

ابو رجب عطّاری مدنی*

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جو ہم کبھی کبھار کرتے ہیں اور کچھ کام وہ ہوتے ہیں جو ہم بار بار کرتے ہیں، کسی کام کو بار بار کرنا ہماری عادت (Habit) کہلاتا ہے، پھر عادتیں اچّھی بھی ہوتی ہیں اور بُری بھی!

عادتوں کی 25 اقسام

عادتیں کئی طرح کی ہوتی ہیں مثلاً: **(1) سوچنے کی عادت:** یہ عادت مثبت (Positive) بھی ہوسکتی ہے اور منفی (Negative) بھی، کچھ لوگوں کو کیسی ہی اچھی چیز کیوں نہ دکھا دیں وہ غلط رائے ہی قائم کرتے ہیں اور بعض کو نقصان پہنچ جائے تو بھی وہ اس میں خیر (بھلائی) کا پہلو تلاش کرلیتے ہیں **(2) کھانے پینے کی عادت:** بعض لوگ زندہ رہنے کے لئے کھاتے ہیں اور بعض کھانے کے لئے زندہ رہتے ہیں، چنانچہ بعض لوگ بے تکے انداز میں کھاتے پیتے ہیں تو بعض مہذّب انداز میں! چنانچہ ہر ایک کے کھانے پینے کی عادت میں فرق ہوتا ہے **(3) ردِّ عمل کی عادت:** ایک دم خوشخبری ملے یا غم ناک خبر! بعضوں کا ردِّ عمل (Reaction) نپا تُلا ہوتا ہے اور وہ پہلے سوچتے ہیں پھر ردِّ عمل دیتے ہیں، جبکہ بعض خوشی ملنے پر آپے سے باہر ہو کر عجیب و غریب حرکتیں کرتے ہیں جبکہ غم کی خبر سننے پر ہوش کھو بیٹھتے ہیں **(4) بولنے کی عادت:** بعض ایسی پَست آواز میں گفتگو کرتے ہیں کہ کان منہ کے قریب لے جانا پڑتا ہے اور بعض ایسی بلند آواز میں گفتگو کرتے ہیں کہ گویا دوسری گلی میں کسی سے بات کررہے ہیں، بعضوں کے کلام کی رفتار (Speed) بہت آہستہ ہوتی ہے کہ سننے والا تھک جاتا ہے اور بعض اتنا تیز بولتے ہیں کہ سننے والے کو سمجھ ہی نہیں آتی **(5) چلنے کی عادت:** بعضوں کا چلنے کا انداز باوقار، مُہذَّب اور درمیانی رفتار والا ہوتا ہے جبکہ بعض سینہ کھولے اِدھر اُدھر، اوپر نیچے، دائیں بائیں دیکھتے ہوئے حواس باختہ ہوکر بہت تیزی سے چلتے ہیں **(6) محسوس کرنے کی عادت:** بعض بڑی سی بڑی بات بھی محسوس (Feel) نہیں کرتے جبکہ کچھ لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں پر رُوٹھ کر بیٹھ جاتے ہیں **(7) معافی مانگ لینے کی عادت:** بعضوں میں اپنی غلطیوں (Mistakes) کو تسلیم کرکے معافی مانگنے کا حوصلہ ہوتا ہے جبکہ کچھ لوگ معافی تو دُور کی بات اپنی غلطی ماننے سے ہی انکار کردیتے ہیں **(8) سیکھنے کی عادت:** بعضوں کو کچھ نیا سکھانا بہت دُشوار ہوتا ہے وہ یہ کہہ کر جان چھڑا لیتے ہیں کہ ہم سیکھے ہوئے ہیں ہمیں مت سکھاؤ جبکہ کچھ لوگ عمر کے کسی بھی حصّے میں سیکھنے کے لئے تیار رہتے ہیں **(9) سننے کی عادت:** بعضوں کو صرف اپنے مطلب کی بات سننے میں دلچسپی ہوتی ہے، ایسے لوگ کئی اہم باتوں کو اہمیت نہیں دیتے بعض اوقات بات کاٹ کر اپنی ہانکنا شروع کردیتے ہیں، جب کہ کچھ لوگ دوسروں کی جائز باتیں غور سے سنتے ہیں جس کے نتیجے میں دوسرے بھی انہیں توجّہ سے سنتے ہیں **(10) جلد بازی کی عادت:** ٹھہراؤ اور بُردباری (برداشت) کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے ورنہ عُموماً لوگ ہوا کے گھوڑے پر سوار ہوتے ہیں ہر کام میں جلدی مچاتے ہیں اور اکثر نقصان اٹھاتے ہیں **(11) رعب جمانے کی عادت:** بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ دوسروں کو کمزور دیکھ کر اپنی طاقت کا رُعب جھاڑنے لگتے ہیں، اگر سیر کو

* مُدرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی

کبھی سوا سیر مل جائے تو ان کا سارا رُعب جھاگ کی طرح بیٹھ جاتا ہے **(12) گھریلو معاملات سے کنارہ کش رہنے کی عادت:** گھر میں جھگڑا ہو یا کسی اہم بات کا فیصلہ، بعض لوگ گھریلو معاملات سے بالکل الگ تھلگ رہتے ہیں، بچے کیا پڑھ رہے ہیں؟ کیا سُن رہے ہیں؟ کیسے دوستوں کے ساتھ اُٹھ بیٹھ رہے ہیں؟ ان کو پرواہ نہیں ہوتی یہ سمجھتے ہیں کہ گھر کے اخراجات کی رقم دینے کے بعد ان کی ذمہ داری ختم ہو گئی ہے۔ **(13) لیٹ ہونے کی عادت:** بعضوں کو تاخیر سے پہنچنے کی ایسی عادت ہوتی کہ دعوت، شادی، دفتر، ائیرپورٹ، اسٹیشن! یہ ہر جگہ لیٹ ہی پہنچتے ہیں **(14) دخل اندازی کی عادت:** بعضوں کو دخل اندازی (Interfere) کی ایسی عادت پڑ جاتی ہے کہ گھر ہو یا انتظار گاہ! ٹرین، بس ہو یا جہاز! یہ دوسروں کے معاملات میں ضَرور ٹانگ اَڑاتے ہیں اور بعض اوقات بے عزّت بھی ہو جاتے ہیں **(15) علاج بتانے کی عادت:** بعض لوگ بغیر فیس، بغیر ڈگری کے ڈاکٹر بن کر گھومتے ہیں اور جہاں کسی کو سر درد یا کسی اور بیماری وغیرہ میں مبتلا دیکھا جھٹ سے علاج بتا دیتے ہیں حالانکہ غیرِ طبیب کو علاج کرنا یا بتانا حرام ہے **(16) بن مانگے مشورہ دینے کی عادت:** بعض لوگ جیب میں مشورے لے کر پھرتے ہیں کوئی مانگے نہ مانگے! مانے نہ مانے یہ اپنا مشورہ ایسے پیش کرتے ہیں کہ اگر ان کے مشورے پر عمل نہ ہوا تو گویا آسمان ٹوٹ پڑے گا **(17) حوصلہ شکنی کی عادت:** بعضوں نے کسی کی پیٹھ تھپکنا (حوصلہ افزائی کرنا) سیکھا ہی نہیں ہوتا کوئی کیسی ہی اچّھی کارکردگی دکھائے یہ اس میں بھی کیڑے نکال کر حوصلہ شکنی شروع کر دیتے ہیں **(18) شکایتوں کی عادت:** بعضوں کو دوسروں کی شکایت کرنے کی ایسی عادت ہوتی ہے کہ گھر، اسکول، کالج، دفتر کسی جگہ باز نہیں رہتے **(19) تنقید کی عادت:** تنقید کس پر کون کس انداز سے کرے! یہ ایک گُر ہے جس کو آجائے تو بہت ہی اچّھا ہے لیکن بعض لوگ اناڑی سَرجَن کا کردار ادا کرتے ہیں اور ہر وقت دوسروں پر تنقید کے تیر برساتے نظر آتے ہیں **(20) مایوسی پھیلانے کی عادت:** حالات ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہتے، کبھی دن بڑے ہوتے ہیں تو کبھی راتیں! مشکل حالات میں مایوس ہو جانے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا لیکن بعض لوگوں کو مایوسی پھیلانے کی عادت ہوتی ہے، یہ انسان کی ہمت بڑھانے کے بجائے بڑی مہارت سے بتاتے ہیں کہ مسائل حل کرنے کے لئے کی جانے والی کوشش کس کس طرح ناکام ہو سکتی ہے! **(21) ٹالنے کی عادت:** بعضوں کو کیسا ہی آسان کام بولا جائے وہ اتنا کم حوصلہ رکھتے ہیں کہ فوری اس کام کو کر ہی نہیں سکتے اور ٹالنے ہی کو عافیت جانتے ہیں **(22) خود غرضی کی عادت:** بعضوں کا دل بہت تھوڑا ہوتا ہے انہیں ہر اچّھے کام میں بھی اپنا مفاد عزیز ہوتا ہے **(23) سوشل میڈیا کے استعمال کی عادت:** آج کل جسے دیکھو سوشل میڈیا کا شائق دکھائی دیتا ہے، ہر دومنٹ بعد چیک کرتے ہیں، لائک (Like) کرتے ہیں، کمنٹس (Comments) دیتے ہیں، ایسے لوگ گھر دفتر کاروبار ہر جگہ اپنا وقت ہی ضائع کرتے نظر آتے ہیں **(24) پان گٹکا کھانے کی عادت:** ایسے لوگوں کی بھی ایک تعداد ہے، جو اس کا نقصان اٹھاتی ہے **(25) فضول خرچی کی عادت:** بعضوں کو ہزار دیں یا لاکھ یا پھر کروڑ روپے! انہوں نے حسبِ عادت فضول خرچی ہی کرنا ہوتی ہے، جو لوگ چادر دیکھ کر پاؤں نہیں پھیلاتے بالآخر نقصان اُٹھاتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ چند عادتیں بطور نمونہ گنوائی ہیں، اگر ہم کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ اچھی عادتیں اپنائے رکھیں اور بُری عادتیں چھوڑ دیں۔ **”بُری عادتیں کیسے چھوڑی جائیں؟“** یہ جاننے کے لئے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ (شعبان المعظم 1439ھ)“ کا انتظار کیجئے۔

مِری عادتیں ہوں بہتر بنوں سُنّتوں کا پیکر
مجھے مُتّقی بنانا مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص428)

احکامِ تجارت
Rulings of Trade
تاجروں کے لئے

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

پرائز بانڈ اور اس کے انعام کا حکم؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ پرائز بانڈ لینا اور اس سے نکلا ہوا انعام حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بعض لوگ اسے ناجائز کہتے ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پرائز بانڈ کی خرید و فروخت اور اس پر قرعہ اندازی کے ذریعہ نکلنے والا انعام حاصل کرنا دونوں ہی درست ہیں کہ اس کے حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ نہ تو اس میں سود کا پہلو ہے کہ جتنے روپے دے کر بانڈ حاصل کیا ہے ایسا نہیں ہوتا کہ اس پر نفع ملنا مشروط ہو نہ ہی حکومت یہ وعدہ یا معاہدہ کرتی ہے کہ جو جو بھی خریدے گا اسے انعام کی رقم ضرور دی جائے گی لہٰذا کسی بھی اعتبار سے سود کا کوئی پہلو اس میں نہیں بنتا، نہ ہی پرائز بانڈ کے اندر جوئے کا کوئی پہلو ہے کہ جتنے روپے جمع کرواکر پرائز بانڈ لیا ہے ایسا نہیں کہ یہ روپے وقت گزرنے پر بانڈ دیتے وقت کم ملیں گے یا سرے سے ہی نہیں ملیں گے۔ البتہ حال ہی میں اسٹیٹ بینک پاکستان کی طرف سے چالیس ہزار والا جو پریمیم بانڈ جاری کیا گیا ہے اس کی خرید و فروخت حرام ہے کیونکہ وہ سودی معاملہ پر مشتمل ہے۔

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تجارت میں منافع کی کیا حد ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ منافع کی کوئی حد ہے اور اگر ہے تو کیا ہے اور میں سو کی چیز لیتا ہوں تو کتنے کی سیل کرسکتا ہوں کیا میں نو سو کی سیل کرسکتا ہوں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: صورتِ مسئولہ میں شریعتِ اسلامیہ نے تجارت میں باہمی رضامندی سے ہونے والے نفع کو جائز قرار دیا ہے اس میں کوئی قید نہیں ہے کہ نفع کم ہو یا زیادہ، لہٰذا آپ اپنی سو روپے والی شے دوسرے کی رضامندی کے ساتھ نو سو روپے یا اس سے بھی زیادہ کی فروخت کرسکتے ہیں البتہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ سودا کرتے وقت کسی قسم کے جھوٹ یا دھوکے سے کام نہ لیا جائے۔ یہ تو اس مسئلے کا فقہی حکم تھا لیکن کچھ اخلاقی تقاضے بھی ہیں اور معیشت کا فائدہ بھی اسی میں ہے کہ مناسب ریٹ لگا کر مال بیچا جائے خاص طور پر روزمرہ کی اشیائے ضرورت، تاکہ لوگوں کی قوتِ خرید متأثر نہ ہو۔

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

زندہ جانور تول کر بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ جانور مثلاً بکرا، گائے وغیرہ زندہ تول کر بیچنا اور خریدنا کیسا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: بکرا یا گائے وغیرہ کو زندہ تول کر خریدنا یا فروخت کرنا جائز ہے اس میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں۔

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

انسانی بالوں کی خرید و فروخت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ انسان کے بالوں کی خرید و فروخت کرنا کیسا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: انسانی بالوں کی خرید و فروخت کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی کسی طریقے سے انسانی بالوں سے کسی قسم کا فائدہ اٹھانا جائز ہے۔

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دارالافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر، باب المدینہ کراچی

غیر مسلم ممالک میں مورگیج پر مکان لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے میں کہ میں انگلینڈ میں رہتا ہوں میں نے ایک پراپرٹی خریدنے کے لئے یہاں کے بینک سے مورگیج کے طور پر قرض لیا ہے جس کے میں ماہانہ £700 ادا کرتا ہوں جس میں سے مثلاً £50 تو سود کے طور پر اور باقی قرض کی ادئیگی کے طور پر۔ معلوم یہ کرنا تھا کہ کیا اس طرح بینک سے قرض لینا ہمارے لئے جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں یورپ وامریکہ جیسے غیر مسلم ممالک میں نقد میں پراپرٹی خریدنا بلاشبہ بہت زیادہ مشکل کام ہے۔ سود کو اسلام نے حرام قرار دیا ہے اور کوئی بھی مسلمان دوسرے مسلمان کو سود نہ تو دے سکتا ہے نہ ہی لے سکتا ہے لیکن کافر حربی اور مسلمان کے درمیان سود کے لین دین کا معاملہ مختلف ہے۔ ہدایہ میں ہے: ”لَا رِبوا بَیْنَ الْمُسْلِمِ وَالْحَرْبِیِّ“ ترجمہ: مسلمان اور حربی کافر کے درمیان سود نہیں ہوتا۔ (ہدایہ آخرین، صفحہ 90)

یہی وجہ ہے کہ فقہائے کرام نے کافر حربی سے اس عقد کے ذریعے نفع لینے کو جائز قرار دیا ہے جو سودی طریقے پر مشتمل ہو مثلاً کافر کو قرض دے کر زائد رقم لینا مسلمان کے لئے جائز ہے لیکن سود کی نیت ہرگز نہیں کرے گا بلکہ جائز نفع سمجھ کر لے گا۔ واضح رہے کہ فقہاء کرام نے اس کا اُلٹ کرنے کی اجازت عام حالات میں نہیں دی یعنی یہ جائز نہیں کہ مسلمان کافر سے قرضہ لے اور اس پر اسے سودی طریقے پر نفع دے۔

البتہ غیر مسلم ممالک میں ذاتی گھر خریدنے کی دقت و دشواری کے پیشِ نظر مورگیج کی صورت میں قرضہ لے کر نفع دینا بوجہِ حاجتِ شدیدہ کے جائز ہے متعدد فقہائے عصر نے اس کی اجازت دی ہے تفصیل کے لئے دیکھئے فتاویٰ بریلی صفحہ 33۔ نیز چونکہ یہ اجازت صرف حاجتِ شدیدہ کے پیشِ نظر ہے اس بنا پر یہ جائز نہیں کہ کوئی ذاتی گھر کے علاوہ مورگیج پر اضافی گھر لے کر خرید و فروخت کا کاروبار شروع کردے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عورت کے نوکری کرنے کی شرائط

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ عورتوں کا نوکری کرنا کیسا ہے؟ کیا شریعتِ اسلامیہ عورتوں کو نوکری کرنے کی اجازت دیتی ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: شریعتِ اسلامیہ خواتین کو پانچ (05) شرائط کے ساتھ نوکری کرنے کی اجازت دیتی ہے، اگر ان پانچ شرائط میں سے ایک بھی شرط نہ پائی جائے تو عورت کو نوکری کرنے کی اجازت نہیں۔ وہ شرائط یہ ہیں: (1) کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصّہ چمکے (2) کپڑے تنگ و چُست نہ ہوں جو بدن کی ہیأت ظاہر کریں (3) بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصّہ ظاہر نہ ہوتا ہو (4) کبھی نامحرم کے ساتھ خفیف دیر کے لئے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو (5) اس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں مظنّہ فتنہ نہ ہو۔

لہٰذا اوّل تو ان پانچ شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے اور ان میں سے ایک بھی کم ہے تو عورتوں کا نوکری کرنا حرام ہے۔ ان پانچ شرائط کے ساتھ ساتھ سب سے اہم معاملہ ہے عورت کا مَردوں سے فاصلہ بنائے رکھنا۔ اگر کوئی عورت برقعہ بھی پہن کر آجائے لیکن وہ مَردوں سے بے تکلف ہوجائے تو خود کو فتنہ میں پڑنے سے روک نہیں سکتی۔ لہٰذا اجنبی مَردوں سے بے تکلفی بالکل اختیار نہ کی جائے، نہ ہی اپنی زینت ان پر ظاہر کی جائے اور اگر کسی جگہ پر اس کی عزت پر ذرا بھی حرف آتا ہو تو اس سے حفاظت کی مکمل تدبیر کی جائے اور اگر حفاظت ممکن نہ ہو تو نوکری چھوڑنے کو ترجیح دی جائے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بُزرگوں کے پیشے

حضرت سیدنا داؤد علی نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کا ذریعۂ معاش

ابو صفوان عطّاری مدنی*

نام، نسب اور حلیہ حضرتِ سیّدنا داؤد علی نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام حضرتِ سیّدنا ابراہیم خلیلُ اللہ علی نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کی اولاد میں سے اللہ تعالٰی کے ایک جلیل القدر نبی ہیں۔ آپ علیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کا پورا نام داؤد بن اِیشا ہے۔ آپ علیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام دراز قد نہ تھے جبکہ آنکھیں نیلی تھیں۔ (مستدرک للحاکم، 3/474ماخوذاً) **ذریعہ آمدن** حضرت سیّدنا داؤد علی نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام ایک عظیم سلطنت کے بادشاہ ہونے کے باوجود ساری زندگی اپنے ہاتھ کی کمائی سے گزارہ فرماتے رہے۔ بادشاہ بننے سے پہلے آپ بکریاں چَراتے رہے جبکہ (بادشاہ بننے کے بعد) زِرہیں (یعنی جنگ میں پہنا جانے والا لوہے کا جالی دار لباس) بناتے اور ایک زرہ چار ہزار میں بیچتے تھے، اس میں سے اپنے اہل و عِیال پر خرچ فرماتے اور فقرا و مساکین پر صدقہ بھی کرتے۔ (خازن، سبا، تحت الآیۃ:10، 3/517) (جامع الاصول فی احادیث الرسول، 12/170) حضرتِ سیّدنا قتادہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: سب سے پہلے زِرہ بنانے والے حضرتِ داؤد علیہ السَّلام ہیں۔ اس سے پہلے لوگ (جنگ میں) پَتروں (دھات کے ٹکڑوں) کو استعمال کرتے تھے۔ (تفسیر کبیر، 8/168) **مُعجِزہ** حضرت سیّدنا داؤد علی نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کیلئے اللہ تعالٰی نے لوہا نرم فرما دیا تھا، چنانچہ لوہا جب آپ کے دستِ مبارک میں آتا تو موم یا گُندھے ہوئے آٹے کی طرح نرم ہوجاتا اور آپ اس سے (زِرہیں وغیرہ) جو چاہتے بغیر آگ کے اور بغیر ٹھونکے پیٹے بنا لیتے۔ (خزائن العرفان، سبا، تحت الآیۃ10، ص794 ملخصاً) **حکایت** ایک مرتبہ حضرتِ سیّدنا داؤد علی نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام زرہ بناتے ہوئے ایک حلقہ دوسرے میں ڈال رہے تھے، یہ دیکھ کر حضرتِ سیّدنا حکیم لقمان رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بڑا تعجُّب ہوا اور چاہا کہ اس کے متعلّق پوچھیں مگر حِکمت نے پوچھنے سے باز رکھا۔ جب حضرتِ داؤد علی نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام زرہ بنانے سے فارغ ہوئے تو اسے پہن کر ارشاد فرمایا: یہ زرہ جنگ کیلئے کیا خوب چیز ہے۔ یہ سُن کر حضرتِ سیّدنا حکیم لقمان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا: خاموشی حکمت ہے لیکن اس پر عمل کرنے والے کم ہیں، میں آپ سے پوچھنا ہی چاہ رہا تھا لیکن خاموش رہا حتّٰی کہ پوچھے بغیر ہی مجھے اپنی بات کا جواب مل گیا۔ (شعب الایمان، 4/264، رقم5026) **زِرہ بنانے کا پیشہ کیوں اختیار فرمایا؟** حضرت سیّدنا داؤد علی نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام جب بنی اسرائیل کے بادشاہ بنے تو آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کیلئے بھیس بدل کر نکلتے اور جب کوئی ملتا اور آپ کو پہچان نہ پاتا تو اس سے دریافت کرتے کہ داؤد کیسا شخص ہے؟ وہ شخص آپ کی تعریف کرتا، اس طرح جن سے بھی اپنے بارے میں پوچھتے تو سب لوگ آپ کی تعریف ہی کرتے۔ اللہ تعالٰی نے انسانی صورت میں ایک فرشتہ بھیجا۔ حضرت داؤد علی نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام نے حسبِ عادت اس سے بھی یہی سوال کیا تو فرشتے نے کہا: داؤد ہیں تو بہت اچّھے آدمی، کاش! ان میں ایک خصلت (عادت) نہ ہوتی۔ اس پر آپ مُتوجّہ ہوئے اور اس سے فرمایا: اے خدا کے بندے! وہ کون سی خصلت ہے؟ اس نے کہا: وہ اپنا اور اپنے اہل و عِیال کا خرچ بیتُ الْمال (یعنی شاہی خزانے) سے لیتے ہیں۔ یہ سن کر آپ کے خیال میں آیا کہ اگر آپ بیتُ الْمال سے وظیفہ نہ لیتے تو زیادہ بہتر ہوتا، اس لئے آپ نے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی کہ اُن کیلئے کوئی ایسا سبب بنا دے جس سے آپ اپنے اہل و عِیال کا گزارہ کر سکیں اور بیتُ الْمال سے آپ کو بے نیازی ہو جائے۔ آپ کی یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالٰی نے آپ کیلئے لوہے کو نرم کر دیا اور آپ کو زِرہ سازی کی صَنعت کا علم عطا فرمایا۔ (خازن، سبا، تحت الآیۃ 10، 3/517 ملخصاً)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

حضرتِ سیدتنا ثُوَیبَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت سیدتنا ثُوَیبَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا کا شمار ان خوش نصیب خواتین میں ہوتا ہے جنہوں نے حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دودھ پلانے کا شرف حاصل کیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا مکّۂ مکرّمہ کی رہنے والی تھیں اور آپ کا تعلق ایک بَدَوی (یعنی صحرائی) قبیلے سے تھا۔

آزادی کا سبب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابولَہَب کی باندی تھیں (زرقانی علی المواھب، 1/78) آزادی کا سبب یوں بنا کہ نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جب ولادت باسعادت ہوئی تو حضرت ثُوَیبَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آکر ابولَہَب کو بتایا، اُس نے جب اپنے بھتیجے (یعنی ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی ولادت کی خبر سنی تو خوش ہوکر آپ کو آزاد کردیا۔ (مدارجُ النُّبوّت، 2/18-19 ملخصاً)

پہلی رضاعی والدہ حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی والدۂ ماجدہ حضرت سیّدتنا بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ جن عورتوں کا دودھ پیا ان میں سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا ہی وہ سعادت مند خاتون ہیں جنہیں حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سب سے پہلی رضاعی ماں ہونے کا شرف حاصل ہے۔ (سیرتِ حلبیہ، 1/124)

کن کن کو دودھ پلایا؟ حضرت سیدتنا ثُوَیبَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علاوہ حضرت سیّدنا حمزہ بن عبدُ المُطّلِب ہاشمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنھما اور حضرت سیّدنا ابو سَلَمہ عبدُاللہ بن عبدُ الاسد مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی دودھ پلایا، یوں ان دونوں حضرات کو رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رضاعی (یعنی دودھ شریک) بھائی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ (الاصابۃ، 8/60 ماخوذاً)

قبولِ اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن امام ابو بکر ابنِ عربی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: ”لَمْ تُرْضِعْهُ مُرْضِعَةٌ اِلَّا اَسْلَمَتْ“ سیدِ عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جتنی بیبیوں نے دودھ پلایا سب اسلام لائیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 30/295)

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبت حضرت بی بی خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا سے جب حضورِ انور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نکاح کرلیا تو حضرت ثُوَیبَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس آیا کرتی تھیں، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کا بہت احترام فرماتے تھے اور مدینۂ منورہ سے حضرت ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے تحائف وغیرہ بھیجا کرتے تھے۔ (الکامل فی التاریخ، 1/356)

وصالِ مبارک حضرتِ سیّدتنا ثُوَیبَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات خیبر فتح ہونے کے بعد ہوئی۔ (الاستیعاب، 1/135)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

* شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

اسلام اور عورت

سید عمران اختر عطاری مدنی*

Role of Women in Domestic Life

گھریلو زندگی میں عورت کا کردار

خوشگوار مُعاشَرے کیلئے گھرانوں کا خوشگوار ہونا بہت ضَروری ہے کیونکہ یہ مُعاشَرے(Society) کی بنیاد ہیں۔ اور گھریلو زندگی خوشگوار بنانے میں عورت کا بنیادی کردار ہے۔ گھریلو زندگی اپنے کثیر پہلوؤں کی وجہ سے ایک چھوٹی لیکن مکمل مَمْلَکت کی طرح ہے جس میں باپ یا شوہر ہونے کے اعتبار سے **مرد بادشاہ** ہے تو ماں یا بیوی ہونے کے اعتبار سے **عورت ملکہ** ہے۔ جس طرح گھریلو زندگی کے بیرونی معاملات سنبھالنا مرد کے ذمّہ ہے اسی طرح گھر کے اندرونی معاملات کو خوش اُسلوبی سے نبھانا عورت کی ذمّہ داری ہے۔ عورت کو چاہئے کہ وہ گھریلو زندگی میں اپنا بہترین کردار ادا کرنے کیلئے چند **مدنی پھولوں** کا خاص خیال رکھے: ❀ اپنے شوہر اور بچّوں کے کھانے پینے، اوڑھنے پہننے اور آرام کا خیال رکھے ❀ بچّوں کی تعلیم و تربیت پر بھرپور توجّہ دے ❀ گھر کی صفائی ستھرائی کا اہتمام رکھے ❀ شوہر کے ماں باپ کی اپنے والدین کی طرح عزّت کرے ❀ ان کی خدمت کرتی رہے ❀ اپنی نندوں (شوہر کی بہنوں) سے حسنِ سلوک کا برتاؤ کرے ❀ اپنے دیگر سُسرالی رشتے داروں کا بھی احترام کرے ❀ اپنے میکے والوں کی کثرت سے آمد و رفت کے معاملے میں ساس سُسر اور شوہر کے مزاج کو نظر انداز نہ کرے ❀ شوہر کے ذہنی اور جسمانی سکون کا خاص خیال رکھے ❀ گھریلو اَخراجات میں اس کی بِساط (مالی حیثیت) کو پیشِ نظر رکھے ❀ اس کی آمدنی(Income) پر اپنی غیر ضَروری خواہشوں اور فرمائشوں کا بوجھ نہ ڈالے بلکہ ضَروریات کا دائرہ بھی محدود سے محدود تر رکھے اور بچّوں کو بھی کِفایَت شِعاری کا ذِہن دے ❀ ماں بہن بیٹی اور بیوی کی حیثیت سے ہر عورت کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ بیٹا، بھائی، باپ یا شوہر کام کاج یا تعلیمی سرگرمیوں سے فارغ ہو کر جب تھکا ہارا گھر آئے تو آتے ہی گھریلو مسائل اور اُلجھنوں کے بارے میں گفتگو نہ کرے بلکہ اسے سُکھ کا سانس لینے دے ❀ کھانے پانی کا پوچھے ❀ بیوی کو چاہئے کہ شوہر کے آنے سے پہلے اپنا حُلیہ دُرست کرلے اور اپنے رَوَیّے سے اس بات کا اِظہار کرے کہ شوہر کی آمد اُس کیلئے باعثِ خوشی و مَسَرَّت ہے بلکہ ہو سکے تو اس کی رضا کیلئے ظاہری و باطنی زینت کا خیال رکھے کہ اُسے دیکھتے ہی شوہر کی ساری تھکاوٹ دُور ہو جائے۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمٰن فرماتے ہیں: عورت کا اپنے شوہر کیلئے گہنا (یعنی زیور) پہننا، بناؤ سِنگار کرنا باعثِ اجرِ عظیم اور اس کے حق میں نمازِ نفل سے افضل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ،22/126) ہر عورت اگر ان مدنی پھولوں کی روشنی میں اپنا گھریلو کردار ادا کرے تو گھریلو زندگی پُر سکون ہو جانے کی قوی اُمید ہے، بصورتِ دیگر اگر گھریلو زندگی ہی سُکون سے محروم ہو جائے تو یہ بے سکونی زندگی کے مُعاشَرتی، مَعاشی اور تعلیمی پہلوؤں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے لہٰذا گھر کے ماحول کو پر سکون بنانے کی ہر ممکن کوشش جاری رکھنی چاہئے اور اس کیلئے گھر کے مرد حضرات کو بھی خواتین کے ساتھ بھرپور تعاوُن کرنا چاہئے۔

* شعبہ رسائلِ دعوتِ اسلامی، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

کچن کو بدبودار ہونے سے کیسے بچائیں؟

بنتِ سید ضیاء الحق عطاریہ مَدَنِیّہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کو صفائی و پاکیزگی اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے کیونکہ وہ خود پاک ہے اور پاکیزگی کو پسند فرماتا ہے۔ (ترمذی، 4/365، حدیث:2808ملتقطاً) ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم بھی صفائی اور پاکیزگی کا خوب اہتمام فرماتے تھے نیز یہ فرمانِ عالیشان بھی ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے۔

(ترمذی، 5/308، حدیث:3530)

ایک سلیم الفطرت شخص اپنے ارد گرد کے ماحول کو حتَّی الامکان صاف ستھرا رکھنے اور گندگی اور بدبو وغیرہ سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ گھر کے جن مقامات کی صفائی کا خیال رکھنا زیادہ ضروری ہے ان میں سے ایک کچن (Kitchen) بھی ہے۔ کچن صاف سُتھرا ہوگا تو ہمارا کھانا بھی حِفْظانِ صحّت کے اُصولوں کے مطابق تیار ہو پائے گا۔ کچھ لوگ اس معاملے میں بے احتیاطی کا مظاہرہ کرتے ہیں نتیجۃً ان کے کچن اور اس میں موجود برتنوں وغیرہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ کچن اور اس میں رکھی گئی چیزوں کو بدبُو سے بچانے کے 11 مدنی پھول ملاحظہ فرمایئے: (1) استعمال کے بعد برتنوں کو فوراً دھو لیں، زیادہ دیر تک گندہ پڑا رہنے سے برتنوں میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے اور دھونے میں بھی مشکل پیش آتی ہے۔ (2) دھونے کے بعد انہیں اچّھی طرح خشک کرکے ان کی جگہوں پر رکھ دیں، بلاوجہ بکھرا ہوا نہ چھوڑیں۔ (3) جب سبزیاں (Vegetables) وغیرہ کاٹیں تو ان کے چھلکے فوراً کوڑے دان (Dust Bin) میں ڈال دیں۔ یاد رکھئے! سبزیوں اور پھلوں کے چھلکے بلاوجہ اتارنے نہیں چاہئیں، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: تمام سبزیاں اور پھل اور جن کے چھلکے کھائے جاسکتے ہوں وہ چھلکوں سمیت ہی کھانے زیادہ مُفید ہیں مَثَلاً کدو شریف، آلو، بینگن، ٹماٹر، کھیرا، توری، ٹِنڈے، پیٹھا، شکر قندی، سیب، چیکو، آڑو، وغیرہ کے چھلکے اور انار و موسمبی کی اندرونی جھلّیاں وغیرہ کھا لیجئے (ان کے نہ چھلکے اتاریئے نہ ہی ان کو کُھرچئے کہ اس طرح اکثر وِٹامنز ضائع ہوسکتے ہیں)۔ (گھریلو علاج، ص34ماخوذاً) (4) کٹی ہوئی پیاز (Onion)، کچے گوشت اور مچھلی وغیرہ میں ایک ناخوشگوار بُو ہوتی ہے جو بسا اوقات ارد گرد کے برتنوں میں سرایت (Permeate) کر جاتی ہے لہٰذا ان چیزوں کو ٹوکری یا کھلے سوراخوں والے برتن میں رکھنے کے بجائے کسی ایسے برتن میں رکھئے جس سے ان کی بدبُو دوسرے برتنوں اور شیلف (Shelf) وغیرہ تک نہ جائے۔ (5) مصالحہ جات والے ڈَبوں کے ڈھکن مضبوطی سے بند کرکے رکھیں۔ (6) کچن کی اضافی اشیاء کو رکھنے کے لئے ایک جگہ مختص کریں۔ (7) کچن کاؤنٹر ہمیشہ صاف ستھرا رکھیں اور غیر ضروری چیزیں اس پر جمع نہ ہونے دیں۔ (8) کچن میں اگر کیبنٹ (Cabinet) وغیرہ بنے ہوں تو ان کی صفائی کا خاص خیال رکھیں اور ہفتے دس دن میں صاف کرلیا کریں۔ (9) گیلے کپڑے (Wet Cloths) سے کچن کو صاف کرکے خشک کرنا بھی کچن کو بدبُودار ہونے سے بچانے کا ایک بہترین طریقہ ہے۔ (10) حتَّی الْاِمْکان کچن ایسی جگہ بنائیں جہاں روشنی اور ہوا کی آمد و رفت (Ventilation) کا بہترین انتظام ہو۔ (11) کچن کو فریش رکھنے کے لئے ائیر فریشنر (Air Freshener) کے استعمال سے گریز کریں کیونکہ اس کا استعمال مضرِ صحّت ہے۔

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

شوہر کی اجازت کے بغیر والدہ کو تحفہ دینا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر زیادہ مالیت کی چیز اپنی والدہ کو تحفے میں دے سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر بیوی اپنے مال میں سے زیادہ یا کم مالیت کی کوئی بھی چیز اپنی والدہ کو تحفے میں دینا چاہتی ہے تو اسے اجازت ہے کہ شوہر سے پوچھے بغیر دے دے مگر شوہر کا دل خوش کرنے اور حسنِ معاشرت کے طور پر اس کی اجازت لے لینا بہتر ہے کہ عُموماً گھر چلنے میں اس کا بہت بڑا حصّہ ہوتا ہے۔

اور اگر شوہر کے مال میں سے دینا چاہتی ہے تو کم قیمت کی چیز ہو یا زیادہ قیمت کی، شوہر کے مال میں سے اپنی ماں یا کسی اور کو، بغیر شوہر کی اجازت کے تحفہ دینا جائز نہیں، اس میں اجازت لینا ضَروری ہے، ہاں اجازت صراحۃً بھی ہو سکتی ہے، اور دلالۃً بھی مثلاً شوہر کی غیر موجودگی میں مہمان آ گیا تو ہمارے عُرف کے مطابق اس کی معمولی خاطر تواضع کرنے کی اجازت ہوتی ہے لہٰذا صراحۃً یا دلالۃً جتنی اِجازت ہو شوہر کے مال میں سے اتنا خرچ کیا جاسکتا ہے، اس کے علاوہ کوئی بھی چیز کسی کو دینی ہو تو شوہر کی اجازت لینا ضروری ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابو الصالح محمد قاسم القادری

غسل فرض ہونے کی صورت میں دودھ پلانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بیان میں کہ جنابت کی وجہ سے غسل فرض ہو تو کیا عورت اس حالت میں اپنے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ
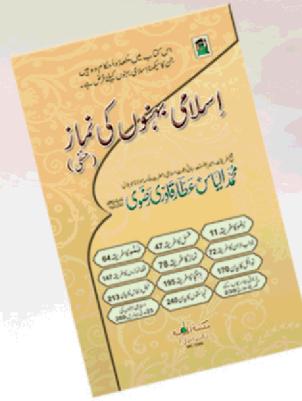
جنابت نجاستِ حقیقیہ نہیں بلکہ حکمیہ ہے کہ شریعتِ مطہرہ نے اس حالت میں نماز، قرآنِ پاک کی تلاوت، دخولِ مسجد وغیرہ مخصوص امور سے ممانعت فرمائی ہے۔ اس کے علاوہ جُنبی کا پسینہ، لعاب وغیرہ پاک ہی رہتے ہیں لہٰذا غسل فرض ہونے کی حالت میں بھی عورت کا دودھ پاک ہے اور اس حالت میں بچہ کو پلانا بھی جائز ہے کہ اس کے لئے طہارت ضروری نہیں ہے۔

تنبیہ: یاد رہے کہ جس پر غسل فرض ہو، اسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے، اگر فی الوقت غسل نہیں کرتا تو کم از کم اسے وضو کر لینا چاہیے کیونکہ فرشتے جُنبی شخص کے قریب نہیں آتے۔ لیکن یہ جلدی غسل کرنا یا وضو کرنا فرض یا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص بلاوجہ غسل میں تاخیر بھی کرے تو گنہگار نہیں ہو گا۔ ہاں اتنی تاخیر کہ جس سے نماز کا وقت نکل جائے یا مکروہ تحریمی وقت شروع ہو جائے بلاشبہ ناجائز ہے، اتنی تاخیر سے ضَرور گنہگار ہو گا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

عبدہ المذنب فضیل رضا العطاری

عدنان احمد عطاری مدنی*

تذکرہ حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ

ایک مرتبہ خلیفۂ ثانی امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ جمعہ کے دن مسجد نبوی شریف کی جانب تشریف لارہے تھے کہ ایک مکان کے پرنالے سے خون ملے پانی کے چند قطرے کپڑوں پر آگرے، (نمازیوں کی تکلیف کا خیال کرکے) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس پرنالے کو گرانے کا حکم فرما دیا پھر گھر تشریف لائے، کپڑے تبدیل کئے اور مسجد میں جاکر لوگوں کو نماز پڑھائی، نماز کے بعد ایک صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض گزار ہوئے: آپ کے حکم سے میرے پرنالے کو گرادیا گیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اسے رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میری گردن پر سوار ہو کر اپنے دستِ مبارک سے لگایا تھا، یہ سُن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ رونے لگے اور فرمانے لگے: آپ میری گردن پر سوار ہوکر اپنے پرنالے کو پھر اسی جگہ لگادیں، چنانچہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے کندھوں پر کھڑے ہوکر پرنالے کو اسی جگہ لگادیا۔

(طبقات ابن سعد، 4/14تا15۔ تاریخ ابن عساکر، 26/370)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ صحابیِ رسول جن کے کندھوں نے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں کا بوسہ لیا اور جنہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے کندھوں پر سوار کیا رحمتِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا حضرت سیّدنا **عباس بن عبدُ المطلب** رضی اللہ تعالٰی عنہما ہیں۔ **حُلیہ مبارکہ** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ بارُعب، سفید رنگت اور لمبے قد کے مالک تھے (تاریخ الاسلام للذہبی، 3/384) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی آواز میں اتنی قوّت تھی کہ پوری طاقت سے کسی کو پکارتے تو آٹھ میل دور تک آواز پہنچ جاتی۔ (تہذیب الاسماء، 1/244) **قبولِ اسلام** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ابتدائے اسلام میں کفّارِ مکّہ کے ساتھ تھے یہاں تک کہ جنگِ بدر میں کفّار کی طرف سے شریک ہوئے اور مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے مگر محققین کا قول یہ ہے کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ غزوۂ بدر سے پہلے مسلمان ہوچکے تھے اور اپنے اسلام کو چُھپائے ہوئے تھے، کفارِ مکہ قومیت کا دباؤ ڈال کر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو زبردستی میدانِ بدر میں لائے تھے۔ چنانچہ غزوۂ بدر میں لڑائی سے پہلے حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ تم لوگ "عباس" کو قتل مت کرنا کیونکہ کفّارِ مکّہ دباؤ ڈال کر انہیں جنگ میں لائے ہیں۔ (اسد الغابہ، 3/163) **چاند کو جھکتے دیکھا** ایک مرتبہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ بارگاہِ رسالت میں یوں عَرض گزار ہوئے: یَا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھے تو آپ کی نبوت کی نشانیوں نے آپ کے دِین میں داخِل ہونے کی دعوت دی تھی، میں نے دیکھا کہ آپ بچپن میں جُھولے میں چاند سے باتیں کرتے اور اپنی انگلی سے اس کی جانب اشارہ کرتے تو جس طرف اِشارہ ہوتا چاند اسی طرف جھک جاتا۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، 2/41) **بڑا کون ہے؟** سرکارِ دو عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس دنیا میں جلوہ فرما ہونے سے تین سال پہلے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پیدائش ہوئی تھی لیکن اَدب کا عالَم یہ تھا کہ جب کبھی عُمر میں زائد ہونے کی بات چل نکلتی اور کوئی آپ سے پوچھ لیتا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عمر میں بڑے ہیں یا آپ؟ تو جواب میں اپنے آپ کو عُمر میں بڑا کہلوانا پسند نہ فرماتے بلکہ یہ کلمات زبان پر لاتے کہ بڑے

*مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی ہیں، میں تو پہلے پیدا ہوا ہوں۔ (مستدرک،4/382، رقم:5450) **اولاد** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دس بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔(تہذیب الاسماء، 1/244) **فضائل و مناقب** نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بہت تعریفیں کرتے کہ لوگوں میں بہت سخی اور زیادہ صلۂ رحمی (یعنی رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ) کرنے والے ہیں۔ (مسند احمد، 1/392، حدیث:1610) ایک جگہ یوں فرمایا کہ جس نے انہیں تکلیف پہنچائی اس نے مجھے اِیذا پہنچائی کیونکہ آدمی کا چچا باپ کے قائم مقام ہوتا ہے۔ (ترمذی، 5/422، حدیث:3783) **دَرو دیوار نے اٰمین کہی** رحمتِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جانب سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر نوازشوں اور عطاؤں کی بارش کی ایک جھلک اور ملاحظہ کیجئے چنانچہ ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ سے ارشاد فرمایا: کل میرے آنے تک نہ تو گھر سے باہر نکلئے گا اور نہ بچّوں کو کہیں بھیجئے گا مجھے آپ سب سے کچھ کام ہے۔ اگلے دن حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ کے یہاں رونق اَفروز ہوئے تو حال اَحوال پوچھنے کے بعد فرمایا: ایک دوسرے کے قریب آجاؤ، جب سب قریب ہوگئے تو انہیں اپنی چادر میں ڈھانپ لیا اور دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ میرے چچا ہیں اور میرے والد کے قائم مقام ہیں، یہ سب میرے اہلِ بیت ہیں ان سب کو آتشِ دوزخ سے ایسے ہی چُھپادے جیسے میں نے اپنی چادر میں چُھپایا ہے۔ اس پر سب نے اٰمین کہی یہاں تک کہ دروازے کی دہلیز اور گھر کی دیواروں سے بھی ”اٰمین اٰمین اٰمین“ کی صدا آنے لگی۔ (معجم کبیر، 19/263، حدیث:584) **اِعزاز و اِکرام** صحابۂ کرام علیھمُ الرِّضوان حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تعظیم و توقیر بجالاتے، آپ کے لئے کھڑے ہوجاتے، آپ کے ہاتھ پاؤں کا بوسہ لیتے، مشاورت کرتے اور آپ کی رائے کو ترجیح دیتے تھے۔ (تہذیب الاسماء، 1/244۔ تاریخ ابنِ عساکر، 26/372ملخصاً) چنانچہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ بارگاہِ رسالت میں تشریف لاتے تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ بطورِ احترام آپ کے لئے اپنی جگہ چھوڑ کر کھڑے ہوجاتے۔ (معجم کبیر، 10/285، حدیث: 10675) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پیدل ہوتے اور حضرت سیّدنا عمر فاروق اور حضرت سیّدنا عثمان ذوالنّورین رضی اللہ تعالٰی عنھما حالتِ سواری میں آپ کے پاس سے گزرتے تو بطورِ تعظیم نیچے اتر جاتے یہاں تک کہ آپ وہاں سے گزر جاتے۔ (استیعاب، 2/360) حضرت سیدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکریم آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیتے اور فرماتے: اے میرے چچا! مجھ سے راضی رہئے گا۔ (تاریخ ابن عساکر، 26/372) **ذمہ داری و پسندیدہ کام** اسلام لانے سے پہلے اور بعد میں بھی مکہ میں آنے والے حاجیوں کو آبِ زمزم سے سیراب کرنے کے ساتھ ساتھ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ ذمہ داری بھی خوب نبھائی کہ کوئی بھی شخص مسجد حرام میں کوئی گالم گلوچ یا بے ہودہ کلام نہ کہے۔ (اسد الغابہ، 3/163۔ الثقات لابن حبان، 1/18) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ رضائے الٰہی کی خاطر غلام خریدتے اور انہیں آزاد کردیا کرتے تھے یہاں تک کہ آخری وقت میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے 70 غلاموں کو آزاد کیا۔ (طبقات ابنِ سعد، 4/22) **وصال مبارک** بوقتِ وفات آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے بیٹے حضرت عبدُ اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو چند نصیحتیں کیں پھر اپنا رُخ کعبۃُ اللہ شریف کی جانب کرتے ہوئے کلمہ شریف پڑھا اور آنکھیں بند کرکے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کردی۔ (تاریخ ابن عساکر، 26/376) وصال کا اعلان ہوتے ہی بکثرت لوگ جنازۂ مبارکہ کے اِردگرد جمع ہوگئے، خود بنو ہاشم کے لوگوں نے جنازۂ مبارکہ کو اس طرح گھیر لیا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سپاہیوں کے ذریعے سے ان کو ہٹوایا اور نمازِ جنازہ ادا فرمائی۔ (طبقات ابن سعد، 4/23) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا وصال مبارک 88سال کی عمر میں سن 32ہجری ماہِ رجب یا رمضانُ المبارک میں جمعہ کے دن 12 تاریخ کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ جنّتُ البقیع میں آرام فرمارہے ہیں۔ (استیعاب، 2/361 تا362) **روایتِ حدیث** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد 35ہے۔ (تہذیب الاسماء، 1/244)

حضرت سیّدنا امام حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی

خرم شہزاد عطاری مدنی*

مزار شریف حضرت سیّدنا حسن بَصْری علیہ رحمۃ اللہ القوی

حضرت سیّدنا حسن بَصْری علیہ رحمۃ اللہ القوی ایک جلیل القدر تابعی بُزُرگ ہیں۔ ایک روایت کے مطابق آپ کو 130 صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے ملاقات کا شرف حاصل ہے۔ ان میں سے 70 بدری (یعنی غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والے) صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان بھی شامل ہیں۔(تھذیب الاسماء واللغات، 1/165، سیر اعلام النبلاء، 5/459) **وِلادت:** آپ کی وِلادت مدینۂ مُنَوَّرہ میں امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دورِ خِلافت کے آخری حصّے میں ہوئی۔ (سیر اعلام النبلاء، 5/457ملخصاً) **حَسَن نام کس نے رکھا؟** وِلادت کے بعد آپ کو امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور انہی کی خواہش پر آپ کا نام "حَسَن" رکھا گیا (تذکرۃ الاولیاء، 1/34 ملخصاً) **کُنْیت:** آپ کی کنیت "ابوسعید" ہے۔ (سیر اعلام النبلاء، 5/456) **والدہ ماجِدہ:** آپ کی والِدہ ماجِدہ کا نام "خَیْرَہ" ہے۔ یہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا اُمِّ سَلَمَہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی کنیز تھیں۔ (سیر اعلام النبلاء، 5/456) جب آپ کی والِدہ کسی کام میں مصروف ہوتیں اور آپ رونے لگتے تو اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا اُمِّ سَلَمَہ رضی اللہ تعالٰی عنہا آپ کو چُپ کرانے کے لئے اپنا دودھ پلا دیا کرتیں۔(تفسیر روح البیان، 8/354ملتقطاً) سیّدَتُنا اُمِّ سَلَمَہ رضی اللہ تعالٰی عنہا آپ کے لئے یہ دُعا کیا کرتی تھیں: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! حسن کو مخلوق کا راہنما بنا دے۔" (مرآۃ الاسرار، 230) **حضرت حسن بَصْری کا پیشہ:** ابتدائی دَور میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جواہرات کی تجارت کیا کرتے تھے لیکن پھر دنیا سے بے رغبت ہو کر فکرِ آخرت میں گوشہ نشینی اختیار فرما لی۔ (تذکرۃ الاولیاء، 1/34-35 ملتقطاً) **خوفِ خدا:** منقول ہے کہ آپ پر ہمیشہ غم کا غلبہ رہتا اور کبھی ہنستے نہ تھے (تفسیرِ قرطبی، 4/115) گریہ وزاری میں مصروف رہتے تھے اور کسی نے کبھی آپ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نہیں دیکھی۔ (مرآۃ الاسرار، ص 233) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہر وقت اس طرح سہمے رہتے تھے جیسے انہیں سزائے موت سنادی گئی ہو۔" (احیاء العلوم، 4/231ملخصاً) **کنویں سے پانی اُبَل پڑا:** کچھ لوگ آپ کے ساتھ حج کے لئے روانہ ہوئے اور ان میں سے بعض لوگوں کو شدّت سے پیاس لگی۔ راستے میں ایک کنویں پر نظر پڑی لیکن اس پر رسّی اور ڈول کچھ نہ تھا۔ جب حضرت حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے صورتِ حال بیان کی گئی تو فرمایا: جب میں نماز میں مشغول ہو جاؤں تو تم پانی پی لینا چنانچہ جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو اچانک کنویں میں سے پانی خود بخود اُبل پڑا اور سب لوگوں نے اچھی طرح پیاس بجھائی لیکن ایک شخص نے احتیاطاً کچھ پانی ایک کوزے میں رکھ لیا۔ اس حرکت سے کنویں کا جوش ایک دم ختم ہو گیا اور آپ نے فرمایا کہ تم نے خدا پر اعتماد نہیں کیا، یہ اسی کا نتیجہ ہے؟ پھر آگے روانہ ہوئے تو راستے میں سے کچھ کھجوریں اُٹھا کر لوگوں کو دیں جن کی گُٹھلیاں سونے کی تھیں، لوگوں نے وہ گُٹھلیاں بیچ کر کھانے پینے کا سامان خریدا اور صدقہ بھی کیا۔(تذکرۃ الاولیاء، 1/40ملخصاً) **وِصالِ باکمال:** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا وِصال رَجَبُ الْمُرَجَّب کے شروع میں 110 ہجری کو ہوا۔ اس وقت آپ کی مُبارَک عمر کم و بیش 88 برس تھی۔ (سیر اعلام النبلاء، 5/472) **نمازِ جنازہ:** شہرِ بصرہ میں نمازِ جمعہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی جس میں کثیر بندگانِ خدا نے شرکت کی۔

(سیر اعلام النبلاء، 5/473ملخصاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رَحْمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شعبہ فیضان صحابیات، المدینۃ العلمیہ (سردارآباد)

انقلابی شخصیات کے کارنامے

امام یوسف بن اسماعیل نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی دینی خدمات

حافظ عرفان حفیظ عطاری مدنی*

عارِف باللہ، علامہ یوسف بن اسماعیل نَبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی زبردست عاشقِ رسول، ولی اللہ اور عظیم عالمِ دین تھے۔ آپ کی پیدائش فلسطین کے ایک علاقے نَبہان میں ہوئی اسی نسبت سے آپ کو نَبہانی کہا جاتا ہے۔ آپ نے اپنا سنِ پیدائش 1265ھ بمطابق 1849ء لکھا ہے۔ (الشرف المؤبد لآل محمد مترجم، مقدمہ، ص5)

حصولِ تعلیم آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ابتدائی تعلیم (Primary Education) اپنے والدِ گرامی سے حاصل کی، اس کے بعد جامعۃ الازہر میں داخلہ لیا اور وہاں سے علومِ دینیہ کی تکمیل فرمائی۔ پھر آپ نے اپنے علاقے میں درس و تدریس کا آغاز فرمایا۔ اس دوران بیروت، ترکی، عراق اور شام کا سفر بھی فرماتے رہے جہاں مختلف علما سے ملاقاتیں رہیں۔ آپ بیروت کے وزیرِ انصاف رہے۔ (سبیل النجاۃ، ترجمۃ المؤلف، ص10)

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے طویل عرصہ مدینۂ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً میں قیام فرمایا۔ آخری عُمر میں بیروت تشریف لے آئے اور وہیں 1350ھ بمطابق 1932ء میں وصال فرمایا۔ (سبیل النجاۃ، ترجمۃ المؤلف، ص10) آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ہم عصر ہیں۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزت سے آپ کی ملاقات تو ثابت نہیں لیکن علمِ غیب کے موضوع پر اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزت عظیم الشّان کتاب اَلدَّوْلَۃُ الْمَکِّیَّۃ بِالْمَادَّۃِ الْغَیْبِیَّہ پر آپ کی تقریظ شامل ہے۔ جس میں امامِ اہلِ سنت علیہ رحمۃ رب العزت کو الامامُ الکبیر کے لقب سے یاد کیا ہے اور اس کتاب کو نفع بخش، سچّی اور بہت مضبوط دلائل پر مشتمل ارشاد فرمایا۔ (رفع الریب عما نال المصطفٰی من علم الغیب، ص138، ملخصاً)

کُتُب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کثیرُ التصانیف بزرگ تھے۔ آپ نے اپنی کُتُب کے ذریعے اسلامی عقائد کی وضاحت فرمائی اور نئے فتنوں کا ردّ فرمایا نیز عظمتِ مصطفٰے پر بھی کئی کتب تحریر کیں۔ چند کتب کے نام یہ ہیں:

❀ حُجَّۃُ اللہِ عَلَی الْعَالَمِیْنَ فِیْ مُعْجِزَاتِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ❀ جَوَاہِرُ الْبِحَارِ فِیْ فَضَائِلِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ ❀ جَامِعُ کَرَامَاتِ الْاَوْلِیَاء ❀ سَبِیْلُ النَّجَاۃِ ❀ اِتِّحَافُ الْمُسْلِم ❀ شَوَاہِدُ الْحَقِّ ❀ سَعَادَۃُ الدَّارَیْن ❀ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ عَلٰی سَیِّدِ السَّادَاتِ ❀ اَلْفَتْحُ الْکَبِیْرِ فِیْ ضَمِّ الزِّیَادَاتِ اِلَی الْجَامِعِ الصَّغِیْر ❀ اَلشَّرَفُ الْمُؤَبَّدِ لِآلِ مُحَمَّدٍ اور مَجْمُوْعُ اَرْبَعِیْنَات۔

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک قادرُ الکلام شاعر بھی تھے۔ فنِّ شاعری کو بھی آپ نے اسلام کی خدمت کے لئے استعمال فرمایا۔ اشعار کی صورت میں ایک کتاب تحریر فرمائی جس میں اسلام اور دیگر مذاہب کا تقابل (Comparison) پیش کیا ہے اور اسلام کی حقّانیت کو ثابت فرمایا ہے۔ اس کتاب کا نام "اَلرَّائِیَۃُ الْکُبْرٰی" ہے۔ اسی طرح آپ نے اشعار میں ایک اور کتاب "اَلرَّائِیَۃُ الصُّغْرٰی" کے نام سے لکھی ہے جس میں آپ نے عرب دنیا کے بدعقیدہ گروہوں کا رد فرمایا ہے۔ اللہ تعالٰی کی آپ پر رحمت ہو اور آپ کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجھ کو اے عطّارؔ سُنّی عالموں سے پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللہ دو جہاں میں میرا بیڑا پار ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص699)

* مُدرِّس جامعۃ المدینہ، ماریشس

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

مزار شریف حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مزار شریف مولانا شفیع اوکاڑوی علیہ رحمۃ اللہ القوی

مزار شریف حضرت پیر بدر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مزار شریف حضرت قاضی ضیاء الدین جیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(وہ بزرگانِ دین جن کا وصال یا عرس رَجَبُ الْمُرَجَّب میں ہے)

رَجَبُ الْمُرَجَّب اسلامی سال کا ساتواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، علمائے اسلام اور اَولیائے عِظام کا یومِ وصال یا عرس ہے، ان میں سے 21 کا مختصر ذکر ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب المرجب 1438ھ کے شمارے میں کیا گیا تھا مزید 18 کا مختصر تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان (1) حضرتِ سیّدنا نُضیر بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قُرَشی عَبْدَرِی، صحابی، مہاجر، مجاہد، شہید اور حلمائے قریش سے تھے، جنگِ یرموک میں رجب 15ھ کو شہید ہوئے۔ آپ وہ صحابی ہیں جو دولتِ اسلام کے مِل جانے پر کثرت سے شکرِ الٰہی بجالایا کرتے تھے۔ (اسد الغابۃ، 5/338) (2) صحابیِ رسول حضرتِ سیّدنا سعید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قُرَشی سَہْمی نے اسلام قبول کرنے کے بعد حبشہ ہجرت فرمائی پھر مدینۂ منوّرہ آئے، آپ نے جنگِ یَرمُوک میں رجب 15ھ کو شہادت پائی۔ (اسد الغابۃ، 2/451تا452) (3) سلطانِ اسلام، حضرتِ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بِعثتِ نبوی سے پانچ سال قبل مکّہ شریف میں پیدا ہوئے۔ صحابیِ رسول، امینِ اَسرارِ نبوت، کاتبِ وحی، حِلم و سخاوت کے مالک اور مجموعۂ مَناقِب ہیں۔ رجب المرجب 60ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک دِمَشْق (شام) میں ہے۔ (الاصابہ، 6/120، تاریخ ابن عساکر، 59/240) **علمائے اسلام رحمہمُ اللہُ السّلام** (4) امامُ المسلمین حضرتِ امام مُسلم بن حَجّاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت 206ھ میں نیشاپور (خُراسان) میں ہوئی۔ 24رجب 261ھ کو وِصال فرمایا، مزار مبارک نیشاپور میں ہے۔ غیر معمولی ذہانت کے مالک، حافظُ الحدیث، اِمامُ المُحدِّثین اور عظیم شخصیت کے مالک تھے، اپنی تصنیف "صحیح مسلم" کی وجہ سے عالمگیر شہرت حاصل ہوئی۔ (جامع الاصول، 1/124، محدثین عظام حیات وخدمات، ص323تا332) (5) امامُ الائمہ حضرتِ امام ابوعیسیٰ محمد ترمذی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 209ھ میں تِرْمِذ (ساحلِ نہر جیحون) اُزْبِکِسْتان میں ہوئی اور یہیں 13رجب 279ھ کو وصال فرمایا۔ شیخ المحدثین، محسنِ اُمّت، علم و عمل کے پیکر اور احادیث کی مشہور کتاب "سُنَنِ تِرمِذی" کے مصنف ہیں۔ (جامع الاصول، 1/129، محدثین عظام حیات وخدمات، ص357تا363) (6) شیخ الاسلام، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1104ھ کو ضلع ٹھٹھہ (باب الاسلام سندھ) میں ہوئی اور 6رجب 1174ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مَکلی شریف ضلع ٹھٹھہ میں ہے۔ استاذُ العلما، عظیم مُحدّث، بہترین فقیہ، قادرُ الکلام شاعر، عربی، فارسی اور سندھی زبان میں تقریباً 300 کتب کے مصنف، بانی و شیخ الحدیث دارالعلوم ہاشمیہ ٹھٹھہ، قاضیُ القُضاۃ اور سلسلہ قادریہ کے شیخِ طریقت تھے۔ (انوار علمائے اہلِ سنّت سندھ، ص713تا718، سیرت سید الانبیاء، ص45تا49) (7) فقیہِ اعظم حضرت مفتی محمد نور اللہ نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1332ھ کو بصیر پور (اوکاڑہ) پاکستان میں ہوئی۔ محدّثِ دوراں، عالمِ باعمل، مصنفِ کتب، بانی و شیخ الحدیث دارُ العلوم حنفیہ فریدیہ اور شیخِ طریقت تھے، پانچ جلدوں پر مشتمل فتاویٰ نوریہ آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ یکم رجب 1403ھ کو وصال فرمایا۔ (فتاویٰ نوریہ، 1/68تا98) (8) واعِظِ شیریں بیان خطیبِ اعظم پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1348ء میں (کھیم کرن،

* رکنِ شوریٰ و نگران مجلس المدینۃ العلمیہ، بابُ المدینہ کراچی

مشرقی پنجاب) ہند میں ہوئی۔ 21 رجب 1404ھ کو وصال فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک (گلستانِ اوکاڑوی سولجر بازار) بابُ المدینہ کراچی میں ہے۔ عالِم باعمل، رہنمائے اہلِ سنّت، کئی کتب کے مصنف اور بہترین واعظ تھے، خَلقِ کثیر نے آپ سے فیض پایا۔ (انوارِ علمائے اہلِ سنت سندھ، ص866تا869)

اولیائے کرام رحمہم اللہ السلام (9) سلسلۂ نقشبندیہ کے عظیم شیخِ طریقت، حضرت خواجہ یوسف ہَمْدانی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 441ھ میں بُوزَنجِرْد (مضافاتِ ہمدان) ایران میں ہوئی۔ عالمِ دین، بانیِ دارُ العلوم، کئی کتب کے مصنف، غوثِ زمانہ اور شیخُ الشیوخ ہیں۔ 27رجب 535ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک مَرْو قدیم جنوبی تُرکمانِستان میں ہے۔ (تاریخ مشائخ نقشبندیہ، ص 197 تا 203) (10) عمادُ الدین حضرت سیّدنا ابو صالح عبدُاللہ نَصر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی ولادت 562ھ کو بغداد (عراق) میں ہوئی۔ خاندانِ غوثیت کے چشم و چراغ، سراجُ العُلَماء، فخرُ الفُضَلاء، قاضیُ القُضاۃ (چیف جسٹس)، وسیعُ العلم، جلیل القدر اور سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کے انیسویں شیخ طریقت ہیں۔ 27رجب 632ھ کو وصال فرمایا اور بغداد میں تدفین ہوئی۔ (تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ (برکاتیہ)، ص187تا192) (11) سلطانُ الہند، حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین سیّد حَسن سَنْجَری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 537ھ میں سجستان (موضع سنجر) ایران میں ہوئی۔ سلسلۂ عالیہ چشتیہ کے عظیم المرتبت شیخ، نجیبُ الطرفین سیّد، صاحبِ دیوان شاعر اور مشہور ترین ولی اللہ ہیں۔ لاکھوں کفّار آپ کے دستِ اقدس پر اسلام لائے۔ 6رجب 627ھ کو وصال فرمایا، مزارِ مبارک اجمیر شریف (راجستھان) ہند میں دُعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔ (اخبار الاخیار، ص23، اقتباس الانوار، ص344، 385) (12) قدوۃُ السالکین، حضرت سیّد میر موسیٰ جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی ولادت باسعادت بغداد شریف عراق میں ہوئی۔ 13رجب 763ھ کو وصال فرمایا، تدفین بغداد شریف (عراق) میں ہوئی۔ (تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ (برکاتیہ)، ص199) (13) پیرِ محافظ، حضرتِ سیّدنا شیخ بدرالدین بدرِ عالم جُنیدی میر ٹھی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت مِیرٹھ (یوپی) ہند میں ہوئی۔ 25یا 27 رجب 844ھ کو وصال فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک چھوٹی درگاہ کے نام سے بِہار ہند میں ہے۔ آپ بِہار و بنگال کے مشہور ترین ولیِ کامل ہیں۔ (اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، 4/157) (14) امامُ الاَصْفِیاء حضرت سیّدنا قاضی ضیاءُ الدّین جیاء عثمانی قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 925ھ قصبہ نیو تنی (ضلع اناؤ، یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ عالمِ دین، استاذُ العلما اور سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے اٹھائیسویں شیخِ طریقت ہیں۔ 21رجب 989ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک قصبہ نیو تنی میں ہے۔ (تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ (برکاتیہ)، ص 221 تا 223، تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ، 2/73) (15) قبلۂ عالم، حضرت خواجہ سیّد فیض محمد شاہ قندھاری نقشبندی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1266ھ میں موضع قلعۂ سیدان قندھار افغانستان میں ہوئی۔ 18رجب 1380ھ کو وصال فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک فیض آباد تحصیل تاندلیانوالہ ضلع سردار آباد (فیصل آباد پنجاب) پاکستان میں ہے۔ (تذکرہ خانوادہ حضرت ایشاں، ص646تا657) (16) استاذُ العلماء، عاشقِ اعلیٰ حضرت، پیر بارُو حضرت خواجہ عبدُاللہ نقشبندی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت فتح پور ضلع لیہ میں ہوئی اور وصال 19رجب 1399ھ کو فرمایا، مزار مبارک موضع پیر بارُو شریف (تحصیل فتح پور ضلع لیہ پنجاب) پاکستان میں ہے۔ (فیوضاتِ حسنیہ، ص483تا487)

خُلَفائے اعلیٰ حضرت علیہم رحمۃ ربِّ العزت (17) عالمِ باعمل حضرت شیخ عبدالقادر کُردِی آفندی مکی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1275ھ کو اَرْبِیل (کردستان) عراق میں ہوئی۔ عالمِ دین، مکۂ مکرمہ کے مُجاوِر، مُترجِم، مصنف اور خلیفۂ اعلیٰ حضرت تھے۔ 9رجب 1365ھ کو طائف میں وفات پائی اور وہیں دفن کئے گئے۔ (اجازات المتینہ ص69، 31، تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت ص67) (18) عالمِ جلیل، حضرت شیخ سیّد محمد عبدالحی کَتّانی حسنی مالکی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1305ھ فاس مغرب (یعنی مراکش) میں ہوئی۔ 12 رجب 1382ھ کو وصال فرمایا۔ نیس (Nice) فرانس کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔ آپ مُحدّثِ عرب و عجم، عالمِ باعمل، کئی کتب کے مصنف اور خلیفۂ اعلیٰ حضرت تھے۔ آپ کی کتاب "فِہرِسُ الفہارس" علمائے سِیَر (علمائے سیرت) میں معروف ہے۔

(نظام حکومتِ نبویہ مترجم، ص 27، الاعلام للزرکلی، 6/187)

دِل برداشتہ اسلامی بھائی کی دِلجوئی

8 جُمادَی الاُولیٰ 1439 ہجری (25 جنوری 2018 عیسوی) شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) کو امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مکان "بیتُ البقیع" کے "جنّت ہال" میں خُصوصی مَدَنی مذاکرے کا سلسلہ تھا جس میں جامعۃ المدینہ فیضانِ بخاری، عطاری کابینہ اور ہند سے آئے ہوئے اسلامی بھائیوں کی حاضری کی ترکیب تھی، جگہ کم ہونے کی وجہ سے مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی کے دورۂ حدیث شریف کے ایک طالبِ علم کو بھی داخلے کا موقع نہ مل سکا تو وہ دِل برداشتہ ہوئے، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو جب اس کا پتا چلا تو آپ نے حفاظتی اُمور کے ذمّہ دار اسلامی بھائی سے معلومات کروائیں، ان کی طرف سے جگہ کی کمی اور اسلامی بھائیوں کی کثرت کا عذر بیان ہوا اور احتیاطی معافی بھی مانگی گئی، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دل برداشتہ ہونے والے اسلامی بھائی کو دو صوتی پیغام روانہ کئے جن کا خُلاصہ یہ ہے:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میٹھے میٹھے مدنی بیٹے بلال عطاری (طالبِ علم، دورۃُ الحدیث شریف!)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کی چِٹھی میں نے پڑھی جس میں شبِ جمعہ آپ بیتُ البقیع کے باہر کھڑے رہے، اندر حاضری کی ترکیب نہ بَن سکی، کے بارے میں لکھا تھا۔ اسے پڑھ کر واقعی مجھے قلبی طور پر افسوس ہوا کہ آپ تو مَا شَآءَ اللہ مدنی مذاکروں کے اتنے پابند ہیں کہ آپ کو تو سب سے پہلے داخلہ ملنا چاہئے مگر جگہ کی تنگی کی وجہ سے آپ سمیت دیگر طلبۂ کرام کو اندر آنے کا موقع نہ مل سکا۔ میں آپ سے اس صدمے پر تعزیت کرتا ہوں۔ بیٹے! آپ کو اور ان سب طلبۂ کرام کو جو اندر حاضر نہ ہوسکے تھے دِل بڑا رکھنا چاہئے، اس میں دل توڑ کر بیٹھنا یا دِل تھوڑا نہیں کرنا چاہئے۔ اب جگہ ہی نہیں ہے تو کیا کیا جائے؟ اس کا مطلب تو یہی ہے کہ ہم کو مدنی مذاکرہ یہاں نہیں بلکہ (فیضانِ مدینہ کے) رَمَضان ہال یا میلاد ہال میں کرنا چاہئے، مگر بعض دیوانے گھر پر مدنی مذاکرہ کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں اور اس میں خوش بھی زیادہ ہوتے ہیں، تو اس میں اپنا دِل نہ توڑا کریں، دِل بڑا رکھا کریں اور مدنی مذاکرہ جہاں بھی ہو اس میں آیا کریں۔

؏ اللہ کرے دل میں اتر جائے مری بات!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تاریخ کے اوراق سے

مسجد نبوی شریف زادھا اللہ شرفاً وّ تعظیماً

عبد العزیز عطّاری مدنی*

حضور نبیِّ کریم، رءوف رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب مکّہ معظّمہ سے ہجرت فرما کر مدینۂ منورہ تشریف لائے تو قبیلہ بنی عَمْرو بن عَوف کے پاس دس دن سے کچھ زائد قیام فرمایا، وہاں مسجدِ قُبا کی بنیاد رکھی اور اس میں نماز ادا فرمائی، پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے جُھرمٹ میں آگے بڑھے یہاں تک کہ اونٹنی مدینۂ منورہ میں آکر اس مقام پر بیٹھ گئی جہاں اس دن بعض مسلمان نمازیں ادا کررہے تھے۔ یہ کھجوروں کو خشک کرنے کی جگہ تھی اور یہ زمین دو یتیم بچوں سَہْل اور سُہَیْل کی تھی جو حضرت سیدنا اَسْعَد بن زُرارَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زیرِ کَفالت تھے۔ جب اونٹنی وہاں بیٹھ گئی تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: یہی ہماری منزل ہوگی ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ پھر رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان بچّوں کو بلایا اور ان سے زمین خریدنے کے لئے گفتگو فرمانے لگے تو انہوں نے عرض کیا: ہم آپ کو بطورِ نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ (بخاری،2/595،حدیث:3906) رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہ زمین بلا قیمت قبول نہ فرمائی بلکہ اس کو خریدا اور رقم حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ادا کی۔

(امتاع الاسماع،10/ 88ماخوذاً)

سنگِ بنیاد کس نے اور کب رکھا؟ ہجرت کے پہلے سال بمطابق اکتوبر 622 عیسوی میں (مدینۃ الرسول، ص147) مسجدِ نبوی شریف کا سنگِ بنیاد اس انداز سے رکھا گیا کہ پہلا پتھر حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے، دوسرا حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق نے، تیسرا حضرت سیّدنا عمر فاروق نے اور چوتھا حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہم نے رکھا۔

(کتاب الفتن لنعیم،1/107، حدیث:259)

مسجدِ نبوی کی تعمیر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان مسجدِ نبوی کی تعمیر کیلئے ایک ایک اینٹ اٹھا کر لاتے (مواہبِ لدنیہ، 1/160)) اور خود حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے ساتھ اینٹیں اٹھا کر لاتے اور ان کے ساتھ یہ شعر بھی پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ لَاخَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الْاٰخِرَۃ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَ الْمُھَاجِرَۃ

اے اللہ! بے شک آخرت کا بدلہ ہی بہتر ہے پس تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔ (بخاری،1/165،حدیث: 428 ملخصاً)

مسجد کا رقبہ اور تعمیر کا سامان حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانہ اقدس میں مسجد کی لمبائی 70 ہاتھ، چوڑائی 60 ہاتھ تھی جو تقریباً 30x35 میٹر بنتے ہیں۔ چھت کی بلندی پانچ ہاتھ، بنیادیں پتھر کی، دیواریں کچی اینٹوں کی، سُتون کھجور کے تنوں کے اور چھت کھجور کی شاخوں کی بنائی گئی، مسجد کے تین دروازے تھے، ایک دروازہ مسجد کی جنوبی جانب تھا جسے تحویلِ قبلہ کے بعد بند کرکے اس کے سامنے شمالی جانب دروازہ کھول دیا گیا جبکہ دوسرے دو دروازوں میں سے ایک بابِ رَحمت اور دوسرا بابِ جبریل تھا، مسجد کا دالان تین صفوں پر مشتمل اور باقی صحن تھا۔ (فیضان فاروق اعظم، 2/771، ملخصاً)

خوب مسجدِ نبوی کا حسین ہے منظر
سبز سبز گنبد پر کیسا نور چھایا ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص463)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

ابوالحسن عطاری مدنی*

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا، نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا! ترے شہر و کلام و بقا کی قسم
(حدائقِ بخشش، ص80)

الفاظ و معانی مَرتَبہ: رُتبہ۔ کلامِ مجید: قراٰنِ پاک۔ شَہا: اے بادشاہ۔ کلام: گفتگو۔ بقا: زندگی۔

شرح کلامِ رضا اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایسا مقام و مرتبہ عطا فرمایا جو نہ آپ سے پہلے کسی کو ملا اور نہ آپ کے بعد مل سکتا ہے۔ اس مقام و مرتبے کی ایک جھلک یہ ہے کہ اللہ کریم نے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شہرِ ولادت مکّۂ مکرّمہ، آپ کی مبارک گفتگو اور آپ کی مبارک زندگی کی قسم ذکر فرمائی، یہ اعزاز آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علاوہ اور کسی کو حاصل نہیں ہوا۔ **شہر کی قسم** ﴿لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو (پ30، البلد:1، 2) **کلام کی قسم** ﴿وَ قِیْلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَۘ(۸۸)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے (پ25، الزخرف:88) **بقا کی قسم** ﴿لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ(۷۲)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب تمہاری جان کی قسم بیشک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔ (پ14، الحجر:72)

اے عاشقانِ رسول! اگرچہ قراٰنِ مجید میں اللہ پاک نے اپنے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عمرِ مبارک، پیاری گفتگو اور مبارک شہر کی قسم ذکر فرمائی، لیکن علمائے کرام فرماتے ہیں کہ شہر مبارک کی قسم ذاتِ پاک کی قسم سے زیادہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعظیم و تکریم پر دلالت کرتی ہے جیسا کہ حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ قَدْ بَلَغَتْ مِنَ الْفَضِیْلَۃِ عِنْدَہٗ اَنْ اَقْسَمَ بِتُرَابِ قَدَمَیْكَ فَقَالَ: لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) ۔ ترجمہ: یارسولَ اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کا مرتبہ اللہ تعالٰی کے ہاں اس حد کو پہنچا کہ اس نے آپ کے مبارک قدموں کے نیچے آنے والی مٹی کی قسم یاد کرتے ہوئے فرمایا: ﴿لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱)﴾ (نسیم الریاض، 1/317 ملخصاً) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اس قول کو نقل کرکے ارشاد فرمایا: شہر کی قسم سے مراد اس کی خاکِ پا (مٹّی) کی قسم ہے کیونکہ شہر سے مراد وہ زمین اور جگہ ہے جہاں حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) مبارک پاؤں رکھ کر چلتے تھے۔ (فتاویٰ رضویہ، 5/558 بحوالہ مدارج النبوۃ، 1/65)

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام
(حدائقِ بخشش، ص305)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: اے مسلمان! یہ مرتبۂ جلیلہ اس جانِ محبوبیت کے سوا کسے میسر ہوا کہ قرآنِ عظیم نے ان کے شہر کی قسم کھائی، ان کی باتوں کی قسم کھائی، ان کے زمانے کی قسم کھائی، ان کی جان کی قسم کھائی، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ ہاں اے مسلمان! محبوبیتِ کُبریٰ کے یہی معنی ہیں وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (فتاویٰ رضویہ، 30/159)

وَالْعَصْر ہے تیرے زماں کی قسم — لَعَمْرُكَ ہے تری جاں کی قسم
اَلْبَلَد ہے تیرے مکاں کی قسم — ترے شہر کی عظمت کیا کہنا

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

کُتُب کا تعارف

عبدالرحمٰن عطّاری مدنی*

نبیِّ مکرم، شفیعِ معظم، شہنشاہِ دوعالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عَرض کی گئی: ”لوگوں میں سب سے اچھا کون ہے؟“ فرمایا: ”لوگوں میں سے وہ شخص سب سے اچھا ہے جو کثرت سے قراٰنِ کریم کی تِلاوت کرے، زیادہ مُتّقی ہو، سب سے زیادہ نیکی کا حُکم دینے اور بُرائی سے مَنع کرنے والا ہو اور سب سے زیادہ صِلَۂ رِحمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ) کرنے والا ہو۔“ (مسند احمد، 10/402، حدیث:27504)

شیطان انسانوں کا کُھلا دشمن ہے جو انہیں وسوسے میں مبتلا کرتا اور نیکیوں سے روکتا ہے، اس لئے انسان ہمیشہ نیکی کی دعوت کا محتاج ہے۔ نیکی کی دعوت زبانی بھی دی جاسکتی ہے اور تحریری بھی! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اصلاحِ اُمّت کے جذبے کے تحت بیانات ومَدَنی مذاکروں وغیرہ کی صورت میں زبان کے ذریعے بھی نیکی کی دعوت دی اور کئی کتب و رسائل لکھ کر تحریر کے ذریعے بھی نیکی کی دعوت کو عام کیا۔ ان میں سے ایک عظیم کتاب بنام ”نیکی کی دعوت (حصۂ اوّل)“ ہے جو 616 صفحات پر مشتمل ہے۔

کتاب کا مختصر تعارف ”نیکی کی دعوت (حصۂ اوّل)“ میں نیکی کی دعوت دینے کی اہمیت و فضیلت اور نہ دینے کے نقصانات کا بیان ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب کے پڑھنے سے نیکی کی دعوت کے عظیم مَدَنی کام کے جذبے کو مزید تقویت ملتی ہے۔ ہر مسلمان بِالخصوص نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ رکھنے والے علمائے کرام، مساجد کے ائمہ اور مُبلّغین وواعِظین کے لئے اس میں کثیر مواد موجود ہے۔ اس کتاب کو تقریباً 125 قراٰنی آیات، نبیِّ رحمت، شفیعِ امّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے 249 ارشادات، 113 عبرت انگیز حکایات، 51 مَدَنی بہاروں اور مختلف موضوعات پر سینکڑوں مدنی پھولوں سے مُزیَّن کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی تیاری کے لئے تقریباً 146 کتبِ تفسیر و تصوف، کتبِ حدیث وفقہ اور ان کی شروحات اور دیگر کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دیگر کتابوں کی طرح اس کتاب میں بھی حتَّی الاِمکان آسان الفاظ ذکر کئے ہیں۔ جہاں مشکل الفاظ مذکور ہیں وہاں ان کے معانی ذکر کئے ہیں۔ تَلَفُّظ کی درست ادائیگی کے لئے اعراب کا اہتمام کیا ہے۔ ذوق میں اِضافے کے لئے موقع کی مناسبت سے اَشعار بھی درج کئے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! صرف اردو زبان میں یہ کتاب 2011 سے 2017 تک (سات ایڈیشنز میں) تقریباً ایک لاکھ سات ہزار (107000) کی تعداد میں شائع ہوچکی ہے جبکہ سِندھی، ہندی، عَرَبی، رومن اردو، گُجراتی، بَنگالی، انگلش، پَشتو، تامل اور لوگانڈا زبانوں میں اس کا ترجمہ بھی ہوچکا ہے۔ بے شمار مساجد اور گھروں وغیرہ میں اس کتاب سے درس بھی دیا جاتا ہے۔ یہ کتاب مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کی جاسکتی ہے نیز دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

یانبی! ”نیکی کی دعوت“ کی تڑپ
ہوکسی صورت نہ کم چشمِ کرم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص255)

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

تعزیت وعیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے صُوری (Video) اور صَوتی (Audio) پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضرورتاً ترمیم کے ساتھ پیش کئے جارہے ہیں۔

مولانا سیّد حمزہ علی قادری (باب المدینہ کراچی) کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْم

غم ناک خبر ملی کہ شہزادۂ عالی وقار، باپوئے آبرودار، پیرِ طریقت، حضرت مولانا سیّد حمزہ علی قادری صاحب کا انتقال ہوگیا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ میں حضرت قبلہ مرحوم کے تمام خاندان والوں اور سارے مریدین وجملہ سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت نے مرحوم کے لئے دعا فرمائی اور ان کے ایصالِ ثواب کے لئے علّامہ جلالُ الدّین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کے رسالہ "حُسنُ السَّمْت فی الصَّمْت" کے اردو ترجمہ بنام "ایک چپ سو سکھ" (مکتبۃ المدینہ) سے خاموشی کی فضیلت پر یہ حدیثِ پاک پڑھ کر سنائی:) حضرت سیّدنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکّی مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: پرہیزگاری اختیار کرو یہ ہر بھلائی کا مجموعہ ہے اور بھلائی کی بات کہنے کے علاوہ اپنی زبان بند رکھو کیوں کہ اس کے ذریعے تم شیطان پر غالب رہو گے۔ (حسن السمت فی الصمت، ص73) میں تمام سوگواروں کو صبر کی تلقین کرتا ہوں کہ صبر کیجئے اور اجر کے حق دار بنئے کیونکہ بے صبری سے جانے والا پلٹ کر نہیں آتا بلکہ صَبْر کے ذریعے ہاتھ آنے والا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ مَا شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت بڑے فعّال (Active) تھے اور ان کے کافی مریدین بھی ہیں۔ (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت نے مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے مریدین کو مل جل کر ایک مسجد "فیضانِ حمزہ" بنانے، 3،4،5 فروری کو مدنی قافلے میں سفر کرنے اور مدنی ماحول سے وابستہ رہنے کی ترغیبات ارشاد فرمائیں)۔ (بِتَغَیُّرٍ قَلِیْلٍ)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرت مولانا بختیار الدّین قادری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی سے عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حضرت مولانا مفتی بختیار الدّین قادری (ڈھاکہ، بنگلہ دیش) کے ایکسیڈنٹ کی خبر ملنے پر ان سے بذریعۂ صوری پیغام (Video Message) عیادت اور جلد صحت یابی کی دعا فرمائی۔

تعزیت و عیادت کے مختلف پیغامات

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صوری پیغامات (Video Messages) کے ذریعے ❀ اویس عطاری سے ان کی والدہ (عطار آباد جیکب آباد) ❀ سید بلال عطاری سے ان کے بچّوں کی امّی اُمِّ زم زم عطاریہ (ملیر، باب المدینہ کراچی)، ❀ خواجہ محمد افضل کے بیٹے خواجہ محمد فیض (جتوئی ضلع مظفر گڑھ) ❀ سلیم اختر، سہیل عطاری وبرادران سے ان کی والدہ شریفاں بی بی (پتوکی ضلع قصور) ❀ ڈاکٹر ارسلان عطاری وبرادران سے ان کے والد مشتاق احمد قادری (زم زم نگر حیدرآباد) ❀ شہزاد وبرادران سے ان کے والد حاجی حسن پیروانی (باب المدینہ کراچی) ❀ حاجی توفیق عطاری سے ان کی والدہ (باب المدینہ کراچی) ❀ حاجی محمد شفیع سیالوی وبرادران سے ان کے والد بشیر نقشبندی (بھلوال، گلزارِ طیبہ سرگودھا) کے انتقال پر لواحقین سے تعزیت اور مرحومین کے لئے مغفرت اور بلندیِ درجات کی دعا فرمائی اور صدائے مدینہ لگانے، 7 دن کا فیضانِ نماز کورس، ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور مدنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب بھی ارشاد فرمائی۔ جبکہ ❀ مفتی سیّد احمد شاہ بخاری (کچھ، ہند) ❀ محمد ساجد عطاری اور ❀ الطاف عطاری (بروڈہ، ہند) سمیت کثیر عاشقانِ رسول سے ان کی یا ان کے اقربا کے بیمار یا زخمی ہونے کی خبر ملنے پر عیادت فرمائی اور صَبْر کی تلقین کرتے ہوئے کسی کسی پیغام میں یہ شعر بھی پڑھا۔

زباں پر شکوۂ رنج و الم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

معراج کے تحفے

ابو محمد عطاری مدنی*

حضور نبیِّ کریم، رءُوف رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اعلانِ نبوّت کے بارھویں سال، 27 رَجَبُ الْمُرَجَّب کی رات سفرِ معراج کی سعادت حاصل ہوئی۔ (خزائن العرفان، پ15، بنی اسرائیل، تحت الآیہ:1، ماخوذاً) سفرِ معراج میں جہاں کئی معجزات ظاہر ہوئے اور شانِ مصطفےٰ کی بلندی آشکار (نمایاں) ہوئی وہیں ربِّ مصطفےٰ کی طرف سے صاحِبُ التَّاج وَ الْمِعْراج صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تحائف بھی عطا ہوئے مثلاً دیدارِ باری تعالٰی، بلاواسطہ کلام، سورۂ بقرہ کی آخری آیات، پنجگانہ نماز کی فرضیّت۔

1 دیدارِ باری تعالٰی: علامہ شہابُ الدّین احمد خَفاجی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: صحیح مذہب یہ ہے کہ نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شبِ معراج سَر کی آنکھوں سے اپنے رب تعالٰی کو دیکھا جیسا کہ اکثر صحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضْوَان کا مذہب ہے۔ (نسیم الریاض شرح شفا، 3/144) یاد رہے کہ دنیا میں جاگتی آنکھوں سے پَروَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ کا دیدار صرف سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خاصّہ ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/20 ماخوذاً)

2 گفتگو کا شرف: جب رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو عرض کی: ”اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ یعنی تمام قولی، بدنی اور مالی عبادات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں“ اللہ کریم نے ارشاد فرمایا: ”اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنی اے نبیِّ مکرم! تجھ پر سلام ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں“ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے چاہا کہ سلام میں آپ کی اُمّت کا حصّہ بھی ہو جائے لہٰذا عرض کی: ”اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام ہو“ حضرتِ سیّدنا جبرائیل امین علیہِ السَّلام اور تمام آسمانی فرشتوں نے کہا: ”اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کے بندے اور رسول ہیں“۔ (تفسیر قرطبی، پ3، البقرہ، تحت الآیۃ: 285، 2/322) حضرت علّامہ حافظ ابنِ حجر عسقلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شبِ معراج اپنے محبوبِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بغیر واسطے کے کلام فرمایا۔ (فتح الباری، 8/185)

3 سورۂ بقرہ کی آخری آیات: معراج کی رات اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا فرمائیں۔ یہ دو آیات جنّت کے خزانوں میں سے ہیں۔ (روح البیان، پ3، البقرۃ، تحت الآیۃ:286، 1/449 ملخصاً)

4 امّتِ محمّدی کے لئے بخشش کی بشارت: معراج کی رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے یہ بشارت اُمَّتِ محمدیہ کو دی گئی کہ جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بخشش فرما دے گا۔ (ایضاً)

5 معراج کا خصوصی تحفہ: حضرتِ سیّدنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالٰی نے میری اُمّت پر 50 نمازیں فرض فرمائیں، میں یہ لے کر واپس ہوا حتّٰی کہ حضرت موسیٰ (علیہ السّلام) کے پاس سے گزرا تو انہوں نے

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی اُمّت پر کیا فرض فرمایا؟ میں نے کہا: اللہ تعالٰی نے ان پر 50 نمازیں فرض کیں، موسیٰ علیہ السّلام نے مجھے کہا: آپ اپنے رب کی طرف لوٹ جایئے، آپ کی اُمّت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں کہ میں واپس رب تعالٰی کی بارگاہ میں گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک حصّہ معاف فرمادیا، فرماتے ہیں کہ میں پھر موسیٰ علیہ السّلام کی طرف لَوٹا اور انہیں اس کی خبر دی، انہوں نے کہا: آپ اپنے رب کی طرف واپس جایئے، آپ کی اُمّت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میں اپنے رب کے پاس واپس لوٹا تو رب تعالٰی نے فرمایا: نمازیں پانچ ہیں اور حقیقت میں پچاس ہی ہیں ہمارے ہاں فیصلے میں تبدیلی نہیں کی جاتی۔ (مسلم، ص89، حدیث:415)

مشہور مفسّر حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: یہ خاص تحفہ تھا جو اُمّتِ محمدیہ کو حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی معرفت دیا گیا۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/144)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نماز اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خصوصی تحفہ ہے جو حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے ہمیں نصیب ہوا۔ لہٰذا اس تحفۂ خداوندی کی حفاظت کریں اور پانچوں وقت کی نماز باجماعت تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ پڑھنے کا خوب اہتمام کریں۔

مسجد بھرو تحریک! جاری رہے گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

آنکھوں کی حفاظت

Protection of Eyes

ڈاکٹر کامران اسحٰق عطاری*

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت آنکھ (Eye) ہے، ہمیں اس نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی حفاظت کے لئے تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ آنکھوں کی حفاظت کے حوالے سے چند مدنی پھول پیشِ خدمت ہیں:

1 دن میں کم از کم دو مرتبہ بالخصوص رات کو سادہ پانی سے آنکھیں دھونی چاہئیں۔ دھونے کے بعد آنکھوں کو قمیص کی آستین یا دامن وغیرہ سے خشک نہ کریں بلکہ اس کے لئے ایک علیحدہ صاف تولیے، رومال یا ٹشو پیپر (Tissue paper) کا استعمال رکھیں۔ 2 آنکھوں کو حتّی الامکان تیز دھوپ، دُھول اور دُھویں سے بچانا چاہئے نیز ویلڈنگ (Welding) کے وقت نکلنے والے شراروں اور سورج کی طرف دیکھنا بھی نقصان دہ ہوسکتا ہے۔ 3 پڑھتے لکھتے وقت روشنی کا مناسب انتظام نیز آنکھوں اور کتاب کے درمیان ڈیڑھ سے دو فِٹ کا فاصلہ ہونا چاہئے۔ بہتر یہ ہے کہ مطالعہ بیٹھ کر کریں، روشنی پیچھے سے یا بائیں جانب سے آئے اور کتاب پر کوئی عکس بھی نہ پڑے۔ مطالعہ کرنے یا کمپیوٹر وغیرہ پر کام کرنے کے دوران وقفے وقفے سے آنکھوں کو آرام دیتے رہیں یعنی ایک آدھ منٹ کے لئے آنکھیں بند کرلیں، اس سے آنکھوں کو سکون ملے گا۔ 4 چلتی ہوئی گاڑی یا ٹرین وغیرہ میں مطالعہ کرنے سے بھی آنکھوں پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ 5 بلڈ پریشر اور شوگر کے مریض وقفے وقفے سے آنکھوں کا معائنہ کرواتے رہیں کیوں کہ یہ دونوں بیماریاں بینائی پر اثر انداز ہوسکتی ہیں۔

اللہ کریم ہماری آنکھوں کی حفاظت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* مستشفیٰ (کلینک) فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

Hepatitis
ہیپاٹائٹس

کاشف شہزاد عطاری مدنی*

انسانی جسم میں جگر کی اَہمیت جگر(کلیجا،Liver) ہمارے جسم کا بڑا ہی اہم عُضو (حصہ) ہے جو سینے کی دَہنی طرف (Right Side) پسلیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ جگر بہت نازک عُضو ہے اور اس میں خون کی بہت سی مقدار موجود رہتی ہے، اس کا وَزن عموماً 1400 سے 1600 گرام ہوتا ہے، خون صاف کرنے کے علاوہ یہ دیگر کئی اَہم کام بھی سرانجام دیتا ہے۔ **ہیپاٹائٹس کیا ہے؟** پیلیا یا یرقان(Jaundice) جگر کی ایک خطرناک اور جان لیوا بیماری ہے جس کا سبب ہیپاٹائٹس نامی وائرس ہے۔ ہیپاٹائٹس وائرس کی 5 قسمیں ہیں: A، B، C، D اور E۔ ہیپاٹائٹس A، D اور E عُموماً اتنے خطرناک نہیں ہوتے، ان کا شکار ہونے کی صورت میں مناسب آرام اور جُوس وغیرہ کا زیادہ استعمال کرنا چاہئے، ایسا کرنے سے عُموماً 10، 12 دن میں صحت یابی ہوسکتی ہے۔ **ہیپاٹائٹس B اور C کے نقصانات** ہیپاٹائٹس کی پانچوں اقسام میں سے B اور C زیادہ خطرناک ہیں۔ اگر وقت کے اندر ان کی تشخیص کرکے علاج نہ کیا جائے تو جگر کے سُکڑ جانے، پیٹ میں پانی بھر جانے، جگر کے کینسر اور خون کی اُلٹیوں سمیت کئی جان لیوا صورتیں پیدا ہوسکتی ہیں۔ **شرحِ اموات** ہیپاٹائٹس B کے چار مریضوں میں سے عُموماً ایک مرجاتا ہے۔ عالمی ادارۂ صحت(World Health Organization) کے مطابق دنیا بھر میں ہونے والی اموات کی آٹھویں سب سے بڑی وجہ ہیپاٹائٹس ہے، دنیا میں ہرسال کئی لاکھ افراد ہیپاٹائٹس کے باعث موت کا شکار ہوجاتے ہیں۔ مختلف تجزیاتی رپورٹوں کے مطابق دنیا بھر میں 170 کروڑ افراد کے جسم میں ہیپاٹائٹس C کا وائرس موجود ہے جبکہ پاکستان میں بھی کئی کروڑ افراد اس میں مبتلا ہوسکتے ہیں۔ جگر کے امراض(Liver Diseases) سے ہر سال دنیا میں تقریباً دس سے بارہ لاکھ انسان ہلاک ہوجاتے ہیں جن میں سے نصف ہلاکتیں صرف ہیپاٹائٹس C کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ **ہیپاٹائٹس قابلِ علاج ہے** ہیپاٹائٹس ایک قابلِ علاج مرض ہے بِالخصوص اگر ابتدائی مرحلے(Initial Stage) میں اس کا علاج کروایا جائے تو جلد صحّت یابی ہوسکتی ہے۔ یہ ایک ایسی بیماری ہے جو کافی عرصے بعد ظاہر ہوتی ہے اور بسااوقات 20 سے 30 سال اس مرض میں مُبتلا ہونے کے بعد اس کا پتہ چلتا ہے۔ **کہیں آپ ہیپاٹائٹس کا شکار تو نہیں؟** چونکہ ہیپاٹائٹس کے اکثر مریضوں کو ایک عرصے تک اس بیماری کا پتہ نہیں چلتا لٰہذا ہر صحّت مند انسان کو اس کا ٹیسٹ کرواکر اطمینان کرلینا چاہئے۔ ابتداءً SGPT نامی ٹیسٹ کروالیا جائے کہ یہ چند سو روپے میں ہوجاتا ہے اور پھر ڈاکٹر کو دکھا کر ضرورتاً اس کے مشورے سے مزید ٹیسٹ کروائے جائیں۔ **حفاظتی ٹیکے ضرور لگوایئے** اپنے بچّوں کو ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق دیگر بیماریوں کے علاوہ ہیپاٹائٹس سے بچاؤ کا ٹیکا بھی ضرور لگوایئے۔ اگر بچپن میں کسی کو ہیپاٹائٹس کا حفاظتی ٹیکا نہ لگوایا گیا ہو تو بڑی عمر میں بھی اس کی ویکسین دی جاسکتی ہے۔ **ہیپاٹائٹس کی 12 علامات** ● وزن کم ہونا ● بھوک نہ لگنا ● چہرے کا رنگ زَرد ہونا ● پیشاب کا رنگ گہرا ہوجانا ● پیٹ میں پانی بھر جانا ● خون کی اُلٹی آنا ● بے ہوشی طاری ہونا ● سانس سے بُو آنا ● نیند میں خلل آنا ● ہاتھوں پر کپکپی طاری ہونا

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

پاؤں اور دیگر جسم میں سُوجن ہتھیلی کا گرم اور سُرخ ہونا وغیرہ۔ **ہیپاٹائٹس کے اسباب** آلُودہ پانی (Contaminated Water) کا استعمال استعمال شدہ سِرنج یا سُوئی کا اِستعمال حجّام (Barber) کے یہاں مُسْتَعمل (Used) ریزر کا استعمال ہیپاٹائٹس کے مریض کے استِعمال شدہ اوزار سے دانتوں کا علاج کروانا، جِلْد پر نشانات یا تصویر (Tattoos) بنوانا، ایسی سُوئی سے کان چھِدوانا یا ایسے مریض کا ٹوتھ برش استعمال کرنا وغیرہ۔ **بلا ضرورت ٹیکا نہ لگوایئے** غیر ضروری طور پر ٹیکا لگوانے سے گریز کیا جائے، اگر ٹیکا لگوانا ناگزیر ہو تو لازماً نئی سرنج کا استعمال کیا جائے۔ **مُوافق غذائیں** روٹی نان مونگ کی کھچڑی ساگودانہ مولی گنڈیریاں چاول بغیر بالائی کا دودھ (بالخصوص اونٹنی کا) اور دودھ سے بنی ہوئی اشیاء کم چربی والا گوشت دالیں خشک میوہ جات (Dry Fruits) شہد (Honey) وغیرہ۔ **مدنی پھول** دودھ کیلشیم (Calcium) سے بھرپور ہوتا ہے، یہ ہڈیوں کی بیماری، آنتوں کے کینسر اور ہیپاٹائٹس کو روکنے میں مدد کرتا ہے۔ (دودھ پیتا مدنی مُنّا، ص35) **نامُوافق غذائیں** بالائی (Cream) آلو اَرْوی کھانے میں مصالحہ جات اور گھی و تیل کا زیادہ استعمال۔ **پیلیا (یرقان) کا روحانی اور گھریلو علاج** ہیپاٹائٹس کے سبب پیلیا (یَرقان) کا مرض لاحق ہوتا ہے، اس کے دو گھریلو علاج ملاحظہ فرمایئے: (1) بُھنے ہوئے چَنوں پر اوّل آخِر ایک بار دُرُود شریف کے ساتھ سُوْرَۃُ الْفَلَق اور سورَۃُ النّاس ایک ایک بار یا تین تین بار پڑھ کر دَم کر دیجئے اور تھوڑے تھوڑے کھاتے رہئے (2) گنّے کو رات شبنم میں رکھ دیجئے اور صبح استِعمال کر لیجئے۔ (گھریلو علاج، ص63) **ہیپاٹائٹس کا رُوحانی علاج** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے ساتھ سورۂ قریش 1 بار (اوّل آخر 11 بار دُرُود شریف) پڑھ (یا پڑھوا) کر آبِ زم زم شریف یا اُس پانی میں جس کے اندر آبِ زم زم شریف کے چند قطرے شامل ہوں دَم کیجئے اور روزانہ صُبح دوپہر اور شام پی لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 40 روز کے اندر اندر شِفا یاب ہو جائیں گے۔ (صرف ایک بار دَم کیا ہوا پانی کافی ہے، حسبِ ضرورت مزید پانی ملالیجئے) (بیمار عابد، ص60)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہیپاٹائٹس اور اس طرح کے دیگر تمام جسمانی اَمراض سے بچنے کی کوشش اور بیماری ہو جانے کی صورت میں ان کے علاج کے لئے بھاگ دوڑ ضَرور کرنی چاہئے لیکن اس کے ساتھ ساتھ گناہوں کی بیماریوں کی معلومات اور ان کے علاج کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔ ظاہری بیماریاں صبر کرنے کی صورت میں ثوابِ آخرت کمانے اور مغفرت پانے کا سبب بن سکتی ہیں جبکہ باطنی بیماریاں اللہ پاک کی ناراضی کی صورت میں آخرت کی بربادی بلکہ ایمان کی دولت سے محرومی کا شکار بھی کر سکتی ہیں۔ **مدنی مشورہ** باطنی بیماریوں (مثلاً حَسَد، تکبُّر، شَماتَت وغیرہ) کی معلومات اور علاج جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"باطنی بیماریوں کی معلومات"** کا مطالعہ فرمایئے۔

اللہ کریم سے دُعا ہے کہ ہمیں ہیپاٹائٹس سمیت تمام بیماریوں سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مَرَض اُسی نے دیا ہے دوا وہی دے گا
کرم سے چاہے گا جب بھی شِفا وہی دے گا
(بیمار عابد، ص7)

(اس مضمون کا مواد مدنی چینل کے سلسلے مدنی کلینک سے بھی لیا گیا ہے جبکہ اس مضمون کی طِبّی تفتیش مجلسِ طِبّی علاج (دعوتِ اسلامی) کے ڈاکٹر محمد کامران اسحاق عطاری نے فرمائی ہے۔ تمام علاج اپنے طبیب (ڈاکٹر) کے مشورے سے ہی کیجئے۔)

رَجَب میں یہ دعا پڑھنا سُنّت ہے!

جب رَجَب کا مہینا آتا تو نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا پڑھتے تھے: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا رَمَضَانَ یعنی اے اللہ! تو ہمارے لئے رَجَب اور شعبان میں بَرَکتیں عطا فرما اور ہمیں رَمَضان تک پہنچا۔
(کفن کی واپسی، ص2، بحوالہ معجم اوسط، 3/85، حدیث:3939)

محمد عمر فیاض عطاری مدنی*

امرود اور ٹماٹر

Tomato and Guava

امرود (Guava) کے فوائد

امرود ایک سستا، لذیذ اور فرحت بخش پھل ہے۔ اس کا مِزاج سرد (ٹھنڈا) اور تَر ہے امرود کو جام بھی کہا جاتا ہے۔ آیئے اس کے کچھ طِبّی فوائد ملاحظہ کرتے ہیں:

امرود میں وٹامن B3 اور B6 ہوتے ہیں جو دماغ کی جانب خون کی فراہمی کو بہتر کرتے ہیں مَسلز اور اَعصاب کو پُرسکون اور ذہنی تناؤ کم کرتا اور جسمانی توانائی بڑھاتا اور بالوں کی نشوونما بہتر کرتا ہے خونی اور بادِی بواسیر میں مفید ہے قبض دُور کرتا ہے گرمی یا خشکی کی وجہ سے ہونے والی پیشاب کی بیماریوں میں کھانا کھانے کے بعد امرود کھانا کافی فائدہ مند ہے شوگر کے مریض بھی امرود کھاسکتے ہیں کیونکہ اس میں دیگر پھلوں کے مقابلے میں کم شوگر پائی جاتی ہے امرود میں پایا جانے والا فولک ایسڈ حاملہ خواتین کے لئے مفید ہوتا ہے دانت اور گلے کے درد، مسوڑوں کی سُوجن میں امرود کے پتوں کو پیس کر اس کا پیسٹ بنالیں اور دانتوں پر لگائیں بہت جلد فائدہ ہوگا، منہ میں چھالے ہونے کی صورت میں اگر امرود کے پتوں کو چبالیا جائے تو چھالے ختم ہوجاتے ہیں امرود کے پتے پیٹ کے درد، ڈائیریا میں بھی فائدہ مند ہیں امرود کے پتوں کو پانی میں اُبال کر ٹھنڈا کرکے پی لیں، اس سے پیٹ کے درد میں کافی افاقہ ہوگا نیز پیٹ کے کیڑوں سے بھی نجات ملتی ہے۔

نوٹ: تمام دوائیں اپنے طبیب (ڈاکٹر) کے مشورے سے ہی استعمال کیجئے۔

ٹماٹر (Tomato) کے فوائد

ٹماٹر اکثر کھانوں میں استعمال ہونے والی سبزی ہے نیز کھانے کے ساتھ بطورِ سلاد بھی استعمال کیا جاتا ہے، یہاں ٹماٹر کے چند فوائد پیش کئے جاتے ہیں:

ٹماٹر میں لائکوپین (Lycopene) ہوتا ہے جوکہ انسانی جسم میں آنتوں، پیٹ، رَحِم، منہ اور غذائی نالی کے سرطان کے خلاف مزاحمت کی طاقت پیدا کرتا اور پہلے سے موجود سرطان کے خلیوں (Cells) کو کم کرتا ہے سگریٹ نوشی کے سبب ہونے والی بیماریوں میں فائدہ مند ہے خون صاف کرتا ہے ٹماٹر میں بچّوں کی پرورش کے ضروری غذائی اجزا ہوتے ہیں ہائی بلڈ پریشر اور کولیسٹرول کی سطح کو کم رکھنے میں معاون ہوتا ہے ٹماٹر کے استعمال سے جوڑوں اور پٹھوں کے درد میں آرام ملتا ہے ٹماٹر جِلد کو بہتر بناتا اور چہرے کی رنگت کو نکھارتا ہے ٹماٹر کا جوس طاقت و توانائی دیتا ہے اسی وجہ سے بعض ماہرین نے اسے انرجی ڈرنکس (Energy Drinks) سے بہتر قرار دیا ہے ٹماٹر کا جوس حمل میں بھی مفید ہے، یہ معدہ دُرُست کرتا اور قے و متلی کی کیفیت سے نجات دلاتا ہے دانتوں سے خون آتا ہو تو دن میں تین مرتبہ لال ٹماٹر کا رَس تھوڑا تھوڑا پی لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں سے خون آنا بند ہوجائے گا قبض کے علاج کے لئے پکّے ٹماٹر کا رس ایک گلاس پی لیجئے۔ (ماخوذ از گھریلو علاج، ص68، 82، پھلوں، پھلوں اور سبزیوں سے علاج، ص306تا308، وغیرہ)

احتیاط: کچا ٹماٹر کھانے کے بعد کچھ دیر تک پانی نہ پیئیں اس طرح تیزابی مادے معدے میں اپنا طبی کام خوب اچھی طرح کرسکتے ہیں۔

*ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات (اقتباسات)

1 مولانا محمد شفیق الرحمٰن سیالوی (خطیب جامع مسجد نورِ مصطفٰے، منڈی بہاؤالدین): ہماری جان سے پیاری اہلِ سنت وجماعت کی سنتوں کے اِحیاء اور خالصۃً دینی، تبلیغی، اصلاحی، تعمیری، فکری، غیر سیاسی عالمگیر تحریک دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام شائع ہونے والا **”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“** جب موصول ہوتا ہے تو اس کے مطالعے سے دلی سکون اور قلبی فرحت محسوس کرتا ہوں۔ یہ ماہنامہ دورِ حاضر میں تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلّق رکھنے والوں کے لئے اَز حد مفید اور اہم ضَرورت ہے۔ تمام ہی شعبوں کے لوگوں کو اس کا بھرپور مطالعہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ اس مُجلّہ کا مطالعہ اصلاحِ اعمال کے ساتھ ساتھ عقائدِ اہلِ سنت کی پختگی اور فکرِ قبر و آخرت میں بھی مُمِدّ و مُعاون ہوگا۔ **2 مولانا محمد عامر جنیدی** (مدرّس جامعہ کریمہ قادریہ، پشاور): **”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“** میں اصلاحِ احوال، اصلاحِ اقوال، اصلاحِ افعال اور علم کا وافر سامان موجود ہے دعوتِ اسلامی کے لئے دست بدُعا ہیں۔ **3 مولانا واحد علی نقشبندی** (ناظمِ اعلیٰ جامعہ احیاء العلوم، مردان): **”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“** پڑھا بہُت خوشی ہوئی کہ ہر قسم کے مسائل کے بارے میں قابلِ فہم ادراک اور عام فہم مسائل بیان کئے گئے ہیں اللہ دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی عطا فرمائے۔

اسلامی بھائیوں کے تأثرات (اقتباسات)

4 میں **”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“** بہت ہی شوق سے پڑھتا ہوں اس کے تمام ہی سلسلے خصوصاً دارُالافتاء اہلِ سنت اور دیگر کئی مضامین بہت اچھے لگتے ہیں اللہ کریم اس کو مزید ترقّی و کامیابیوں سے نوازے۔ (فیضان رضا عطاری، اورنگی ٹاؤن باب المدینہ کراچی) **5 ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“** اپنی بَرَکتیں لُٹا رہا ہے **”عطّار کا چمن“** میں بہت سے مَدَنی پھول سیکھنے کو مل رہے ہیں جیسے جنوری کے ماہنامے کا مدنی پھول ”ایسے محلّہ میں مکان لینا چاہئے جہاں مسجد گیارھویں اور بارھویں والوں کی ہو“۔ (غلام عباس، کوئٹہ)

مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کے تأثرات (اقتباسات)

6 مجھے میرے قاری صاحب نے **”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“** پڑھنے کا ذِہن دیا اور ربیعُ الاوّل کے شُمارے میں سے **”گھوڑا وہیں کھڑا رہا“** والی کہانی بھی سنائی مجھے بہت اچھی لگی میں بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس میں دیئے گئے درس پر عمل کی کوشش کروں گا۔ (محمد حمزہ عطاری، بلدیہ ٹاؤن باب المدینہ کراچی) **7** مجھے **”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“** بہت پسند ہے میں ہر ماہ اسے بہُت شوق سے پڑھتی ہوں۔ (بنتِ نسیم عطاریہ، مدرسۃ المدینہ للبنات باب المدینہ کراچی)

اسلامی بہنوں کے تأثرات (اقتباسات)

8 ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ بہت ہی سبق آموز ہے اس میں زندگی کے تقریباً تمام ہی شعبوں سے متعلِّق افراد کے لئے راہنمائی کے مدنی پھول ملتے ہیں خاص طور پر اسلامی بہنوں کو گھر بیٹھے ہی بہت کچھ سیکھنے کو مل جاتا ہے۔ (اسلامی بہن، اسلام آباد) **9** مجلس **”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“** مبارک باد کی مستحق ہے۔ اس مبارک ماہنامے کا ہر سلسلہ ڈھیروں برکتیں سمیٹے ہوئے ہوتا ہے۔ ہر ماہ **”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“** کھولتے ہوئے دل خوش ہوجاتا ہے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی و عُروج عطا فرمائے اٰمین۔ (بنتِ محمد لطیف عطاریہ، کھیالی ضلع گوجرانوالہ)

مفتی ابو الحسن فضیل رضا عطاری*

مَیِّت کو دو بار غسل دینا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بیان میں کہ عوام میں مشہور ہے کہ جب میّت کی روح نکلے تو اسے غسل دے دیا جائے پھر دوسری بار جنازہ کے وقت دیں۔ کیا میّت کو دوبار غسل دینا درست ہے یا نہیں؟

سائل: قاری ماہنامہ فیضانِ مدینہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

میّت کو ایک مرتبہ غسل دینا فرضِ کفایہ ہے اور اس میں پورے بدن پر تین بار پانی بہانا سنّت ہے لیکن یہ ایک ہی غسل ہے، اسکے بعد پھر دوبارہ غسل دینا ثابت نہیں حتّٰی کہ غسل دینے کے بعد میّت کے جسم سے کوئی نَجاست وغیرہ خارج ہوئی تو اس صورت میں بھی صرف اس جگہ کو دھویا جائے گا، مکمّل غسل کے اِعادہ کا حکم اس صورت میں بھی نہیں ہوتا۔ لٰہذا جب ایک مرتبہ بطریق سُنّت میّت کو غسل دے دیا گیا تو اب دوبارہ غسل دینا لَغْو و فضول ہے ہرگز نہ دیا جائے۔

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہ اَعۡلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

غیر ضروری بال صاف کرنے سے غسل فرض نہیں ہوتا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بیان میں کہ جسم کے غیر ضروری بال صاف کرنے سے غسل فرض ہوتا ہے یا نہیں؟

سائل: قاری ماہنامہ فیضانِ مدینہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جسم کے غیر ضروری بال، صاف کرنے سے غسل فرض نہیں ہوتا کیونکہ غسل فرض ہونے کے چند مخصوص اسباب ہیں جو عام طور پر معروف و مشہور ہیں جن میں سوال میں ذکر کردہ بات شامل نہیں ہے۔ کسی نے جہالت کی وجہ سے ایسی غلط بات کی ہے اس کی شرعاً کوئی حقیقت نہیں۔

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہ اَعۡلَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ارشادِ حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

حنبلیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: جب تم دیکھو کہ کوئی شخص حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ رحمۃ اللہ العزیز سے محبت رکھتا ہے اور اُن کی خوبیوں کو بیان کرنے اور اُنہیں عام کرنے کا اہتمام کرتا ہے تو اِس کا نتیجہ خیر ہی خیر ہے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ (سیرت ابن جوزی، ص74) حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز علیہ رحمۃ اللہ القدیر کی وفات 25 رجب 101ھ میں ہوئی۔

(حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز علیہ رحمۃ اللہ القدیر کی سیرت کے بارے میں جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز علیہ رحمۃ اللہ العزیز کی 425 حکایات" پڑھئے۔)

* دار الافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

جانشینِ امیرِ اہلِ سنت مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کی مدنی مصروفیات جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا الحاج ابو اُسید عبید رضا عطّاری مدنی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے فروری 2018ء میں سردارآباد فیصل آباد میں دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات کو مدنی پھولوں سے نوازا: ❀ مجلسِ مدنی قافلہ ❀ مجلسِ مدنی کورسز ❀ مجلسِ مدنی انعامات ❀ مجلسِ حفاظتی امور ❀ مجلسِ مدرسۃ المدینہ ❀ مجلسِ جامعۃ المدینہ ❀ مجلسِ لنگرِ رضویہ ❀ مجلسِ فیضانِ مدینہ ❀ مجلسِ شعبۂ تعلیم اور ❀ مجلسِ ائمہ مساجد۔ اس مدنی مشورے میں ان مجالس کے نگران، صوبائی ذمہ داران سمیت پاکستان انتظامی کابینہ کے نگران و رکنِ شوریٰ حاجی ابورجب محمد شاہد عطّاری اور دیگر اراکینِ شوریٰ نے شرکت کی۔ جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے زم زم نگر (حیدر آباد) میں مبلغِ دعوتِ اسلامی ابو بنتین حافظ محمد حسّان رضا عطّاری مدنی کے والد صاحب حاجی سلیمان عطاری کی اسپتال میں عیادت کی، جبکہ مدینۃ الاولیاء (ملتان) میں رکنِ شوریٰ و نگران مجلس مدرسۃ المدینہ قاری محمد سلیم عطاری کے والد، مجلسِ رابطہ بالعلماء والمشائخ کے اسلامی بھائی سلیم بلالی اور نگرانِ سرداری کابینہ امانت علی عطاری سے عیادت اور صحت یابی کی دعا فرمائی۔

مکتبۃُ المدینہ موبائل وین کا افتتاح جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حاجی عبید رضا عطاری مدنی اور نگران پاکستان انتظامی کابینہ نے سردارآباد (فیصل آباد) میں مکتبۃ المدینہ کے موبائل وین بستے (اسٹال) کا افتتاح فرمایا۔

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے اجتماعات مجلسِ حج و عمرہ کے تحت 11 فروری کو عازمینِ حج کے لئے اجتماعِ ذکر و نعت کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور نگران و اراکینِ شوریٰ نے مدنی پھول عطا فرمائے۔ جبکہ 30 دن کا مناسکِ حج و عمرہ، زیارات، مسائل اور عربی گرائمر کورس کروایا گیا جس میں تقریباً 42 اسلامی بھائیوں اور شخصیات نے شرکت کی۔ مجلس مدرسۃ المدینہ آن لائن کے تحت 11 فروری 2018ء کو سنتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں طلبہ و سرپرست اسلامی بھائیوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اس اجتماع میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا حاجی ابوحامد محمد عمران عطّاری اور رُکن شوریٰ و نگران مجلس بیرونِ ملک حاجی مولانا عبد الحبیب عطّاری نے مدنی پھول عطا فرمائے۔

مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سردارآباد میں ہونے والے مدنی کام فروری 2018ء میں ان شعبہ جات کے مدنی مشورے و ذِمہ داران کے سُنّتوں بھرے اِجتماعات ہوئے: مجلسِ جامعۃ المدینہ، مجلسِ اِعتکاف، مجلسِ مدنی کورسز، مجلسِ اِصلاح برائے فنکار، مدنی چینل ڈِسٹری بیوشن (Distribution) مجلس، مجلسِ فیضانِ مدینہ، مجلسِ مدرسۃ المدینہ، مجلسِ اِصلاح برائے کھلاڑیان، مجلسِ تجہیز و تکفین، مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ وغیرہ۔ جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مولانا حاجی عبید رضا عطاری مدنی اور نگران پاکستان انتظامی کابینہ نے تربیت کے مدنی پھول عطا فرمائے۔

مجلس مدرسۃ المدینہ اور اِعتکاف 12 فروری 2018ء کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سردارآباد (فیصل آباد) میں مجلس مدرسۃ المدینہ کا مدنی مشورہ ہوا، جس میں نگرانِ پاکستان اِنتظامی کابینہ نے مدنی تربیت فرمائی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! 138 ناظمین نے ماہِ رمضان المبارک کے آخری عشرے اور 18 مُدرسین نے پورے ماہ کے اِعتکاف کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔

12 ماہ یا اس سے کم عرصے میں حفظ کرنے والے مدنی منے بعض

مدنی منّے ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ پڑھنے کا شوق بھی رکھتے ہیں اور بہت جلد قراٰنِ پاک حفظ کر لیتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ میں بھی کئی مدنی مُنّے 12ماہ (1سال) یا اس سے کم عرصے میں مکمل قراٰنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں، ان کے نام ملاحظہ فرمائیے: احمد رضا بن نعیم (مرکز الاولیاء لاہور)، ذیشان بن عمر (مرکز الاولیاء لاہور)، محمد رضوان بن مقبول (چھانگا مانگا)، محمد حمزہ بن لیاقت (سردارآباد فیصل آباد)، عون بن عبد الشکور (سردارآباد فیصل آباد)، محمد حسن بن امتیاز (سردارآباد فیصل آباد)، محمد شہریار بن اشرف (خیرپور سادات)، سید عاطف شاہ بن سید اعجاز شاہ (مدینۃُ الاولیاء ملتان)، معراج رسول بن محمد اسماعیل (لالہ موسیٰ)، محمد علیان بن زاہد (جلال پور جٹاں)، عاشر بن رمضان (جھنگ، پنجاب)، طلق حسن بن اللہ بخش (فروکہ، پنجاب) **مسجد اور جائے نماز کا افتتاح** مجلس خدّام المساجد کے تحت اورنگی ٹاؤن (باب المدینہ کراچی) میں تعمیر ہونے والی **جامع مسجد فیضانِ مصطفٰی** کا رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس خدامُ المساجد حاجی سید محمد لقمان عطّاری نے افتتاح فرمایا اور مسجد میں منعقد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان فرمایا نیز اورنگی ٹاؤن (باب المدینہ کراچی) میں ہی جامع مسجد اُمِّ مہروز قادری اور زم زم نگر حیدر آباد میں جائے نماز **فیضانِ غوثِ اعظم** کا بھی افتتاح ہوا۔ **مدنی قافلے** مجلسِ مدنی قافلہ کے تحت 2، 3، 4 اور 3، 4، 5 فروری 2018ء کو پاکستان بھر سے کم و بیش چھ ہزار تین سو اکیاسی (6381) مدنی قافلوں میں چوالیس ہزار چھ سو ستر (44670) عاشقانِ رسول نے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کی۔ جبکہ تادمِ تحریر 12 ماہ کے مدنی قافلوں میں تین سو (300) اسلامی بھائی صوبہ سندھ، پنجاب، بلوچستان، خیبر پختون خواہ اور گلگت بلتستان میں مدنی کام اور دین کا پیغام عام کرنے میں مصروفِ عمل ہیں۔ **کورسز کی مدنی خبریں** مجلسِ امامت کورس کے تحت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس وقت پاکستان میں 16 مقامات پر امامت کورس جاری ہیں جن میں تقریباً دوسو اٹھائیس (228) اسلامی بھائی شرکت کی سعادت حاصل فرما رہے ہیں۔ مجلس مَدَنی کورسز کے تحت پاکستان میں یکم (1st) تا 15 فروری 2018ء تک 35 مقامات پر درج ذیل مدنی کورسز کا سلسلہ ہوا: ”63 دن مدنی تربیتی کورس“ ”12 دن کا 12 مدنی کام کورس“ ”7 کا دن فیضانِ نماز کورس“ ”12 کا دن اصلاحِ اعمال کورس“ ان مدنی کورسز میں پانچ سو چھیالیس (546) اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ **اعراسِ بزرگانِ دین پر مدنی کام** مجلسِ مزاراتِ اولیا کے تحت سمندری بابا حضرت غلام نبی شاہ کشمیری (باب المدینہ کراچی) کے عرس کے موقع پر رکنِ شوریٰ و نگران مجلس المدینۃ العلمیہ حاجی ابوماجد محمد شاہد عطّاری مدنی اوچ شریف (ضلع بہاولپور پنجاب پاکستان) میں حضرت سیدنا جلال الدین سرخ پوش رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے 749ویں عرس مبارک کے موقع پر رُکنِ شوریٰ حاجی محمد اسلم عطاری نے سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان فرمایا۔ کئی شہروں سے ایک سو تیس (130) مدنی قافلوں نے شرکت کی جس میں تقریباً ایک ہزار پچاسی (1085) عاشقانِ رسول تھے نیز باب المدینہ کراچی میں حضرت سید عبدالرزاق شاہ یعقوبی علیہ رحمۃ اللہ القوی (کورنگی) حضرت سخی سید محمد سلطان شاہ بخاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی (کلائل) اور داتا حضور حضرت سید نوبت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (اورنگی ٹاؤن) کے عرس مبارک میں بھی مبلّغینِ دعوتِ اسلامی نے شرکت کی، اعراس کے موقع پر قراٰن خوانی، سنّتوں بھرے اجتماعات، تقریبا ایک سو چھیالیس (144) مَدَنی حلقوں، کم و بیش دوسو پینتالیس (245) چوک درس اور دیگر مَدَنی کاموں کا سلسلہ بھی رہا۔ **کُتُب میلہ (Book fair) میں مکتبۃ المدینہ کا بستہ** مرکز الاولیاء لاہور کی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے آڈیٹوریم (Auditorium) میں کتب میلہ (Book Fair) منعقد ہوا جس میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا بستہ (Stall) بھی لگایا گیا۔ اسٹوڈنٹس، ٹیچرز، ڈاکٹرز اور انجینئرز کی بڑی تعداد نے اس کا وِزِٹ کیا اور دعوتِ اسلامی کی کاوشوں کو سراہا۔ **دعوتِ اسلامی کی مختلف مجالس کی مدنی خبریں** مجلس نشر و اشاعت کے تحت زم زم نگر حیدرآباد میں ایک سندھی نیوز چینل **آواز نیوز** کے بیورو آفس میں صحافیوں کے درمیان

سنتوں بھرا اجتماع منعقد کیا گیا جس میں رکنِ شوریٰ حاجی عبد الحبیب عطاری نے سنتوں بھرا بیان فرمایا۔ جو آواز نیوز پر مکمل نشر بھی کیا گیا۔ مجلس وکلا کے تحت ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن ملیر، پشاور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن (خیبر پختون خواہ)، ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن ہری پور (خیبر پختون خواہ) میں سنّتوں بھرے اجتماعات کا سلسلہ ہوا۔ مجلسِ اِصلاح برائے فنکار کے تحت 22 جنوری 2018ء کو مرکز الاولیاء لاہور میں سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں رکنِ شوریٰ و نگرانِ ہجویری کابینات حاجی یعفور رضا عطّاری نے سنتوں بھرا بیان فرمایا جبکہ 31 جنوری 2018ء کو زم زم نگر حیدر آباد میں سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں مبلّغِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا، ان اجتماعات میں تقریباً 300 فنکاروں نے شرکت کی۔ مجلسِ خصوصی اسلامی بھائی کے تحت موسیٰ لین (باب المدینہ کراچی) میں رکن شوریٰ حاجی ابوماجد محمد شاہد عطّاری مدنی نے سنتوں بھرا بیان فرمایا جس میں گُونگے، بہرے اور نابینا افراد سمیت تقریباً 700 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔(اس بیان کی اشاروں کی زبان میں ترجمانی بھی کی گئی) جبکہ مرکز الاولیاء لاہور میں مجلسِ خصوصی اسلامی بھائی کے تحت ہونے والے اجتماع میں رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا شرکا کی تعداد 400 رہی۔ مجلس اصلاح برائے قیدیان کے تحت مرکز الاولیاء لاہور میں قائم نیشنل اکیڈمی فار پریزن میں رکنِ شوری حاجی یعفور رضا عطاری نے سنتوں بھرا بیان فرمایا مجلسِ شعبۂ تعلیم کے تحت پنجاب یونیورسٹی (مرکز الاولیاء لاہور)، وندر (بلوچستان)، ضیاء کوٹ (سیالکوٹ)، ملیر (باب المدینہ کراچی)، زم زم نگر (حیدر آباد)، سرائے عالمگیر (جہلم، پنجاب) کے گورنمنٹ ڈگری کالج، شیخو پورہ کے ایک پرائیویٹ کالج اور میرپور خاص (بابُ الاسلام سندھ) کے مختلف اسکولوں مجلسِ ڈاکٹرز کے تحت گورنمنٹ کورٹ خواجہ سعید اسپتال، گورنمنٹ لاہور جنرل اسپتال، شیخ زید اسپتال، گورنمنٹ چلڈرن اسپتال مرکز الاولیاء (لاہور)، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر اسپتال (قصور)، گورنمنٹ پنجاب میڈیکل کالج سردارآباد (فیصل آباد) میں ڈاکٹرز، انجینئرز، پروفیسرز، لیکچرارز، کیمیسٹس، اکاؤنٹینٹس اور پیرامیڈیکل اسٹاف کے درمیان مجلسِ حکیم کے تحت ہمدرد یونیورسٹی اور ہمدرد پروڈکشن (باب المدینہ کراچی)، قرشی یونیورسٹی اور قرشی پروڈکٹس (مرکز الاولیاء لاہور)، اجمل پروڈکٹس، حطار سبزپور سمیت 18 مقامات پر مجلس حج و عمرہ کے تحت جناح انٹرنیشنل ایئرپورٹ باب المدینہ کراچی مجلس ماہی گیر کے تحت گڈانی (بلوچستان) کے ساحلِ سمندر اور گوٹھ سیف اللہ آباد، بھِٹ شاہ سمیت باب الاسلام سندھ کے اندرونی گوٹھوں میں مجلس رابطہ برائے تاجران کے تحت موبائل مارکیٹ (زم زم نگر، حیدر آباد)، ٹھٹھہ (باب الاسلام سندھ)، سبز پور (ہری پور، خیبر پختون خواہ) کی مارکیٹ، فیضانِ مدینہ رحمت آباد (ایبٹ آباد، خیبر پختون خواہ)، پشاور کے قصّہ خوانی بازار اور ڈیرہ اسماعیل خان میں مدنی حلقوں اور تاجران سے ملاقاتوں کا سلسلہ ہوا۔ مجلس نشر و اشاعت کے تحت حاجی محمد فرحان خان آفندی (صدر یونین آف جرنلسٹ، زم زم نگر حیدر آباد) کے گھر، ڈسٹرک پولیس لائن نارووال میں ڈی ایس پیز (DSPs) اور پولیس افسران کے درمیان مدنی حلقوں کا اہتمام کیا گیا جبکہ مجلس اصلاح برائے کھلاڑیان کے تحت شیخوپورہ کے کرکٹ اسٹیڈیم میں مدنی حلقے کا انعقاد ہوا جس میں قومی کرکٹرز یاسر شاہ، رانا نوید الحسن، اور محمد آصف نے بھی شرکت کی۔

جوابدیجئے! (آخری تاریخ: 27 مارچ 2018)

سوال (1) حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ کا وصال کس ہجری سن میں ہوا۔

سوال (2) سب سے پہلے زِرَہ کس نے بنائی۔

☆ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ ☆ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے۔ ☆ یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس اپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734
جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی 400 روپے کے تین "مدنی چیک" پیش کئے جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یہ مدنی چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

پتا: ماہنامہ فیضان مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

(ان سوالات کے جواب ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسی شمارہ میں موجود ہیں)

شخصیات کی مدنی خبریں

علما و شخصیات سے ملاقاتیں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ بالعلماء والمشائخ اور دیگر ذمّہ داران نے گزشتہ ماہ ان علما اور شخصیات سے ملاقات کی: • مولانا سید عنایت الحق شاہ سلطان پوری صاحب(ناظم جامعہ محمدیہ غوثیہ راولپنڈی) • مفتی محمد اشرف چشتی صاحب (دارالافتاء گولڑہ شریف) • قاری عصمت اللہ سیالوی صاحب (مہتمم جامعہ رحمانیہ رضویہ سوہاوہ، ضلع جہلم) • مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب(مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ مدینۃ العلوم گلستان جوہر باب المدینہ کراچی) • علّامہ مولوی احمد شاہ فیاضی صاحب (مدرس جامعہ عروسیۃ القادریہ عربک کالج کولمبو) • پیر سیّد محمد علی شاہ چشتی صاحب (سجادہ نشین آستانہ عالیہ خواجہ نگر غلہ ڈھیر شریف نوشہرہ) • مفتی ڈاکٹر محمد احمد مصباحی صاحب (ناظم مدرسہ ضیاء العلوم التفات گنج امبیڈکر نگر یوپی ہند) • مولانا اشفاق مصباحی صاحب (مدرس جامعہ فاروقیہ بھوجپور مراد آباد ہند) • مولانا ضیاء الحق نقشبندی صاحب (مہتمم و مدرس دارالعلوم حنفیہ رضویہ مرکزی عید گاہ ٹنڈوالہ یار)

شخصیات سے ملاقاتیں دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ، مجلسِ نشرو اشاعت اور دیگر اسلامی بھائیوں نے گزشتہ ماہ ان شخصیات سے ملاقات کی: • محسن شاہنواز رانجھا(وفاقی وزیر قانون وانصاف) • چوہدری عبدالرزاق ڈھلوں(M.P.A) • چوہدری فیصل فاروق چیمہ(M.P.A) • ملک صدام حسین اعوان(چیئرمین یوتھ ضلع کونسل گلزار طیبہ سرگودھا) • چوہدری ممتاز احمد لاہلوں (M.P.A) • ڈائریکٹر جج اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر(حاجی کیمپ) • کمرشل مینیجر ایئرپورٹ (جناح ایئرپورٹ، باب المدینہ کراچی) • خواجہ عمران نذیر (وزیر صحت پنجاب) • محمد فرحان(اونر ہاٹ فوڈ ملٹی نیشنل برینڈ) • معظم فاضل (سیکرٹری آفس آفیسر مباحثات پنجاب اسمبلی) • قمرالزماں(پرسنل سیکرٹری وزیراعظم پاکستان) • عمر اعجاز (پروٹوکول آفیسر چیئرمین سینٹ پاکستان) • مہتاب وسیم (ڈپٹی سیکریٹری، پرسنل سیکرٹری وزیر اعلیٰ پنجاب) • ظہور احمد(ڈپٹی سیکرٹری، سپیشل سیکرٹری وزیر اعلیٰ پنجاب) • شاہد حسین(CMIT انچارج چیف منسٹر پنجاب انسپکشن) • شیخ روحیل اصغر (MNA) • چوہدری اختر علی(MPA) • میاں حامد معراج (MNA) • طارق مسعود یاسین (ایڈیشنل آئی جی ٹریننگ پنجاب) • غلام محی الدین (ڈائریکٹر ویلفیئر پنجاب) • عارف قریشی (سیکشن آفیسر ہیلتھ) • میاں محمود (ڈپٹی میئر) • خواجہ احمد حسان(مشیر وزیراعلیٰ پنجاب) • منیر چشتی (سابقہ آئی جی ریلوے پولیس پاکستان) • چوہدری محمد ریاض (کمشنر پنجاب لیبر منی منرلز ڈائریکٹر) • جاوید انور(جی ایم پاکستان ریلویز) • ڈاکٹر عثمان انور(ڈائریکٹر FIA پنجاب) • ناصر بوسال (MNA Special Assistant to Prime Minister) • شاکر بشیر اعوان(MNA) • زوار خان کنڈی (MNA) • محمد خان اچکزئی (MNA) • نوید(MNA) • لیفٹیننٹ جنرل (ر) ناصر خان (مشیر برائے قومی سلامتی)

شخصیات کا مدنی قافلے میں سفر رُکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلسِ رابطہ حاجی محمد وقار المدینہ عطّاری نے 9، 10، 11 فروری 2018ء کو مجلسِ رابطہ، مجلسِ نشرو اشاعت اور مجلسِ فیضانِ مرشد کی ان شخصیات کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کیا: • سردار سلیم احمد(سابقہ ڈیفنس منسٹر، اسلام آباد)

اصغر علی (ڈپٹی سیکرٹری فنانس واکنامک افیئرز، اسلام آباد) انیس الرحمٰن (مالک سوہنی دھرتی چینل، اسلام آباد) محمد اسلم گوندل (ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج گوجر خان) راجہ بشارت (ایکس ڈی پی او، اسلام آباد) وقار احمد اعوان (ڈپٹی ڈائریکٹر CDA پاک سیکرٹریٹ) محمد اکبر (PA ٹو ڈی.جی PTCL) میجر طاہر صادق (MNA اٹک) نوید جمال (سینئر صحافی، نمائندہ تسنیم نیوز (ایران)، نمائندہ آن لائن پارلیمنٹ بیٹ) اطہر خان (سپریم کورٹ بیٹ، انگلش کالم نگار، میگزین انچارج پاکستان ٹائمز) غلام نبی کشمیری (کالم نگار ایکسپریس خبریں)

مدنی مراکز، جامعات المدینہ اور مدارس المدینہ میں شخصیات کی آمد

مفتی خلیل احمد جان الازہری صاحب (دارالعلوم اشرفیہ مجددیہ وھڑ شریف بھان سعید آباد ضلع جامشورو) مولانا عمران صاحب مولانا ساجد قادری صاحب (خطیب جامع مسجد حیات النبی شہداد پور) نے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں المدینۃ العلمیہ، مولانا غلام سرور چشتی صاحب (اسلام آباد) نے جامعۃ المدینہ کالا باغ (باغ عطار ضلع میانوالی) مولانا محمد زبیر صاحب (کھڑی شریف کشمیر) نے مدرسۃ المدینہ فیضانِ عطار والسال (Walsall) یوکے اور حضرت مولانا حافظ عبدالغفور چشتی صاحب (امام و خطیب دارالعلوم گھگول شریف لانگ سائٹ) نے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز مانچسٹر کا دورہ فرمایا۔ جبکہ رضا ہارون اور خلیل اللہ خان کی فیضانِ مدینہ اسٹیچ فورڈ (Stechford برمنگھم یوکے) آمد ہوئی۔ **شامی علمائے کرام کا مبلغینِ دعوتِ اسلامی کے ہمراہ پاکستان کے 7 شہروں کا سفر** دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ملکِ شام سے آئے ہوئے علمائے کرام شیخ محمد بن محمد القصیر حلبی حفظہ اللہ، شیخ صفوان حمیجو حلبی حفظہ اللہ، شیخ ایمن یاسر بکار دمشقی حفظہ اللہ اور شیخ عبداللہ بن حسن حسین حلبی حفظہ اللہ نے مبلغینِ دعوتِ اسلامی کے ہمراہ پاکستان کے 7 بڑے شہروں کا سفر فرمایا۔ کچھ جھلکیاں: باب المدینہ کراچی میں عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں دعوتِ اسلامی کے شعبہ المدینۃ العلمیہ، جامعۃ المدینہ، مدنی چینل اور دیگر شعبہ جات کا دورہ فرمایا۔ نیز شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، نگرانِ شوریٰ اور اراکینِ شوریٰ سے ملاقاتوں کا سلسلہ بھی رہا۔ زم زم نگر حیدر آباد میں جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کا دورہ فرمایا نیز مقامی علمائے کرام صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب (مہتمم جامعہ و شیخ الحدیث جامعہ رکن السلام جامعہ مجددیہ) اور مولانا حافظ ارشد قادری صاحب (مہتمم جامعہ نور الھُدیٰ) سے ملاقات بھی فرمائی مدینۃ الاولیاء ملتان میں جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، جامعۃ المدینہ اشاعتُ الاسلام اور دارُالمدینہ للبنین کا دورہ فرمایا نیز مقامی عالمِ دین علّامہ سید ارشد سعید کاظمی شاہ صاحب (شیخ الحدیث جامعہ انوارالعلوم) سے ملاقات فرمائی سردار آباد فیصل آباد میں مرکزی جامعۃ المدینہ کا دورہ فرمایا اور طلبہ کو مدنی پھول عطا فرمائے نیز المدینۃ العلمیہ سردار آباد کا بھی دورہ فرمایا اسلام آباد اور راولپنڈی میں جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کا دورہ فرمایا اور مقامی عالمِ دین حضرت مولانا ڈاکٹر ظفر اقبال جلالی صاحب (پرنسپل جامعہ اسلام آباد) سے ملاقات فرمائی اور مرکز الاولیاء لاہور جوہر ٹاؤن میں مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ اور جامعۃ المدینہ آن لائن کا وزٹ کیا اور طلبہ کو مدنی پھولوں سے نوازا نیز حضرت مولانا رضاء المصطفیٰ نقشبندی صاحب (شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ رسولیہ شیرازیہ) سے ملاقات بھی کی۔ **ایوانِ اقبال میں سنتوں بھرا اجتماع** دعوتِ اسلامی کے تحت 16 فروری 2018ء کو ایوانِ اقبال مرکز الاولیاء لاہور میں سنتوں بھرے اجتماع کا سلسلہ ہوا، جس میں رکنِ شوریٰ حاجی عبدالحبیب عطاری نے سنتوں بھرا بیان فرمایا۔ بڑی تعداد میں ڈاکٹرز، انجینئرز، پروفیسرز اور سیاسی و سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ چند کے نام: ڈائریکٹر جنرل (ر) اشفاق احمد کھرل (پاکستان واپڈا) رانا محمد حنیف (ڈائریکٹر پنجاب سوشل سکیورٹی) نوید کھوکھر (ڈائریکٹر پنجاب سوشل سکیورٹی) طارق فاروق (ڈائریکٹر پنجاب سوشل سکیورٹی) کاشف بٹ (اسٹنٹ ڈائریکٹر آئی جی پنجاب ایگزیکٹو) سعید احمد (اسٹنٹ ڈائریکٹر ٹو آئی جی پنجاب فار ایگزیکٹو) محمد لیاقت (پنجاب گورنمنٹ ڈویلپرز) محمد جمیل بٹ (پی ایس او اسپیکر پنجاب) وحید عالم خان (ایم این اے) میاں محمد اسلم (ایم پی اے) ماجد ظہور (ایم پی اے) محمد سعید (ڈپٹی سیکرٹری ہیلتھ پنجاب) عارف قریشی (سیکشن آفیسر ہیلتھ) واصف علی (پرائیویٹ سیکرٹری ٹو ڈی.جی پنجاب پبلک ریلیشن آفیسر) محمد مشتاق مغل (ڈپٹی میئر واہگہ ٹاؤن) چوہدری انور ساجد (سپریٹنڈنٹ ٹو ڈی سی لاہور) صوفی امین (مالک ماسٹر پینٹ) میاں تنویر (مالک جابر پینٹ) محمد ذیشان (مالک NCCA کارگو کمپنی)۔

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

مختلف مدنی کورسز بابُ المدینہ (کراچی)، زم زم نگر حیدرآباد، مدینۃُ الاولیاء ملتان، سردارآباد (فیصل آباد)، گلزارِطیبہ (سرگودھا)، گجرات اور اسلام آباد میں واقع اسلامی بہنوں کی مَدَنی تربیَت گاہوں میں یکم (1st) جمادی الاولیٰ 1439ھ سے 12 دن کا فیضانِ قراٰن کورس جبکہ 5 جمادی الاولیٰ 1439ھ سے 12 دن کا اِصلاحِ اعمال کورس کروایا گیا، تقریباً 532 اسلامی بہنیں ان دونوں مدنی کورسز میں شریک ہوئیں۔ فیضانِ قراٰن کورس میں بِالخُصوص درست قراٰن پڑھنے کی جبکہ اِصلاحِ اعمال کورس میں بِالخُصوص مدنی انعامات کی عملی مشق کروائی جاتی ہے ● ذمہ دار اسلامی بہنوں کی مدنی تربیت کے لئے ہند میں 12 دنوں پر مشتمل مختصر آن لائن کورس "آیئے مدنی کام سیکھیں" کروایا گیا، کم و بیش 81 اسلامی بہنیں شریک ہوئیں ● مختصر آن لائن کورس "اپنی نَماز درست کیجئے" کے ذریعے اسلامی بہنوں کو وضو، غُسل اور نَماز کے ضَروری مسائل سکھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ گزشتہ دِنوں امریکہ اور اٹلی میں 6 مختلف درجوں میں 118 اسلامی بہنوں نے یہ کورس کرنے کی سعادت پائی نیز ہند میں 4 مختلف مقامات پر 103 اسلامی بہنوں کی "تربیتِ اولاد کورس" میں شرکت ہوئی۔

فیضانِ شریعت کورس میں داخلے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مجلس جامعۃ المدینہ لِلبَنات کے تحت درسِ نظامی (عالمہ کورس) کے علاوہ فرض علوم پر مشتمل 25 ماہ کا "فیضانِ شریعت کورس" بھی کروایا جاتا ہے جس میں سال میں 2 مرتبہ ذوالقعدۃ الحرام اور ربیعُ الآخر میں نئے درجات کا آغاز ہوتا ہے۔ ربیعُ الآخر 1439 ہجری میں پاکستان میں 137 جبکہ بیرونِ ملک 11 مقامات پر "فیضانِ شریعت کورس" کے نئے درجات کا آغاز ہوا جن میں مجموعی طور پر کم و بیش 2624 طالبات نے داخلہ لیا۔

نئے جامعاتُ المدینہ للبنات کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مجلس جامعۃ المدینہ لِلبَنات کے تحت پاکستان میں آٹھ مقامات گُجُّو (ضلع ٹھٹھہ)، ڈھرکی (ضلع گھوٹکی)، شہداد پور (باب الاسلام سندھ) دیپال پور (ضلع اوکاڑہ)، لنگر پور (ضلع جہلم)، نیل کوٹ، قادر پور اں (مدینۃ الاولیا ملتان)، اور برما ٹاؤن (اسلام آباد) جبکہ بیرونِ ملک بریڈ فورڈ (UK) میں نئے جامعاتُ المدینہ للبنات (اسلامی بہنوں کے جامعاتُ المدینہ) کا آغاز ہوچکا ہے۔ تادمِ تحریر ملک و بیرونِ ملک 266 جامعاتُ المدینہ للبنات قائم ہو چکے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ

مدرسۃ المدینہ للبنات کی تقریبِ اسناد 28 جنوری 2017 بروز اتوار پورے پاکستان میں جوش و خروش کے ساتھ مدرسۃ المدینہ للبنات کے تحت ڈویژن / کابینہ سطح پر مدنی منیوں میں اجتماعِ تقسیمِ اسناد کا سلسلہ ہوا۔ جس کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا ابو حامد محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے سنتوں بھرا بیان فرمایا۔ اس اجتماعِ تقسیمِ اسناد میں اہم ذمہ داران، شخصیات، مَدَنیہ اسلامی بہنوں، اور سرپرست (مثلاً والدہ، بڑی بہن وغیرہ) کی خصوصی شرکت بھی ہوئی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے مدرسۃُ المدینہ سے حفظ و ناظرہ قراٰن کریم مکمل کرنے والے مدنی منوں اور مدنی منیوں کو اسناد دی گئیں۔ حفظ کرنے والیوں کی تعداد 5229 (پانچ ہزار دو سو انتیس) اور ناظرہ مکمل کرنے والیوں کی تعداد 20580 (بیس ہزار پانچ سو اسی) رہی۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین اسلامی بھائیوں کا نام نکلا: "سید ناصر علی عطاری (باب المدینہ، کراچی) عبد العزیز عطاری (میانوالی)، راشد علی عطاری (نواب شاہ)" انہیں مدنی چیک روانہ کردیے گئے۔ درست جوابات: (1) حضرت سیدنا شیما رضی اللہ تعالٰی عنہا (2) ابو سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام** (1) بنت راحت علی (باب المدینہ) (2) محمد یعقوب رضا (ضلع گھوٹکی) (3) بنت محمد ذوالفقار (ضلع فیصل آباد) (4) عبید رضا عطاری (بہاولپور) (5) اویس خان (چنیوٹ) (6) بنت ممتاز احمد (ضلع پاکپتن) (7) محمد نادر علی عطاری (اوباڑی) (8) ثقلین رضا (نواب شاہ) (9) بنت اصغر (ناگور، راجستان، ہند) (10) اقدس عرفان (گلزارِ طیبہ، سرگودھا) (11) محمد جہانگیر عطاری (اسلام آباد) (12) امِّ وقاص عطاریہ (باب المدینہ)

قبولِ اسلام کی بہاریں ❀ 28 جنوری 2018ء کو ساؤتھ افریقہ میں مبلغِ دعوتِ اسلامی نے دورانِ سفر ایک غیر مسلم ڈرائیور پر انفرادی کوشش کی جس کی برکت سے وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔ ان کا اسلامی نام محمد دانیال رکھا گیا ❀ 5 فروری 2018ء کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بنگلہ دیش میں ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کرلیا ❀ 4 فروری 2018ء کو افریقی ملک یوگنڈا (Uganda) میں مدنی قافلے کے عاشقانِ رسول کی انفرادی کوشش کی برکت سے ایک غیر مسلم دامنِ اسلام سے وابستہ ہوگیا۔ ان کا اسلامی نام محمد حسان رکھا گیا ❀ یوگنڈا (Uganda) میں ہی 13 فروری 2018ء کو مدنی دورہ کی برکت سے ایک جبکہ ❀ 14 فروری 2018ء کو 2 غیر مسلموں نے مبلّغِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں اسلام قبول کیا۔ اِن تمام نیو مسلم اسلامی بھائیوں کی اسلامی تربیت کا اہتمام بھی کیا گیا۔

نگرانِ شوریٰ کے بیرونِ ملک سفر کی جھلکیاں

ساؤتھ کوریا مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے جنوری 2018ء میں ساؤتھ کوریا کا سفر فرمایا۔ ❀ 25 جنوری، بعد نمازِ عشاء، کوریا کے دارالحکومت سیول (Seoul) کے ایک ریسٹورنٹ میں مدنی حلقے کا سلسلہ ہوا، مقامی تاجران اور یونیورسٹیز کے طلبہ و اساتذہ نے شرکت کی۔ ❀ 26 جنوری، نمازِ جمعہ سے قبل بیان فرمایا اور بعد نمازِ عصر اسلامی بہنوں کے اجتماع میں بیان فرمایا جبکہ بعد نمازِ عشاء فیضانِ مدینہ اِنچھن (Icheon) میں تاجکستانی، ازبکستانی اور کرغستانی مسلمانوں کو مدنی پھولوں سے نوازا۔ ❀ 27 جنوری، بعد نمازِ عصر کورین مسلمانوں کے درمیان مدنی حلقہ لگایا گیا جبکہ بعد نمازِ عشاء آنسان (Ansan) شہر کے ایک ہوٹل میں سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان فرمایا، کثیر عاشقانِ رسول شریک ہوئے۔ ❀ 28 جنوری، بعد نمازِ مغرب تھیگو (DAEGU) شہر کے ایک مقامی ہوٹل میں سنّتوں بھرا بیان فرمایا بعدِ بیان ذمہ داران کی مدنی تربیَت کا مدنی حلقہ بھی لگایا۔ ❀ 29 جنوری، جائے نماز فیضانِ جمالِ مصطفےٰ بکبو (Bukbu) بس ٹرمینل میں دُعائے افطار اجتماع ہوا، اس کے بعد نگرانِ شوریٰ نے قریبی شہر جیلیانگ (Jillyang) کی ایک مسجد میں مدنی حلقے میں شرکا کو مدنی پھول عنایت فرمائے۔ اور کیمھے (Gimhae) میں ائمۂ کرام کا مدنی مشورہ فرمایا۔ **تھائی لینڈ** فروری 2018ء میں نگرانِ شوریٰ نے تھائی لینڈ کا سفر فرمایا جہاں مختلف مقامات (بنکاک Bangkok، ایوتھیا Ayutthaya، سکھم وِت Sukhumvit، پھوکیت Phuket) پر مدنی کاموں میں شرکت فرمائی۔ جدول کی کچھ جھلکیاں: ❀ 2 فروری، بعد نمازِ جمعہ بنکاک میں مقامی عاشقانِ رسول کا مدنی حلقہ ہوا جبکہ بعد نمازِ عشاء انجمن آڈیٹوریم میں سنّتوں بھرا بیان فرمایا جس میں پاکستان، ہند، افریقہ اور تھائی لینڈ کے اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ ❀ 3 فروری، بعد نمازِ ظہر بنکاک کے علاقے پتنہ کان (Pattanakan) میں مدنی حلقہ کا سلسلہ ہوا جبکہ بعدِ عشاء افریقی ممالک سے تعلق رکھنے والے عاشقانِ رسول و دیگر مقامی اسلامی بھائیوں کا مدنی حلقہ ہوا، اس کے بعد ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں بذریعہ مدنی چینل شرکت کی۔ ❀ 5 فروری، قورات (Korat) شہر میں سنتوں بھرے اجتماع میں بیان فرمایا۔ ❀ 6 فروری بنکاک فیضانِ مدینہ میں مدنی حلقے کا

سلسلہ ہوا۔ ❀ 7فروری، تھائی لینڈ کے شہر ایوتھیا(Ayutthaya)میں واقع دربارِ عالیہ حضرت محمود اللہ یار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار پر حاضری دی۔

شعبہ جات کی مدنی خبریں ❀ مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کے تحت جے پور(Jaipur،راجستان،ہند)میں دُعائے صحّت اجتماع کا سلسلہ ہوا۔ ❀ مجلسِ خصوصی اسلامی بھائی کے تحت ہند کے شہر موڈاسا(گجرات، ہند)، حاجی علی نگر(ممبئی،ہند)اور یوکے کے شہر بریڈ فورڈ اور لندن میں سنّتوں بھرے اجتماعات جبکہ ہُبلی(Hubli،ہند)میں مدنی حلقہ ہوا۔ نیز مبلغِ دعوتِ اسلامی و رُکنِ شوریٰ سید عارف علی عطّاری نے جمشید پور میں منعقِد سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان فرمایا۔ ❀ مجلس تجہیز و تکفین کے تحت کشمیر، جامعۃُ المدینہ فیضانِ عثمانِ غنی(بارشی Barshi،ہند)، کانپور(ہند)، بُندکی(Bundki) فتح پور (اترپردیش،ہند)، باندہ Banda) یوپی،ہند)،جودھ پور(Jodhpur،ہند) سمیت ہند کی مختلف ریاستوں میں D.V.D مدنی حلقوں اور اجتماعات کا سلسلہ ہوا۔ جس میں عاشقانِ رسول کو غسلِ میت، تکفین اور تدفین وغیرہ کے احکامات سکھائے گئے۔ ❀ مجلس تاجران کے تحت ملائیشیا کی ایک مارکیٹ اور ملائیشیا کے شہر کوالالمپور (Kuala Lumpur)میں ایک مقامی ہوٹل میں مدنی حلقہ لگایا گیا۔ جس میں پاکستان تاجران ایسوسی ایشن کے صدر ملِک ریاض اور ہوٹل کے مالک (Owner) سمیت کئی تاجر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ ❀ مجلس مدنی انعامات کے تحت اٹلی (Italy) کے شہر کومو(Como)، لوڈی(Lodi) اور روم، ہند کے شہر جمشید پور، اور بنگلہ دیش کے شہر ڈھاکہ میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں مدنی حلقوں کا سلسلہ ہوا۔

مدنی کورسز ❀ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! مجلسِ امامت کورس کے تحت اس وقت ہند، بنگلہ دیش اور یوکے کے 8مقامات پر173 اسلامی بھائی امامت کورس کر رہے ہیں۔ ❀ مجلس مدنی کورسز کے تحت مبارک پور(یوپی ہند) اندور (ہند) میں 12 دن کا اصلاحِ اعمال کورس اور سری نگر کشمیر میں 63 دن کے مدنی تربیتی کورس کا سلسلہ ہوا۔

عاشقانِ رسول کا مدنی قافلوں میں سفر ❀ جنوری اور فروری 2018ء میں عاشقانِ رسول نے ساؤتھ افریقہ، یوکے کے شہر سلاؤ (Slough) اور موزمبیق کے شہر ماپوتو (Maputo) جبکہ جاپان سے ساؤتھ کوریا، ملائیشیا کے شہر ملاکا (Malacca) سے کوالالمپور کی جانب، اٹلی کے دارالحکومت روم سے کارپی(Carpi) شہر جبکہ ملائیشیا، ہانگ کانگ اور ہند سے تھائی لینڈ کی جانب مدنی قافلوں میں سفر کیا۔ ہند میں جنوری 2018ء میں کم وبیش آٹھ سو تیرا (813) مدنی قافلوں میں تقریباً چھ ہزار پانچ سو چون (6554) اسلامی بھائیوں نے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی۔

اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک(overseas)کی مدنی خبریں

مدنی کام کورس دعوتِ اسلامی کی ذمّہ دار اسلامی بہنوں کی مَدَنی تربیت کیلئے 3دن کا "مدنی کام کورس" ہند کے صوبے حیدر آباد دکن کے شہر جدچرلا(Jadcherla)اور ریاست تلنگانہ (Telangana state) ضلع محبوب نگر میں 26،27،28 جنوری 2018ء کو ہوا، تقریباً 23 اسلامی بہنیں شریک ہوئیں۔

متفرق مدنی خبریں الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ جنوری 2018 ء میں مجلس شعبۂ تعلیم کے تحت شعبۂ تعلیم سے وابستہ 172 شخصیات نے سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت فرمائی، ان شخصیات میں کتب و رسائل پہنچائے گئے، کچھ نے مدرسۃُ المدینہ بالغات میں داخلہ لینے کے ساتھ ساتھ مدنی انعامات کا رسالہ بھی جمع کروایا۔ مجلس رابطہ کے تحت جنوری 2018ء میں 16 شخصیات تک نیکی کی دعوت پہنچائی گئی، شخصیات اسلامی بہنوں میں 107 مدنی رسائل تقسیم کئے گئے جبکہ 22 اداروں میں درس اِجتماعات کا سلسلہ پہلے سے جاری ہے۔

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور اندھا فقیر

کہتے ہیں: ایک بار اَورنگ زَیب عالمگیر علیہ رحمۃ اللہ القدیر سلطانُ الہند خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضر ہوئے۔ احاطہ میں ایک اندھا فقیر بیٹھا صدا لگا رہا تھا: یاخواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ! آنکھیں دے۔ آپ نے اس فقیر سے دریافت کیا: بابا! کتنا عرصہ ہوا آنکھیں مانگتے ہوئے؟ بولا: برسوں گزر گئے مگر مراد پوری ہی نہیں ہوتی۔ فرمایا: میں مزارِ پاک پر حاضری دے کر تھوڑی دیر میں واپَس آتا ہوں اگر آنکھیں روشن ہوگئیں فَبِہا (یعنی بہُت خوب) ورنہ قتل کروادوں گا۔ یہ کہہ کر فقیر پر پہرا لگا کر بادشاہ حاضری کے لئے اندر چلے گئے۔ اُدھر فقیر پر گریہ طاری تھا اور رو رو کر فریاد کر رہا تھا: یاخواجہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ! پہلے صرف آنکھوں کا مسئلہ تھا اب تو جان پر بن گئی ہے، اگر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کرم نہ فرمایا تو مارا جاؤں گا۔ جب بادشاہ حاضری دے کر لوٹے تو اُس کی آنکھیں روشن ہو چکی تھیں۔ بادشاہ نے مُسکرا کر فرمایا: کہ تم اب تک بے دِلی اور بے توجُّہی سے مانگ رہے تھے اور اب جان کے خوف سے تم نے دل کی تڑپ کے ساتھ سوال کیا تو تمہاری مُراد پوری ہوگئی۔

اب چشمِ شِفا سُوئے گنہگار ہو خواجہ　　عِصیاں کے مرض نے ہے بڑا زور دکھایا

(خوفناک جادوگر اور دیگر حکایات، ص 19)

”سرکار کا عمامہ“ کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے ”دعوتِ اسلامی“ سے وابستگان کیلئے 12 مَدَنی پھول

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

(1) کتاب ”عمامہ کے فضائل“ (مکتبۃُ المدینہ) کے مطابق سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جُدا جُدا مواقع پر مختلف رنگ کے عِماموں کو سَرِ انْور چومنے کی سعادت بخشی، ان میں سات رنگ یہ ہیں: (1) سیاہ (Black) (مسلم، ص708، حدیث:1358) (2) حَرقانی (ہلکا سیاہ۔Dark-Grey) (نسائی 1/846، حدیث:5353) (3) زرد (Yellow) (ابن عساکر، 18/354) (4) زعفرانی (Saffron) (سبل الھدی، 7/273) (5) سفید (White) (کشف الالتباس فی استحباب اللباس، ص38) (6) دھاری دار سرخ (Red-striped) (ابوداوٗد، 1/82، حدیث:147) (7) سبز (Green) (کشف الالتباس فی استحباب اللباس، ص38) (2) پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بعض رنگوں کے مَلبوسات کو نوازا ہے، دعوتِ اسلامی والے بے شک مختلف رنگوں کے لباس پہنیں، البتّہ سب رنگوں میں سفید لباس اَفضل ہے اور اِس کی ترغیب حدیثِ پاک میں موجود ہے۔ (یادرہے! ثابت شدہ رنگوں میں بھی بسا اوقات شرعی مصلحتوں کی بِنا پر کسی خاص ایام میں یا خاص مقام پر کسی خاص رنگ کا لباس یا عمامہ شرعاً ممنوع ہو سکتا ہے) (3) اسلامی بھائی چاہیں تو ہر اُس رنگ کا لباس و عمامہ شریف پہن سکتے ہیں جو عُلَما، صُلَحا، شُرَفا میں رائج ہو اور جن کی شریعت میں ممانعت نہ ہو۔ اور نہ اُس علاقے، زمانے اور لوگوں کے عُرف و عادت میں معیوب سمجھا جاتا ہو۔ (4) مختلف رنگوں کے عمامہ و مَلبوسات میں بھی شوخ اور چمکیلے بھڑکیلے رنگ سے بچیں کہ یہ مَردوں کو شرعاً منع ہیں، نیز تصاویر و تحریرات اور بے تُکی تَراش خَراش والے لباس سے بھی بچیں۔ اللہ پاک ہمیں سادگی نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (5) مَدَنی قافلے کے ساتھ دنیا میں جہاں بھی سفر کریں، وہاں، مَدَنی کاموں کیلئے قِیام فرمائیں، شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے وہاں کے عُلَما و مَشائخ کے نزدیک جو لباس و عمامہ شریف اور ٹوپی وغیرہ شُرَفا کے ملبوسات تصوُّر کئے جاتے ہوں، حتَّی الاِمکان وُہی استعمال کریں۔ (6) جامِعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ میں عمامہ شریف میں رنگ کی کوئی قید نہیں، صِرف ٹوپی بھی پہن سکتے ہیں مگر لباس سفید ہی پہننا ہو گا۔ (7) دعوتِ اسلامی کے دیگر شعبے مَثَلاً دارُالاِفتاء اَہلِ سُنَّت، المدینۃُ العلمیہ وغیرہ والے بھی ڈیوٹی کے دوران اور مَدَنی چینل کے مبلغین و نعت خواں سلسلوں میں بھی بیان کردہ عمامہ شریف و لباس اور ٹوپی وغیرہ استعمال فرما سکتے ہیں۔ (8) جُزوقتی مدارسُ المدینہ و جامِعاتُ المدینہ میں مدرسۃ المدینہ (بالغان) کی طرح لباس وغیرہ کے رنگ کی کوئی قید نہیں حتّٰی کہ پینٹ شرٹ والے بلکہ شیوڈ یا شرعی داڑھی نہ رکھنے والے بھی پڑھنے آئیں تو انہیں داخلہ دے دیجئے۔ (9) دارُالمدینہ کا یونیفارم حسبِ سابق ہی ہو گا۔ (10) جو عاشقانِ رسول پوری داڑھی شریف سے مُشرَّف ہوں مگر صرف ٹوپی اور رنگین لباس میں رہتے ہوں، حسبِ صلاحیَّت اُن کو بھی مَدَنی کاموں کی ذمّے داریاں دیجئے۔ (11) سر پر سفید چادر اوڑھنا نہ اوڑھنا اسلامی بھائیوں کی اپنی صَواب دِید پر ہے، پردے میں پردہ کرنے کیلئے چاہیں تو کتھئی چادر رکھ سکتے ہیں، مگر یہ دونوں چادریں رکھنا لازِمی نہیں، بغیر چادر بھی رہیں تو حرج نہیں۔ (12) طالبات اور دیگر اسلامی بہنیں مَدَنی بُرقَع پہنیں تو مدینہ مدینہ، تاہم اس پر سختی ہرگز نہ کی جائے کہ اصل مقصود ”شرعی پردہ“ ہے جو دیگر غیر جاذِبِ نظر چادروں اور برقعوں سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

۶ جمادی الآخرہ ۱۴۳۹ھ

23-2-2018

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی تقریباً دُنیا بھر میں 104 سے زائد شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔

ISBN 978-969-631-936-8
0132019
MC 1286
MAKTABA TUL MADINAH
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net